وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

رَوضَۃُ المُسْلِمِ

شرح

مُقَدَّمَۃُ المُسْلِمِ

الامام الحافظ الحجۃ أبو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری رحمہ اللہ

(المتوفی ۲۶۱ھ)

شارح

مُحَمَّد حُسَین صِدّیقی

(اُستاذِ حدیث جامعہ بنوریہ)

زمزم پبلشرز

جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشن

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

روضۃ المسلم

شرح

مقدمۃ المسلم

الامام الحافظ الحجۃ ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری رحمہ اللہ

(المتوفی ۲۶۱ھ)

بحکم و ارشاد: حضرت مولانا عاشق الٰہی بلندشہری

شارح

محمد حسین صدیقی

(استاذ حدیث جامعہ بنوریہ)

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

کتاب کا نام ــــ روضۃ المسلم مع مقدمۃ المسلم

تاریخ اشاعت ــــ مارچ ۲۰۰۵ء

باہتمام ــــ احباب زمزم پبلشرز

کمپوزنگ ــــ فاروق اعظم کمپوزرز کراچی

سرورق ــــ احباب زمزم پبلشرز

مطبع ــــ

ناشر ــــ زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی

فون: 021-2760374 - 021-2725673

فیکس: 021-2725673

ای میل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

ملنے کے دیگر پتے

- دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- صدیقی ٹرسٹ لسبیلہ چوک کراچی۔
- مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور

ضروری گزارش

ایک مسلمان، مسلمان ہونے کی حیثیت سے قرآن مجید، احادیث اور دیگر دینی کتب میں عمداً غلطی کا تصور نہیں کرسکتا۔ سہواً جو اغلاط ہوگئی ہوں اس کی تصحیح واصلاح کا بھی انتہائی اہتمام کیا ہے۔ اسی وجہ سے ہر کتاب کی تصحیح پر ہم زرِ کثیر صرف کرتے ہیں۔

تاہم انسان، انسان ہے۔ اگر اس اہتمام کے باوجود بھی کسی غلطی پر آپ مطلع ہوں تو اسی گزارش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ اور آپ "تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى" کے مصداق بن جائیں۔

جَزَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى جَزَاءً جَمِيْلًا جَزِيْلًا

ـــ مِنجانِب ـــ

احباب زمزم پبلشرز

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہِ الکریم امابعد

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ صحاح ستہ کے مولفین میں سے کسی نے بھی اپنی کتاب کو شروع کرنے سے پہلے مقدمہ نہیں لکھا اور اس میں انہوں نے بہت سے اہم اصول کی طرف اشارہ کیا ہے اس بنا پر مسلم شریف کے مقدمہ کی ایک خاص اہمیت ہے جو اہل علم سے مخفی نہیں جس کی وجہ سے ہر دور میں علماء نے جہاں مسلم شریف کتاب کی شرح لکھی ہے۔ اس کے ساتھ اس کے مقدمہ کی بھی شرح لکھی ہے۔

مجھ جیسا طالب علم اس کی کیا شرح لکھے گا جس کو خود ہی اپنی بے بضاعتی اور بے عملی کا اعتراف ہے۔ مگر حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری مقیم مدینہ منورہ نے حکم فرمایا کہ یہ کام کرو۔ غیب سے اللہ کی مدد یہ آئی کہ مسلم شریف پڑھانے کی اللہ جل شانہ نے توفیق نصیب فرمائی تو دل میں یہ تڑپ اور قلب کی گہرائیوں میں جذبہ موجزن رہا کہ کیوں نہ میں بھی دوسرے محدثین کرام کی طرح اس پر کچھ نہ کچھ کام کرلوں۔ تو حضرت عاشق الٰہی کے حکم کی تعمیل بھی ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر کے ان بشارتوں کی مقدس فہرست میں اپنا نام درج کروالوں جو حدیث کی خدمت کرنے والوں کے بارے میں وارد ہوئی ہیں شاید کہ رب کریم اپنے فضل وکرم سے بے علم اور بے عمل اس گناہ گار طالب علم کو بھی اس مایہ ناز سعادت کے اعزاز سے سرفراز فرمادے۔ (آمین)

آخر میں خداوند رحمٰن ورحیم سے میری درخواست ہے کہ اس حقیر خدمت کو قبول فرما کر قیامت کے دن محدثین کے جوتوں میں جگہ عطاء فرمادے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے میرے جرموں کی پردہ پوشی فرمادے۔ (آمین)

وَمَا ذالك على الله بعزيز وهو حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْل

محمد حسین صدیقی

اُستاذ حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

شیخ الحدیث اشرف المدارس

حضرت مولانا الحاج ابوعمر عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ ومجاز بیعت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہِ الکریم

امابعد: مسلم کے مقدمہ پر کئی حضرات نے کام کیا ہر ایک شرح اپنی جگہ عمدہ ہے میں نے جب استفادہ کی غرض سے اس کتاب کے بعض مقامات کا بنظر غائر مطالعہ کیا تو مولانا کا اصرار ہوا کہ میں کچھ تاثرات بھی لکھ دوں۔ بہر حال تعمیل ارشاد پر میں بھی اپنے تاثرات کے اظہار کی جرات کر بیٹھا بحمد اللہ جتنا کچھ اور جیسا کچھ لکھنا چاہئے مولانا لکھ بیٹھے۔ کیونکہ ہر موضوع ایک خاص اسلوب چاہتا ہے اور اسی اسلوب میں اس کا رنگ ابھر سکتا ہے موصوف کی خصوصیت یہ ہے کہ اپنے علمی ذوق کی طرح انہوں نے اسلوب تحریر بھی عمدہ رکھا ہے بڑی محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے کام کیا ہے اور ہر بات کو مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے ان کی معتدلانہ طرز تحریر نہایت واضح طریق پر ہے اور بھی کئی خصوصیات سے یہ شرح آراستہ پیراستہ ہے دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی خدمات کو قبول فرمائے اور اس شرح کو علماء اور طلباء میں مقبول فرمائے۔ آمین

دل کو نہیں حقیقت دل کو بغور دیکھ
یہ ہی تو ہے وہ قطرہ کہ دریا کہیں جسے

عبدالرشید

۱-۱۱-۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا عبدالحمید دامت برکاتہم

شیخ الحدیث وناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی

صحاح ستہ میں مسلم شریف کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ صحیح بخاری شریف کے بعد اسی کا نام زبان پر آتا ہے۔ بلکہ حسن ترتیب میں تو اس کو صحیح بخاری پر بھی فوقیت حاصل ہے۔

یہ عجیب اتفاق ہے صحاح ستہ کے مؤلفین میں کسی نے بھی اپنی کتاب کے شروع میں مقدمہ نہیں لکھا یہ صرف امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی امتیازی خصوصیت ہے اور اس مقدمہ میں انہوں نے فوائد اور فرائد کا ایک انبار لگا دیا ہے جس کی وجہ سے صحیح مسلم کے مقدمہ کو خاص اہمیت حاصل ہے اور اسی وجہ سے مختلف علماء کرام نے صحیح مسلم کے مقدمہ کی بھی شروحات لکھی ہیں۔

برادر گرامی محترم مولانا محمد حسین صدیقی صاحب زید مجدہ جامعہ بنوریہ کے قدیم اساتذہ میں سے ہیں اور انہیں جامعہ کے (شعبہ بنات) میں صحیح مسلم پڑھانے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں صحیح مسلم کے مقدمہ کی ایک امتیازی شرح اردو میں تحریر فرمائی ہے۔ اس میں انہوں نے کتاب میں دیئے ہوئے ہر پہلو کو واضح اور روشن دل نشین پیرایہ میں بیان کیا ہے اور ساتھ ہی ہر بات کا حوالہ بھی مستند کتابوں سے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلبہ و طالبات اور عوام الناس

میں مقبول فرما کر افادہ اور استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

اور مولانا مصنف کے لئے بھی رب کریم سے دعا ہے کہ اسی تحقیقی انداز میں مزید علمی تالیفات کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین ثم آمین

(حضرت مولانا) عبدالحمید صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ
۱۱/شوال ۱۴۲۲ھ = ۲۷/۱۲/۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ

نام مسلم، کنیت ابوالحسن، لقب عساکرالدین، والد کا نام حجاج دادا کا نام بھی مسلم۔

ولادت:

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت خراسان کے دارالسلطنت نیشاپور میں ۲۰۴ھ بمطابق ۸۲۰ء کو ہوئی یہی سال امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کا ہے۔

اساتذہ:

جن اساتذہ کی احادیث مسلم شریف میں موجود ہیں ان کی مقدار دوسوبیس ہے۔
ان میں چند کے نام یہ ہیں:
امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام اسحاق بن راہویہ، امام دارمی، امام علی بن المدینی، امام ذہلی، امام سعید بن منصور، عثمان بن ابی شیبہ، امام ابوبکر بن ابی شیبہ، امام ابوزرعہ، عبداللہ بن مسلمہ وغیرھم رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

اسفار حصول علم:

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسے وقت میں آنکھ کھولی جب کہ چاروں طرف احادیث کا شور تھا۔
امام ذہلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امام مسلم نے اپنے حصول علم کے لئے سفر ۲۱۸ھ میں شروع کیا آپ نے حجاز مقدس، مصر، شام، عراق کا سفر کیا اور سینکڑوں محدثین سے علم حاصل کیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے فضائل وکمالات:

آپ کے بارے میں ایک واقعہ یہ ہے کہ آپ کے استاذ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ای رجل یکون ھذا۔ خدا جانے کس بلا کا یہ شخص ہوگا۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے بزرگ، امام صاحب کو اپنے زمانے کے تمام شیوخ پر ترجیح دیتے تھے۔ احمد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ اگرچہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے رفیق تھے وہ آپ کے اس قدر گرویدہ تھے کہ پندرہ سال مسلسل آپ کے ساتھ صحیح مسلم کی ترتیب میں شریک رہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ومسلک:

مولانا نواب صدیق رحمہ اللہ تعالیٰ نے شافعی مذہب بیان کیا ہے۔

شیخ عبداللطیف سندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ شافعی ہیں حالانکہ یہ مجتہد تھے۔

مولانا عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ مالکی مذہب کے تھے۔

مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب معلوم نہیں کیا تھا، فلااعلم مذھبهٗ بالتحقیق. اس کی وجہ شاہ صاحب یہ بیان فرماتے ہیں کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم کے ابواب بذات خود قائم نہیں کئے اس لئے ان کے مذہب کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

تلامذہ:

آپ کے بے شمار تلامذہ تھے ان میں ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب السنن، ابوحاتم رازی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوبکر بن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوعوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے ائمہ شامل ہیں۔

تصنیفات:

صحیح مسلم کے علاوہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی اور بھی کئی تصنیفات ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

مسند کبیر، الاسماء والکنی، جامع کبیر، کتاب العلل، کتاب التمیز، کتاب الاقران، کتاب سوالات لاحمد، کتاب حدیث عمروبن شعیب، کتاب مشائخ مالك، کتاب الثوری، کتاب المخضرمین، کتاب اولاد الصحابه، کتاب اوهام المحدثین، کتاب الطبقات، کتاب رواة الاعتبار

صحیح مسلم اوراس کی وجہ تصنیف:

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی تمام تصانیف میں سے جو شہرت صحیح مسلم کو حاصل ہوئی ہے وہ کسی اور تصنیف کو حاصل نہ ہوسکی۔

سب سے پہلے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے احادیث صحیحہ مرفوعہ کو لکھ کر صحیح بخاری کو مرتب فرمایا اس کو دیکھ کر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے انداز سے احادیث صحیحہ کو جمع کیا اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مقصد صرف احادیث صحیحہ کو منتخب کرنا تھا استنباط وغیرہ سے تعرض نہیں کرنا تھا بلکہ یہ حدیث کے مختلف طرق کو حسن ترتیب سے یکجا بیان کرتے ہیں۔ جس سے متون کے اختلاف اور مختلف اسانید سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے احادیث منقطع وغیرہ کی مقدار مسلم شریف میں شاذ ونادر ہے۔

زمانۂ تصنیف:

احمد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ پندرہ سال تک امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح مسلم کی ترتیب میں شریک رہے۔ تو معلوم ہوا کہ پندرہ سال لگے۔

سفیان بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کے بقول ۲۵۷ھ میں اس کتاب کی قراءت سے فراغت پائی۔

جب صحیح مسلم مرتب ہوگئی تو اس کو امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جس روایت کے بارے میں انہوں نے شبہ ظاہر کیا تو اس کو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب سے نکال دیا امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"**لوان اهل الحديث يكتبون مائتى سنة الحديث فمدارهم على هذا المسند يعنى صحيحه.**" محدثین اگر دوسو سال بھی حدیثیں لکھتے رہیں جب بھی ان کا دارومدار اسی مسند الصحیح پر رہے گا۔

تعداد روایات:

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، تین لاکھ احادیث سے ایک مسند صحیح کا انتخاب کیا ہے۔

علامہ طاہر جزائری رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکررات کے حذف کرنے کے بعد صحیح مسلم کی روایات کی تعداد چار ہزار ہے مگر شیخ ابن صلاح رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکررات کے علاوہ بنیادی حدیثیں چار ہزار ہیں۔

احمد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بارہ ہزار ہیں اور ابوحفص میانجی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آٹھ ہزار۔

تراجم وابواب:

تمام کتب کے برخلاف امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم کے تراجم وابواب نہیں لکھے۔

کتاب کے پڑھنے سے معلوم تو ہوتا ہے کہ ابواب وتراجم قائم کرنے تھے مگر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے نہیں کئے۔ ابواب وتراجم قائم نہ کرنے کی وجہ کسی کے سمجھ میں

نہیں آتی۔

بعد میں کئی محدثین نے تراجم وابواب قائم کئے ہیں مگر علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مصنف کے شایان شان اب تک کسی نے بھی تراجم قائم نہیں کئے شاید اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو توفیق دے کر یہ کام لے لے۔

عموی طور پر مسلم میں جو تراجم حاشیہ پر لکھے ہوئے ہیں وہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے ہیں ان تراجم کے بارے میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ تراجم کتاب کا حق ادا نہیں کرتے۔

وفات:

مجلس درس میں کسی نے ایک حدیث کے متعلق سوال کیا جو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کو یاد نہ آئی پھر گھر آکر اس حدیث کو تلاش کرنے میں منہمک تھے اور سامنے کھجوروں کا ٹوکرا رکھا تھا اس سے ایک ایک کھجور کھا رہے تھے ادھر ٹوکرا صاف ہوا ادھر وہ حدیث بھی مل گی لیکن کھجوروں کی یہ کثرت موت کا سبب بن گئی۔ اس وقت ان کی عمر ۵۵ سال یا بقول علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ۶۰ سال تھی۔

۲۵/ رجب ۲۶۱ھ یک شنبہ کے دن وفات پائی دوشنبہ کے دن جنازہ اٹھایا گیا نیشاپور کے باہر نصیر آباد میں دفن کئے گے۔

کیا مسلم شریف جامع ہے یا نہیں:

اصل میں جوامع ان کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں آٹھ مضامین کی احادیث ذکر کی جاتی ہیں وہ آٹھ یہ ہیں۔

سیر، آداب، تفسیر وعقائد

فتن، احکام، اشراط ومناقب

صحیح بخاری اور سنن ترمذی تو بالاتفاق جامع ہیں صحیح مسلم کے بارے میں بعض

حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ جامع نہیں ہے کیونکہ کہ ان آٹھ میں سے ایک تفسیر ہے وہ مسلم کی کتاب میں کم ہے اور القلیل کالمعدوم ہوتا ہے۔

مگر جمہور کے نزدیک صحیح مسلم بھی جامع میں سے ہے اگرچہ اس میں کتاب التفسیر کم ہے لیکن کتاب کے مختلف مواقع کو دیکھا جائے تو اس میں اچھا خاصا تفسیر کا ذخیرہ موجود ہے بعض محدثین فرماتے ہیں کہ مسلم میں تفسیر کا ذخیرہ کم اس وجہ سے ہے کہ تفسیر کی روایات جو کتاب کے مختلف حصوں میں مذکور ہیں ان کا امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب التفسیر میں اعادہ نہیں کیا کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ حتی الامکان تکرار سے گریز کرتے ہیں۔

اگر تمام تفسیری روایات کو جو مختلف حصوں میں ہیں جمع کیا جائے تو وہ کم نہیں ہیں اچھی خاصی ہیں۔ اسی وجہ سے صاحب کشف الظنون نے مسلم کو جامع قرار دیا ہے۔

اور صاحب قاموس علامہ مجد الدین رحمہ اللہ تعالیٰ فیروز آبادی (ایرانی) بھی مسلم کو جامع قرار دیتے ہیں۔

شروحات وحواشی:

صاحب کشف الظنون نے بہت سی شروحات اور حواشی کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

① المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج، یہ حافظ ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۶۷۶ھ کی تصنیف ہے۔

② مختصر شرح النووی، شیخ شمس الدین محمد بن یوسف القونوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ، المتوفی ۷۸۸ھ نے اسی منہاج کا اختصار کیا ہے۔

③ اکمال المعلم فی شرح مسلم، علامہ قاضی عیاض المالکی رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۴۴ھ قاضی صاحب نے علامہ مازری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح کی تکمیل کی ہے۔

❹ المعلم بفوائد کتاب مسلم، ابوعبداللہ محمد بن علی المازری رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۳۶ھ اس کی تکمیل قاضی صاحب نے کی ہے، اس لئے قاضی صاحب نے اپنی شرح کا نام اکمال المعلم رکھا ہے۔

❺ المفہم لما اشمل فی تلخیص کتاب مسلم، ابوالعباس احمد بن عمر بن ابی ابراہیم القرطبی ۶۵۶ھ علامہ موصوف نے سب سے پہلے صحیح مسلم کی تلخیص وتبویب کی، اس کے بعد اس کی شرح لکھی، مصنف کا بیان ہے کہ ان کی شرح میں علاوہ توجیہ واستدلال کے اعراب کے نکات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

❻ اکمال المعلم، امام ابوعبداللہ محمد بن خلیفہ الوشتانی، الاوبی، المالکی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۸۷۷ھ مصنف نے قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ، علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ، قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ، مازری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شروح سے مدد لی ہے اور بہت سے فوائد کا اضافہ کیا ہے۔

❼ المفہم فی شرح غریب مسلم، امام عبدالغافر بن اسماعیل الفارسی رحمہ اللہ تعالیٰ، المتوفی ۵۲۹ھ الفاظ غریبہ کی شرح ہے۔

❽ شرح صحیح مسلم، عمادالدین عبدالرحمٰن بن عبدالعلی المصری رحمہ اللہ تعالیٰ، اس شرح کی کیفیت معلوم نہیں۔

❾ شرح صحیح مسلم، علامہ ابوالفرج عیسیٰ بن مسعود الزاوی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۷۴۴ھ یہ معلم، اکمال، مفہم اور قاضی زین الدین، زکریا بن محمد الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ، المتوفی ۹۲۶ھ کی شرح کا مجموعہ ہے۔

علامہ شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس کا زیادہ تر مجموعہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

❿ الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج، علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ، المتوفی ۹۱۱ھ یہ نہایت لطیف شرح ہے افسوس کہ نایاب ہے۔

⑪ وشی الدیباج، علامہ بجمعوی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۱۲۹۸ھ نے علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح کی تلخیص کی ہے جو مصر سے طبع ہو چکی ہے۔

⑫ السراج الوہاج، مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، المتوفی ۱۳۰۷ھ یہ بھی مختصر منذری کی شرح ہے جو طبع ہو چکی ہے۔

⑬ مختصر صحیح مسلم، علامہ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم کا اختصار کیا اور تبویب بھی کی ہے یہ اس کی شرح ہے۔

⑭ فتح الملہم، یہ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۱۳۶۹ھ کی شرح ہے اس کی صرف تین جلدیں مکمل ہو سکی تھیں کہ حضرت مولانا کا وصال ہو گیا شروع میں ایک مفصل مقدمہ لکھا ہے جس میں علم حدیث کے اصول وضوابط اور کتاب کی خصوصیات سے بحث کی ہے۔[1]

مگر الحمد للہ اب اس کا تکملہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے چھ جلدوں میں مکمل فرما دیا۔ اس میں بھی تمام شروحات کی اہم مباحث کو نہایت انضباط اور اختصار وجامعیت کے ساتھ جمع کر دیا ہے نیز موجودہ زمانے کے مسائل پر بھی محققانہ بحث کی گئی ہے۔

⑮ الحل المفہم، یہ امالی ہے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی جس کو مولانا صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرتب کیا تھا اب یہ مولانا عاقل صاحب مدرسہ

---

[1] امام مسلم کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

① البدایہ والنہایہ ۳۳/۱۱، ۳۵ ② تاریخ ابن خلکان ۹۱/۲ ③ تذکرۃ الحفاظ ۵۸۸/۱ ④ سیراعلام النبلاء ۵۵۷/۱۲ ⑤ تہذیب الکمال ۱۳۲٤/۳ ⑥ کشف الظنون ۵۵۵/۱ ⑦ الجرح والتعدیل ۱۸۲/۸ ⑧ المنتظم لابن جوزی ۳۲/۵ ⑨ شذرات الذهب ۱٤٤/۲ ⑩ طبقات الحفاظ ۲٦۰ ⑪ تہذیب التہذیب ۳۷/٤ ⑫ النجوم الزاهرة ۳۳/۳ ⑬ خلاصة تہذیب الکمال ۳۷۵ ⑭ تقریب التہذیب ۲٤۵/۲ ⑮ تہذیب التہذیب ۱۲٦/۱۰ وغیرہ۔

مظاہر العلوم سہارنپور کے ایڈٹ کے ساتھ دو جلدوں میں چھپی ہے۔

اس کے علاوہ بھی متعدد شروحات وحواشی مسلم شریف پر لکھے گئے ہیں۔

صحاح ستہ میں صحیح مسلم کا مقام:

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ (القرآن) کے بعد بخاری اور مسلم کا مرتبہ ہے۔ امت نے ان دونوں کی تلقی بالقبول کی ہے۔ البتہ صحیح بخاری بعض دیگر فوائد ومعارف کے لحاظ سے سب سے فائق وممتاز ہے۔

حافظ سلمہ بن قاسم قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صحیح مسلم ایسی کتاب ہے کہ اسلام میں ایسی کتاب کسی نے نہیں لکھی۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بعض شیوخ صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دیتے تھے۔

اسی طرح شیخ ابو محمد تجیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی فہرست میں امام ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ ظاہری کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بھی مسلم کی کتاب کو بخاری کی کتاب پر ترجیح دیتے تھے۔

مگر جمہور نے صحیح بخاری کے بعد دوسرے درجے پر صحیح مسلم کو رکھا ہے۔

صحیح مسلم کی خصوصیات:

بنیادی خصوصیات سات ہیں (پہلے اجمالی نام پھر اس کی وضاحت)

۱ ضبط تفاوت لفظ۔

۲ ازالہ التباس۔

۳ حدثنا واخبرنا میں فرق۔

۴ سلامت متون وجمع طرق۔

۵ قلت آثار وتعلیقات۔

❻ احادیث۔
❼ مقدمہ مسلم۔

(۱) ضبط تفاوت لفظ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر متعدد شیوخ سے کوئی حدیث مختلف الفاظ میں مروی ہے تو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ان میں سے شیخ کے لفظ کو لیتے ہیں اور حتی الامکان اس کی تعیین بھی کر دیتے ہیں۔

(۲) ازالہ التباس:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اثناء سند میں کوئی نام مبہم اور مشتبہ آجائے تو ھو کے لفظ سے اس کی وضاحت اور تعیین کر دیتے ہیں۔

(۳) حدثنا اور اخبرنا میں فرق:

اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرق کرتے ہیں حدثنا اس مقام پر کہتے ہیں جہاں شیخ کی تلاوت سے شاگرد نے سنا۔

اور اخبرنا وہاں لاتے ہیں جہاں شیخ کے سامنے شاگرد نے تلاوت کی۔

اور جہاں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ تنہا ہوں ہو تو حدثنی کہتے ہیں اور جہاں اور لوگ بھی شریک ہوں تو وہاں حدثنا لاتے ہیں۔

(۴) سلامت متون وجمع طرق:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مناسب مقام پر ذکر کر کے اس کے طرق اور مختلف الفاظ متون کو موتیوں کی لڑی کی طرح ایک ہی جگہ پر ذکر کر دیا ہے جس سے احادیث کے معانی چمکتے چلے جاتے ہیں۔

⑤ قلت آثار وتعلیقات:

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ احادیث مرفوعہ کے ساتھ صحابہ کے اقوال وفتاویٰ وغیرہ ذکر نہیں کرتے جب کہ یہ بات بخاری میں بکثرت موجود ہے۔

⑥ احادیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد خاص حضرت ہمام بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے روایات کو سن کر لکھا تھا اس صحیفہ میں احادیث کا لفظ ہے اس لئے امام مسلم اس صحیفہ کی کوئی روایت لاتے ہیں تو پہلے اسی لفظ سے ابتداء کرتے ہیں یعنی احادیث۔

⑦ مقدمہ مسلم:

مقدمہ مسلم امام مسلم نے لکھ کر گویا اصول حدیث کی بنیاد قائم کردی۔

کیا مسلم کا مقدمہ، کتاب کا جزء ہے؟

شراح فرماتے ہیں کہ مقدمہ صحیح مسلم کا من وجہ کتاب کا جز بھی ہے اور من وجہ کتاب کا جز نہیں بھی ہے۔

کیونکہ صحیح مسلم کا موضوع صرف احادیث مرفوعہ متصلہ کو لانا ہے اور مقدمہ کا موضوع عام ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مقدمہ مسلم لم یشترط فیها ماشرطه فی الکتاب من الصحة فلها شان ولسائر کتابه شان آخر ولا یشك اهل الحدیث فی ذالك.

(امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقدمہ مسلم میں ان شرائط کا لحاظ نہیں رکھا جو صحیح مسلم میں رکھا ہے مقدمہ کی صورت حال اور ہے اور باقی کتاب کی صورت حال اور ہے

محدثین کو اس معاملہ میں کوئی شک نہیں۔)

اور مقدمہ کو امام مسلم نے مستقل کتاب کی طرح یعنی حمد وصلوٰۃ پر ختم کیا پھر کتاب الایمان کو مستقل انداز میں شروع کیا ہے۔ اس لئے یہ مقدمہ من وجہ کتاب کا حصّہ بھی ہے اور من وجہ مستقل بھی ہے۔

چند ضروری اصطلاحات

جن اصطلاحات کا مقدمہ مسلم میں ذکر آیا ہے۔

حدیث:

لغوی معنی: گفتگو، اس کی جمع احادیث ہے۔

اصطلاحی معنی: وہ قول وفعل یا تقریر[1] یا حال جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت ہو نیز صحابہ کے قول وفعل وتقریر اور تابعی کے قول وفعل کو بھی حدیث کہہ دیتے ہیں۔[2]

سنت:

لغوی معنی: عادت، طریقہ اس کی جمع سنن ہے۔

اصطلاحی معنی: اس میں علماء کے متعدد اقوال ہیں:

پہلا قول: حدیث کے مترادف ہے۔

دوسرا قول: کتاب وسنت سے جو حکم ثابت ہو۔

تیسرا قول: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک۔

چوتھا قول: حضرات صحابہ وتابعین کے معمولات وفتاویٰ اور ان سے منقول اصول

---

[1] تقریر سے مراد کوئی واقعہ سامنے ہو یا اس کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یا صحابہ کے سامنے ہو اور اس پر وہ خاموشی اختیار کریں۔ خاموشی اس کی تائید کی دلیل ہے۔

[2] تدریب الراوی ۴۲/۱ منهج النقد ۲۷، ۲۸ وغیرہ.

وقواعد۔[1]

اثر:

لغوی معنی: نشان جمع آثار۔

اصطلاحی معنی: اس میں بھی علماء کے متعدد اقوال ہیں:

پہلا قول: یہ بھی حدیث کے مترادف ہے۔

دوسرا قول: صحابہ یا تابعین کا قول وفعل۔

تیسرا قول: جس کی نسبت صحابہ کی طرف ہو۔

مگر محدثین اثر کو حدیث کے معنی میں زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

راوی:

لغوی معنی: نقل کرنے والا، روایت کرنے والا، اس کی جمع روات آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: حدیث کو نقل کرنے والا، سند حدیث میں آنے والا ہر فرد۔

مروی:

لغوی معنی: روایت۔ اس کی جمع مرویات آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: ہر وہ چیز جس کو روایت کیا جائے خواہ قول ہو یا فعل جسے سند کے بعد ذکر کیا جائے اس کو متن بھی کہتے ہیں۔

متن:

لغوی معنی: زمین کا سخت ابھرا ہوا حصہ، اس کی جمع متون آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: سند کے بعد کا حصہ۔

اسناد:

لغوی معنی: ٹیک لگانا۔

[1] علوم الحدیث ومصطلحه ۱۱٦، السنة ومکانتها فی التشریع الاسلامی ٤٧، ٤٨

اصطلاحی معنی: کسی بات کو اس کے بولنے والے کی طرف منسوب کرنا۔

محدث:

وہ عالم جسے حدیث کے الفاظ و معانی دونوں کا علم ہو اور روایات اور ان کے راویوں کے بڑے حصے سے واقف بھی ہو۔[1]

آج کل کے زمانے میں محدث اس کو کہتے ہیں جو کتب حدیث کے مطالعہ اور درس تدریس میں مشغولیت رکھتا ہو۔[2]

حافظ:

لغوی معنی: یاد کرنے والا، اس کی جمع حفاظ آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: ایسا محدث جس کو کم از کم ایک لاکھ احادیث کا علم ہو۔[3]

مرفوع:

لغوی معنی: بلند کیا ہوا۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل ہو یا تقریر و حال ہو۔[4]

موقوف:

لغوی معنی: روکا ہوا۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جو صحابی کی طرف منسوب ہو خواہ قول و فعل ہو یا تقریر۔[5]

کبھی کبھار موقوف کا اطلاق غیر صحابہ سے منقول امور پر بھی ہوتا ہے۔

---

[1] تدریب الراوی ۴۲/۱ تا ٤٦ [2] قواعد فی علوم الحدیث

[3] المصطلح ١٦، تدریب الراوی ٤٨/١ [4] تدریب ١٨٤/١

[5] تدریب ١٨٤/١

مقطوع:

لغوی معنیٰ: کاٹا ہوا۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ قول یا فعل جس کی کسی تابعی کی طرف نسبت ہو۔[1]

متصل:

لغوی معنیٰ: ملنے والا، ملا ہوا۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث مرفوع یا موقوف جس کی سند متصل ہو۔

اہل حدیث اور اہل علم سے مراد مقدمہ میں محدثین ہوتے ہیں۔

ضعیف:

لغوی معنیٰ: کمزور۔

اصطلاحی معنیٰ: جس میں کوئی راوی اختلاط، کمی حفظ، اور فسق وغیرہ کے طعن سے مطعون ہو۔

معلق:

لغوی معنیٰ: لٹکایا ہوا۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جس کی شروع سند سے ایک یا ایک سے زائد راوی پے درپے حذف ہوں۔

مرسل:

لغوی معنیٰ: چھوڑا ہوا۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جس کی سند کے آخری حصہ سے تابعی کے بعد کا راوی ذکر نہ کیا جائے۔

---

[1] تدریب ۱/۱۹٤

اس کے حکم کے بارے میں کئی اقوال ہیں:

مثلاً:

۱ مرسل مطلقاً حجت نہیں۔

۲ مرسل مطلقاً حجت ہے۔

۳ مرسل اگر قرون ثلاثہ میں سے کسی کی ہو تو حجت ہوگا ورنہ نہیں۔

۴ حجت ہے بشرطیکہ ارسال کرنے والے میں قبول روایت کی شرط موجود ہو۔

۵ مرسل صرف سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبول ہے۔

۶ حجت ہوگی بشرطیکہ بعد میں اس کے علاوہ دوسری روایت موجود نہ ہو۔

۷ استحباب کے درجہ میں حجت ہے مگر وجوب کے درجہ میں حجت نہیں۔

۸ مرسل صرف صحابی کی حجت ہے۔

۹ مرسل اس وقت حجت بنے گی کہ اس مرسل کی تائید کسی مسند روایت سے ہوتی ہو۔

امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرسل حجت ہوتی ہے۔ چند شرطوں کے ساتھ:[1]

۱ ارسال کرنے والا ثقہ وعادل ہو۔

۲ وہ امامت کے درجہ پر فائز ہو۔

۳ ہر سنی سنائی روایت کو نقل کرنے والا نہ ہو۔

۴ رواۃ حدیث کے اوپر جرح وتعدیل کے اقوال سے واقف ہو۔

امام شافعی کے نزدیک روایت مرسل کے حجت ہونے کے لئے شرائط:

۱ ارسال کرنے والا اکابر تابعین میں سے ہو مثلاً سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالیٰ۔

[1] ان شرطوں کو علامہ شبیر احمد عثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن ہمام کی کتاب التحریر سے فتح الملہم کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔

❷ جب غیر مذکور راوی کا نام لیا جائے اور تعیین کی جائے تو ثقہ کا ہی نام لیا جائے۔
❸ معتمد حفاظ حدیث اگر اس حدیث کو روایت کریں تو مخالفت نہ پائی جائے وغیرہ۔[1]

منقطع:

لغوی معنی: کٹا ہوا۔
اصطلاحی معنی: وہ حدیث جس کی سند کے درمیان سے ایک راوی یا دو یا دو سے زائد راوی ساقط ہوں بشرطیکہ دو اور دو سے زائد کا سقوط پے در پے نہ ہو۔

تدلیس:

لغوی معنی: وہ چیز جس کے عیب کو چھپایا جائے۔
اصطلاحی معنی: وہ حدیث جس کی سند کے عیب کو چھپا کر بظاہر درست کر کے پیش کیا جائے۔

اس کی بنیادی تین قسمیں ہیں:

① تدلیس الاسناد:

وہ حدیث جسے راوی اپنے استاذ سے سنے بغیر اس کی طرف نسبت کر کے ایسے الفاظ سے نقل کرے کہ جن سے براہ راست سننے کا گمان ہو۔

② تدلیس الشیوخ:

ہر وہ حدیث جسے راوی اپنے استاذ سے نقل کرتے ہوئے اس کے لئے کوئی غیر معروف نام، لقب، یا کنیت و نسبت ذکر کرے تا کہ لوگ اسے پہچان نہ سکیں۔
تدلیس التسویہ: بعض محدثین نے اس کو تدلیس الاسناد میں شامل کیا ہے مگر بعض

---
[1] الرسالۃ ٤٦١، قواعد فی علوم الحدیث، ٨٥

نے اس کو مستقل بیان کیا ہے اس کی تعریف یہ ہے:

کہ سند میں دو ثقہ راویوں کے درمیان اگر ایک ضعیف آدمی موجود ہو اس کو حذف کر کے سند کو ذکر کیا جائے۔ تدلیس کی یہ تینوں قسمیں ناجائز ہیں۔

معنعن:

لغوی معنی: عن عن کہنا۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جو لفظ عن کے ذریعہ روایت کی جائے۔

مثال: حدثنا عثمان بن ابی شیبة ثنا معاویة بن هشام ثنا سفیان عن اسامة بن زید عن عثمان بن مرة عن عروة عن عائشة قالت قال رسول اللّٰه صلی للّٰه علیه وسلم ان اللّٰه وملائکتهٗ یصلون علی میامن الصفوف۔[1]

روایت معنعن متصل کے حکم میں ہوتی ہے دو شرطوں کے ساتھ:

1. عن کے ذریعہ روایت کرنے والا مدلس نہ ہو۔
2. جن دو راویوں کے درمیان لفظ عن آرہا ہے ان کے درمیان ملاقات کا امکان (یا بعض کے نزدیک ثبوت) پایا جاتا ہو کہ دونوں کا زمانہ ایک ہو۔[2]

اسناد عالی:

ایک ہی حدیث کی دو سندوں میں سے وہ سند جس میں روات دوسری سند سے کم ہوں۔

اسناد نازل:

دو سندوں میں سے وہ سند جس کے روات دوسری سے زائد ہوں۔

---

[1] ابن ماجه کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیها ۳۲۱/۱ [2] تدریب الراوی ۲۱۴/۱، ۲۱۵

راویوں پر طعن کرنا:

اس کے ذریعہ سے حدیث کا صحیح اندازہ ہوتا ہے کہ حدیث کس درجہ کی ہے۔

مصنف نے تقریباً ۱۵ راویوں کا تذکرہ اپنے مقدمہ میں کیا ہے اور مختلف الفاظ کے ساتھ ان کو مجروح کیا ہے جو الفاظ عموماً استعمال ہوتے ہیں ان کا مطلب لکھا جاتا ہے:

(۱) کذب، (۲) تہمت کذب، (۳) فسق، (۴) بدعت، (۵) جہالت، (۶) زبانی اغلاط، (۷) سوء حفظ (یادداشت کی خرابی)، (۸) غفلت، (۹) کثرت وہم، (۱۰) مخالفت ثقات۔

(۱) کذب: (موضوع)

جو راوی حدیث میں جھوٹ بولے اس کی روایت کو موضوع کہتے ہیں۔

موضوع کا لغوی معنی: گھڑا ہوا۔

اصطلاحی معنی: وہ مضمون جس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی کی گئی ہو۔

حکم: یہ بالکل حرام ہے اس کو بغیر تصریح کے نقل کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔[۱]

(۲) تہمت کذب: (متروک)

جس راوی میں تہمت کذب پائی جاتی ہے اس کی روایت کو متروک کہا جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف: وہ حدیث جس کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جو کذب بیانی (جھوٹ بولنے) کے ساتھ متہم ہو۔

حکم: ایسے راوی کی حدیث قبول نہیں کی جاتی الا یہ کہ ایسا راوی اپنی اس حرکت سے توبہ کرلے۔

---

[۱] تدریب الراوی ۲۴۴/۱

③ منکر:

فسق، غفلت، اغلاط ان تینوں کو ایک ساتھ بیان کیا جاتا ہے ان تینوں کو منکر کہا جاتا ہے۔

لغوی معنی: جس کا انکار کیا جائے۔

اصطلاحی معنی: ہر وہ حدیث جس کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جو اغلاط کی زیادتی یا غفلت کی شدت یا فسق کے ساتھ متصف ہو۔

④ بدعت:

لغوی معنی: ایجاد۔ کسی نئی چیز کو اپنانا۔

اصطلاحی معنی: وہ اعتقادات واعمال جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد بطور دین ایجاد کیا گیا ہو۔

حکم: اس کے قبول کے لئے دو شرطیں ہیں:

1. راوی اپنی بدعت کی طرف داعی نہ ہو۔
2. اپنی بدعت کی تائید اور اس کے رواج دینے والی کسی چیز کو روایت نہ کرے۔[1]

⑤ جہالت: (حدیث مجہول)

جس راوی میں یہ بات ہوتی ہے اس کی روایت کو حدیث مجہول کہتے ہیں اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ روای جس کی ذات یا صفات کا علم نہ ہو۔

حکم: اس کی روایت بھی قابل قبول نہیں ہوتی۔

⑥ زبانی اغلاط:

یہ فسق کے ساتھ گذر چکا ہے۔

---

[1] تدریب ۳۲٤/۱ ونزهة النظر ٥٠

⑦ سوء حفظ (مختلط):

اس کی تعریف یہ ہے کہ شروع میں راوی کا ذہن صحیح تھا مگر پھر اس کو بعد میں یہ مرض لاحق ہوگیا ہوان روایات کو مختلط بھی کہتے ہیں۔[1]

حکم:

❶ شروع زمانے کی احادیث مقبول ہوں گی۔

❷ بعد کی روایت مردود ہوگی۔

❸ وہ روایات جس کے متعلق معلوم نہ ہوسکے کہ یہ حافظہ کے صحیح ہونے کے زمانے کی ہے یا بعد کی، تو اب ایسی روایات کے بارے میں توقف کیا جائے گا۔

⑧ غفلت:

یہ فسق کے ساتھ گذر چکا ہے۔

⑨ کثرتِ وہم (معلّل)
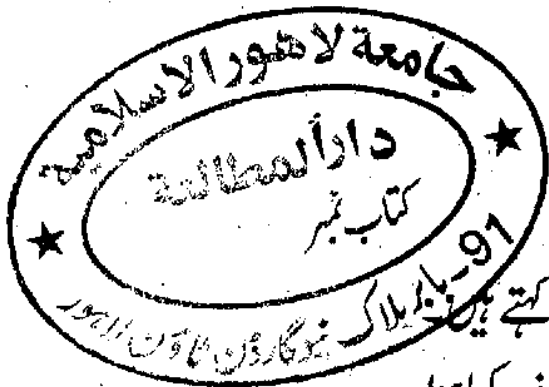
جس حدیث میں یہ ہو تو اس کو معلل کہتے ہیں۔

لغوی معنیٰ: باب تفعیل سے، علت سے متصف کیا ہوا۔

اصطلاحی معنیٰ: وہ حدیث جو بظاہر بے عیب ہو مگر اس کے اندر کسی ایسے عیب کا علم ہو جو اس کی صحت کو مجروح کردے۔

حکم: اگر تحقیق سے راوی کی اس غلطی کا گمان غالب حاصل ہو تو حدیث پر عدم صحت کا حکم لگایا جائے گا۔ اور اگر غالب گمان غلطی کا نہ ہو بلکہ تردد ہو تو اب توقف کیا جائے گا۔

⑩ مخالفت ثقات:

یعنی راوی۔ ثقات راوی کی مخالفت کرے۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔

---

[1] تدریب ۵۲۲

① مدرج، ② مقلوب، ③ المزید فی متصل الاسانید، ④ مضطرب، ⑤ مصحف یا محرف، ⑥ شاذ و محفوظ، ⑦ منکر و معروف۔

① مدرج:

اگر مخالفت کی صورت یہ ہو کہ اسناد میں کچھ تبدیلی کردی گئی ہو یا اس میں کسی قسم کا کوئی اضافہ ہو گیا ہو تو اس کو حدیث مدرج کہتے ہیں۔

② مقلوب:

اگر مخالفت کی صورت تقدیم و تاخیر ہو تو اس کو مقلوب کہتے ہیں۔

③ المزید فی متصل الاسانید:

اگر مخالفت کی صورت میں دوسری معتبر اسناد کے مقابلے میں کسی راوی کا اضافہ ہو تو اس کو المزید فی متصل الاسانید کہتے ہیں۔

④ مضطرب:

اگر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی ذکر کردیا جائے یا متن میں ایسا اختلاف ہو کہ آپس میں تعارض ہو رہا ہو اور اس میں کوئی وجہ ترجیح موجود نہ ہو تو ایسی حدیث کو مضطرب کہتے ہیں۔

⑤ مصحف یا محرف:

حروف کی تبدیلی کردی گئی ہو تو اس کو مصحف اور محرف کہتے ہیں۔

⑥ شاذ و محفوظ:

کوئی ثقہ راوی اپنے سے بڑھ کر ثقہ و معتمد راوی کے خلاف روایت کرے تو مخالفت کرنے والے کی روایت کو شاذ اور ثقاہت میں فائق روایت کو محفوظ کہتے ہیں۔

⑦ منکر و معروف:

مخالفت کی صورت اس طرح ہے کہ کوئی ضعیف راوی ثقہ کے خلاف روایت کرے تو ضعیف کی روایت کو منکر اور ثقہ کی روایت کو معروف کہتے ہیں۔[1]

جرح و تعدیل کی تعریف:

جرح: راوی کی عدالت[2] یا ضبط[3] میں ایسی تنقید کی جائے جس سے اس کی حیثیت داغدار و مجروح ہو۔

تعدیل: راوی کے اندر عدالت و ضبط موجود ہو۔

حکم: تعدیل کے جواز میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں کیونکہ اس میں راوی حدیث کی تعریف و مدح ہے البتہ بظاہر جرح میں راوی حدیث کی برائی اور غیبت آتی ہے یہ عام طور سے تو حرام ہے مگر حدیث کے باب میں صرف جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے تا کہ حدیث میں ہر کوئی لب کشائی نہ کر سکے۔

جرح جائز ہے قرآن، حدیث اور اجماع سب سے ثابت ہے۔[4]

---

[1] نزهة النظر ۴۲/۱

[2] عدالت کہتے ہیں کہ مسلمان عاقل بالغ اسباب فسق سے دور رہے۔ کبھی صادر ہو جائے تو اصرار نہ کرے اس سے کبھی عدالت متاثر نہیں ہوتی عدالت کو مجروح کرنے کے پانچ اسباب ہیں۔ ① کذب بیانی حدیث میں ② کذب کی تہمت ③ فسق ④ بدعت ⑤ جہالت ان سب کی تعریف گذر چکی ہے۔

[3] ضبط: حدیث کو توجہ سے سننے کے بعد اس کو محفوظ رکھے ذہن میں، یا لکھ لے تا کہ اس حدیث کا کوئی حصہ ذہن سے نکل نہ جائے اس کو ضبط کہتے ہیں۔

[4] مقدمہ مسلم میں تفصیل سے آئے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيّيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

ترجمہ

تمام تعریفیں اللہ جل شانہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور بہترین انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بے شمار رحمتیں نازل فرمائیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو خاتم النّبیین ہیں اور تمام نبیوں اور رسولوں پر۔

حلِ لغات

حمد —— از باب سمع فضیلت کی بناء پر تعریف کرنا۔

علی امر —— بدلہ دینا۔ الشیئی۔ قابل تعریف پانا۔

حَمَّدَ —— بار بار تعریف کرنا۔ اور **الحمد للّٰہ** کہنا۔

تَحَمَّدَ —— احسان جتلانا۔ **اِسْتَحْمَدَ**: مخلوق کو انعام واحسان کرکے اپنی حمد کی جانب بلانا۔

رب —— مصدر ہے بمعنی تربیت۔ آہستہ آہستہ کسی چیز کو کمال تک پہنچانا۔

العالمین —— جمع عالم کی ہے بمعنی علامت۔ ماسوی اللہ کو کہتے ہیں۔

سُوَال: عالمین یہ جمع مذکر سالم ہے جو صرف ذوی العقول کے لئے آتا ہے حالانکہ غیر ذوی العقول عالم بھی بہت سے ہیں مثلاً عالم نباتات، عالم جمادات وغیرہ۔

جَوَاب: تغلیباً کہہ دیا گیا ہے اس طرح کہ ذوی العقول کو غیر ذوی العقول پر غلبہ دے کر ذوی العقول کا وصف سب کے لئے استعمال کر دیا گیا ہے۔

عاقبة —— **عَقَبَ**۔ از باب **نصر وضرب**۔ ایڑی مارنا، پیچھے آنا، جانشین ہونا۔ **عَقَّبَ**. پیچھے لانا، نماز پوری کر لینے کے بعد دعا وغیرہ کے لئے بیٹھنا۔ **عاقب**.

سزادینا، مؤاخذہ کرنا۔ اَلْعَقِبُ. ایڑی، بیٹا، پوتا، جمع اعقاب۔ اَلْعُقُبُ. انجام، نتیجہ۔

مُتَّقِیْنُ —— وقی یقی۔ حفاظت کرنا۔ تکلیف سے بچانا۔ اِتَّقٰی. پرہیز کرنا۔ اَلتَّقْوٰی. وَالتُّقَاءَ۔ پرہیزگاری۔

متقین —— بمعنی بچنا۔ کل من اتبعه واقتدیٰ به فهو من الاتقیاء۔ کہ ہروہ شخص جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ کی اتباع کی وہ متقی ہے۔

صَلّٰی —— دعا کرنا، نماز پڑھنا، برکت دینا، اچھی تعریف کرنا۔

صلا یصلو —— پیٹھ کے درمیان مارنا۔

محمد —— حمد سے مشتق ہے، حمد کی تفصیل سے گزر چکی ہے۔

صلّی —— فعل ہے تصلیۃ کا۔ یہ مصدر ہے باب تفعیل کا۔ اس کے کئی معنی آتے ہیں مثلاً رحمت، دعا، مدح، تعظیم وغیرہ۔

محمد —— آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ہے آپ کے ۸۰ نام ہیں اور بعض کے نزدیک ۹۹ یا ۳۰۰ یا ایک ہزار نام ہیں۔

خاتم —— الذی ختم النبیین۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے اعلیٰ صفت اور افضل فضیلت ہے۔

خَتَمَ —— از باب ضرب مہر لگانا۔ العمل۔ ختم کرنا۔

الکتاب —— پوری پڑھ لینا الاناء۔ مٹی وغیرہ سے بند کرنا۔

خَتَّمَ —— اچھی طرح ختم کرنا: تَخَتَّمَ: انگوٹھی پہننا۔

اَلْخَتَّامُ —— مہر لگانے کی مٹی یا ہر وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے۔

نَبَأَ —— از باب فتح بلند ہونا، دور ہونا۔

نَبَّأَ —— خبر دینا۔ نبی: جمع اَنْبِیَاءُ. نَبِیُّوْنَ. اَنْبَاء. نُبَاء۔

سُؤَال: مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسلم شریف کو بسم اللہ اور الحمد للہ سے کیوں شروع

فرمایا؟

جواب: اس میں اتباع ہے قرآن مجید کا احادیث اور ائمہ دین کے اقوال کا۔ قرآن کی اتباع ظاہر ہے کہ سورت فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پھر فاتحہ کے شروع میں الحمدللہ سے قرآن شروع ہے۔

احادیث میں بھی بسم اللہ اور الحمدللہ کے ساتھ کام کے شروع کرنے کی تاکید ہے

مثلاً:

❶ کل کلام لم یبدء بحمداللّٰہ فھواجذم۔[1]

❷ کل امر ذی بال لم یبدء بحمداللّٰہ فھو اقطع۔[2]

❸ کل امرذی بال لم یبدء ببسم اللّٰہ فھو ابتر۔[3]

بعض روایات میں الحمدللہ سے شروع کرنے کا ذکر ہے اور بعض میں بسم اللہ کے ساتھ اس لئے صاحب مسلم نے دونوں قسم کی روایات کو جمع کیا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ علیٰ مُحمد خاتم النبیین: اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خاتم النّبیین ہیں۔

علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں پر سوال کیا ہے کہ صاحب مسلم نے صرف صلوٰۃ کا ذکر کیا ہے سلام کا ذکر نہیں کیا[4] حالانکہ قرآن مجید میں صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم ہے جیسے ارشاد خداوندی ہے:

﴿یاایھا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلموا تسلیما﴾[5]

اے ایمان والو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

---

[1] ابوداؤد، ترمذی [2] ابن ماجہ [3] جامع للخطیب بغدادی

[4] شرح مسلم للنووی ۲/۱ [5] سورۃ احزاب

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ وسلام دونوں کو جمع کرنا افضل ضرور ہے اور صرف ایک پر اکتفا کرنا مکروہ نہیں ہے۔[1]

صرف صلوٰۃ پر اکتفاء کی مثالیں:

اکثر احادیث میں متعدد مقامات پر صرف ایک پر اکتفا کیا گیا ہے اگر یہ مکروہ ہوتا تو کبھی ایسا نہ کیا جاتا کہیں صرف صلوٰۃ کر ذکر ہے سلام کا نہیں مثلاً۔

① البخیل من ذکرت عنده ولم یصل علیّ۔[2]

اس میں صرف صلوٰۃ کا ذکر ہے سلام کا ذکر نہیں۔ اسی طرح ایک دوسری روایت میں ارشاد نبوی ہے:

② ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول فی آخرقنوته وصلّی الله علی النبی۔[3]

اس میں بھی صرف صلوٰۃ کا ذکر ہے سلام کا نہیں۔

صرف سلام پر اکتفاء کی مثالیں:

اور بعض جگہ پر صرف سلام کا ذکر ہے صلوٰۃ کا نہیں مثلاً:

تشہد میں السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته۔ اس میں صرف سلام کا ذکر ہے صلوٰۃ کا نہیں۔

سؤال: قرآن میں تو صلوٰۃ وسلام ایک ساتھ ہے اس لئے جمع کرنا چاہئے۔؟

جواب: بہتر ہے کہ ساتھ ذکر کیا جائے مگر پر اکتفا میں کراہت نہیں ہوگی مثلاً قرآن

---

[1] مفتاح الحصن للعلامه محمد بن الجزری، شامی ج۱/ ۱۰

(**نوٹ**: بسم اللہ یا الحمدللہ سے شروع کرنے یا ذکر کرنے کے بارے میں احادیث کی تحقیق کے سلسلہ میں حافظ شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ تعالیٰ نے اور حافظ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے طبقات الشافعیہ میں ان احادیث کی تحسین کی ہے۔)

[2] ترمذی، نسائی [3] نسائی، باب الدعاء فی الوتر

میں واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ۔ متعدد مقامات میں ایک ساتھ ہے کیا نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی لازم ہے اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ صرف صلوٰۃ پر اکتفاء کرلیا یا صرف سلام پر، تو یہ جائز ہے مگر اس کی عادت بنانے کو احناف بھی منع فرماتے ہیں۔

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عام مصنّفین کی عادت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے آل واصحاب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں کیونکہ سب کو ان ہی حضرات کے ذریعہ احکام شرعیہ ملے ہیں اس لئے اگر مصنف اس کا تذکرہ بھی فرمادیتے تو احسن تھا[1]

صحیح مسلم کی وجہ تالیف

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ بِتَوْفِيْقِ خَالِقِكَ ذَكَرْتَ اَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْاَخْبَارِ الْمَاْثُوْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُنَنِ الدِّيْنِ وَاَحْكَامِهٖ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَغَيْرِ ذَالِكَ مِنْ صُنُوْفِ الْاَشْيَاءِ بِالْاَسَانِيْدِ الَّتِيْ بِهَا نُقِلَتْ وَتَدَاوَلَهَا اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ.

ترجمہ

خطبہ مسنونہ کے بعد۔ اللہ تعالیٰ آپ پر مہربانی فرمائیں۔ آپ نے خالق کی توفیق سے تذکرہ کیا کہ تم ارادہ کرچکے ہو ان تمام روایات کو جاننے کے لئے جستجو کرنے کا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دینی احکام وسنن کے سلسلہ میں روایات کی گئی ہیں نیز جو ثواب وعقاب ترغیب وترہیب یا اس کے علاوہ مختلف سلسلوں میں روایات کی گئی ہیں ان کی اسناد (کو بھی جاننا چاہتے ہو) جس کے ساتھ وہ نقل کی گئی ہیں اور جو اہل علم کے

---

[1] فتح الملہم، ۱/۱۱۲

درمیان مشہور ہیں۔

حلِ لغات

رَحِمَ ـــــ ازباب سمع شفقت کرنا۔
تَرَاحَمَ ـــــ ایک دوسرے پر مہربانی کرنا۔
اَلرَّحِمُ ـــــ بچہ دانی، توفیق۔
وَفِقَ ـــــ موافق پانا، موافق ہونا۔
اَوْفَقِ ـــــ قریب ہونا، اور متفق ہونا۔
تَوَفَّقَ ـــــ کوشش کامیاب ہونا۔
هَمَّ ـــــ ازباب نصر رنجیدہ کرنا، دودھ دوھنا۔ هَمَّ هُمُوْمَةً۔ بہت بوڑھا ہونا۔
هَمَّمَ۔ تلاش کرنا۔
فَحَصَ ـــــ بارش کا مٹی کو الٹ پلٹ کرنا۔ ہرن کا تیز دوڑنا۔
فَاحَصَ ـــــ عیوب اور بھیدوں کی تلاش کرنا۔
تَفَحَّصَ ـــــ امتحان لینا۔
بتوفیق ـــــ باب تفعیل کا مصدر بمعنی توفیق دینا۔
هممت ـــــ ہم (ن) ھماً بمعنی ارادہ کرنا۔ پختہ ارادہ کرنا۔
الفحص ـــــ فحص (ف) فحصاً بمعنی کھودنا، تفتیش کرنا۔
تَعَرَّفَ ـــــ گمشدہ کو تلاش کرنا۔ اَلْعَرْف۔ بو، اکثر خوشبو کے لئے استعمال ہوتا ہے اَلْعُرْف۔ جود، بخشش۔
جُمْلَة ـــــ جو مسند اور مسند الیہ سے مرکب ہو۔
جَمَلَ ـــــ ازباب نصر جمع کرنا۔ جَمُلَ: ازباب کرم خوبصورت ہونا، خوش خلق ہونا۔ جمال: خوبصورتی اَلْجَمْلَاءُ: خوبصورت۔ اس لفظ کے لئے افعل کا صیغہ نہیں ہے۔

اَلْاَخْبَار ـــــ خَبَرَ ازباب نصر خُبْرًا وَخِبْرَۃً۔ آزمانا۔ تجربہ سے جاننا۔ خَبُرَ ازباب کرم۔ خَبَرَازباب فَتَحَ. خُبْرًاوَ خِبْرًا وَخِبْرَۃً وَخُبْرَۃً وَمَخْبُرَۃً وَمَخْبَرَۃً۔ حقیقت حال سے واقف ہونا خَبَّرَ واَخْبَرَ خبردار کرنا۔

ماثورہ ـــــ اَثَرَاکرام وتعظیم کرنا۔ اَثَّرَ: اثر کرنا۔

الاثر ـــــ نشان، حدیث، مدت، جمع آثار واثور۔

سنن ـــــ یہ سنت کی جمع ہے بمعنی راستہ۔ سَنَّ ازباب نصر مسواک کرنا۔ گرہ کھولنا۔ دانت سے کاٹنا۔ حد سے زیادہ تعریف کرنا، جاری کرنا، طریقہ اختیار کرنا، آنکھ کا آنسو بہانا، بہتر انتظام کرنا۔

اَسَنَّ ـــــ بوڑھا ہونا۔

ترغیب ـــــ شوق دلانا۔ ترھیب. ڈرانا۔

صنوف ـــــ یہ صنف کی جمع ہے بمعنی نوع، قسم۔

الاشیاء ـــــ شی کی جمع ہے بمعنی چیز۔

تداولها ـــــ بمعنی ہاتھوں ہاتھ لینا۔

یرحمك الله:

اللہ تم پر رحم کریں۔ اس کے مخاطب امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ابواسحٰق ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں اور یہی مسلم کے راوی بھی ہیں اور یہی شاگرد تالیف کا ذریعہ بنے، بعض کہتے ہیں مراد احمد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہے جو تالیف مسلم کے وقت ساتھ تھے[1]

یرحمك الله: یہ ایک دعائیہ جملہ ہے اس کے ذریعہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے شاگرد کو دعا دے رہے ہیں۔

بتوفیق خالقك:

---

[1] تدریب الراوی ۱/۴۳

اللہ کی توفیق کے ساتھ

سؤال: یہ جملہ کس کے متعلق ہے؟

جواب: اس کے بارے میں شراح کے دوقول ہیں۔

❶ ماقبل میں یرحمک کے ساتھ، اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ مخصوص توفیق کی دعا اس (شاگرد) کے لئے کی گئی ہے۔ مگر علامہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ متعلق لفظاً ومعناً درست نہیں ہے۔[1]

❷ دوسرا یہ کہ اس کو مابعد یعنی ذکرت کے متعلق کیا جائے، اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ تمہارا یہ ذکر کرنا تمہارا اکمال نہیں بلکہ اللہ جل شانہ کی توفیق ہے کہ تم نے یہ سوال کیا۔[2]

الاخبار الماثورة:

ان خبروں کا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ لفظ اثر اور حدیث مترادف ہیں

اثر کے لغوی معنی: کسی جز کا باقی ماندہ حصہ، نشان، اس کی جمع آثار ہے۔

اصطلاحی تعریف: صحابہ یا تابعین کی طرف منسوب قول وفعل اور بعض فرماتے ہیں کہ اثر کہتے ہیں جس کی نسبت صحابہ کی طرف ہو۔[3]

مگر جمہور علماء کے نزدیک، اثر، حدیث، خبر تینوں تقریباً مترادف ہیں، اور یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ بھی مترادف معنی مراد لے رہے ہیں۔

الماثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

اس میں اشارہ ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اصلاً ان روایات کو لائیں گے جو

---

[1] حاشية السندي على المسلم: ص: ٤

[2] فتح الملهم ١١٢/١، مكمل اكمال الكمال ٤/١

[3] تدريب الراوي ١٨٥، امعان النظر ١١

آپ تک منسوب ہوں۔ یعنی مرفوع مگر تبعاً صحابہ اور تابعین کے اقوال کو بھی نقل فرمائیں گے۔

سنن الدین و احکامه:

سنن: سنت کی جمع ہے۔

سنت کے لغوی معنی: طریقہ، عادت جمع سنن۔

اصطلاحی معنی: فرض و واجب کے علاوہ دوسرے اعمال جن کے کرنے کا مطالبہ ہو بالخصوص جس کی لزوم کے بغیر تاکید ہے، کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر عتاب ہو۔[1]

احکامه: یہ حکم کی جمع ہے۔

بقول صاحب توضیح والتلویح کے۔

اسناد امر الی اخر یعنی ایک امر کی نسبت دوسرے کی طرف کرنا خواہ وہ نسبت ایجابی ہو یا سلبی ہو۔[2]

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہاں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی مراد سنن الدین واحکامہ سے یوں ہے کہ دین سے مراد اسلام اور سنن سے مراد مندوبات جو حد وجوب کو نہیں پہنچے۔ احکام عام ہوگا جو واجبات، مباحات، حرام، مکروہ سب کو شامل ہے۔[3]

وما کان منها فی الثواب والعقاب:

وہ احادیث جن کا تعلق ثواب یا عذاب سے ہے۔

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہاں مراد جنس ثواب وعقاب ہے یا مقدار ثواب وعقاب ہے۔[4]

---

[1] السنة ومكانتها فی التشريع الاسلامی ۴۷، ۴۸

[2] التوضيح و التلويح ص۳۰

[3] شرح مسلم للنووی ۲/۱، فتح الملهم ۱۱۳/۱ [4] فتح الملهم ۱۱۳/۱

والترغیب والترهیب:

ترغیب کہتے ہیں۔ کسی چیز کے دنیاوی یا اخروی نقصان کو ذکر کر کے اس پر آمادہ کیا جائے۔

ترہیب کہتے ہیں۔ کسی چیز کے دنیاوی یا اخروی منفعت کو ذکر کر کے اس سے روکا جائے۔[1]

وغیرذالك من صنوف الاشياء:

اس کے علاوہ باقی اقسام۔ کہ اس کتاب میں احادیث کی تمام انواع واصناف کو ذکر کرنے کا مطالبہ ہے۔

محدثین کے نزدیک احادیث کی انواع آٹھ ہیں:

① سیر ② آداب ③ تفسیر ④ عقائد
⑤ فتن ⑥ احکام ⑦ اشراط ⑧ مناقب[2]

بقول شاعر:

سیر آداب و تفسیر و عقائد
فتن احکام و شرائط و مناقب[3]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم شریف میں یہ آٹھ قسم کی احادیث ہیں۔ تو مسلم شریف کو جوامع میں شمار کیا جاتا ہے۔ شمار کرنے والوں میں سے مندرجہ ذیل علماء ہیں۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جامع کہا ہے۔[4]

اسی طرح ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جامع کہا ہے۔[5]

---

[1] فتح الملهم ۱۱۳/۱ [2] العجالة النافعه ص۴۲
[3] خیرالاصول ص۷ [4] کشف الظنون
[5] مرقاة شرح مشکوٰة

اسی طرح نواب صدیق حسن خان قنوجی نے مسلم کو جوامع میں شمار کیا ہے۔[۱]

اسی طرح مجدالدین شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی مسلم کو جامع کہا ہے۔

بعض لوگوں نے مسلم شریف کو جوامع میں شامل نہیں کیا کیونکہ مسلم شریف میں ان آٹھ قسموں میں سے تفسیر کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

بالا سانیدالتی بها نقلت

ان سندوں کے ساتھ جن کے ساتھ وہ احادیث منقول ہیں۔

اسانید: یہ جمع اسناد کی ہے۔

اسناد کے لغوی معنی ٹیک لگانا، سہارا دینا۔[۲]

اسناد کی اصطلاحی تعریف: جس کے ذریعہ سے آدمی حدیث کے الفاظ (متن) تک پہنچ جائے۔[۳]

مسند: جب نون کے زبر کے ساتھ ہو تو حدیث کو کہتے ہیں اور اگر نون کے زیر کے ساتھ ہو تو سند بیان کرنے والے کو کہتے ہیں۔

فَاَرَدْتَّ اَرْشَدَكَ اللّٰهُ اَنْ تُوَقَّفَ عَلٰى جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُحْصَاةً، وَسَأَلْتَنِيْ اَنْ اُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّالِيْفِ بِلَا تَكْرَارٍ يَكْثُرُ فَاِنَّ ذَالِكَ زَعَمْتَ مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهٗ قَصَدْتَّ مِنَ التَّفَهُّمِ فِيْهَا وَالْاِسْتِنْبَاطِ مِنْهَا.

ترجمہ

تم چاہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو سیدھی راہ دکھلائیں، تم کو ان تمام روایات سے اس طرح واقف کردیا جائے کہ وہ سب مرتب شدہ اور گن کر جمع کردہ ہوں، اور تم نے مجھ سے جو درخواست کی کہ میں تمہارے لئے ایک اس طرح کتاب ملخص کردوں کہ اس

---

[۱] الحطه ۷۲، الفوائد الجامعه ۱۵۸

[۲] فتح الملہم ۱۱۳/۱ [۳] فتح الملہم ۱۱۳/۱

میں زیادہ تکرار نہ ہو کیونکہ زیادہ تکرار تمہارے خیال میں تم کو اس مقصد سے ہٹا سکتا ہے جس کا تم نے ارادہ کیا ہے یعنی روایت کو سمجھنے اور ان سے استنباط کرنے کو۔

حلِّ لُغات

فاردت —— باب افعال صیغہ واحد مذکر حاضر یعنی ارادہ کرنا۔

اَرَادَ —— رَادَ ازباب نصر کسی چیز کی تلاش میں گھومنا اور آنا جانا۔ رَوَّدَ۔ طلب اور جستجو پر اُکسانا۔

اَرْوَدَ —— آہستگی سے چلنا۔ الرِّیدُ۔ طلب، تلاش۔ رُوَیْدَ. اَرْوَدَ کا مصدر مصغر ہے۔ رُوَیْدَ۔ آہستہ۔

اَرْشَدَ —— ہدایت پانا۔ الرُّشْدُ۔ مصدر، ہدایت۔

تَوَقَّف —— وقف از باب ضرب ٹھہرنا۔ شک کرنا۔

وَقَّف —— کھڑا کرنا۔ الحدیث بیان کرنا۔

شَغَلَ —— تَشَغَّلَ: مشغول ہونا۔

الشُغْل —— الشُغُل. الشَغَل مصروفیت، مشغولیت اَشْغله۔ کھلیان۔ ڈھیر۔

اَلَفَ —— از باب نصرو ضرب ایک ہزار دینار دینا۔ باہم انس و محبت کے ساتھ رہنا۔ اَلَّفَ مسائل کو جمع کرنا۔ تالف۔ اکٹھا ہونا۔ الاِلْفُ والاُلْفَة: دوستی۔

قَصَدَ —— از باب ضرب توجہ کرنا، اعتماد کرنا، توڑنا۔ اَقْصَدَ۔ ٹھیک نشانے پر نیزہ مارنا۔ تَقَصَّدَ۔ ارادہ کرنا۔

استنباط —— نکالنا، ایجاد کرنا۔ نَبَطَ کنویں سے پانی نکالنا النبطه: کنویں کا پہلا پانی۔

وَضاحت

مؤلفة محصاة: تصنیف میں جمع کر دیا جائے۔

یعنی صحیح احادیث کا ایک ایسا مجموعہ لکھا جائے جس مجموعہ میں غیر صحیح روایات نہ

آنے پائیں۔ یہ خصوصیت مسلم شریف میں ہے کہ اس میں احادیث ہی احادیث ہیں فقہاء کے مسائل و آثار وغیرہ نہیں[1]۔

تکرار یکثر: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زیادہ تکرار نہیں ہوگا۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کہیں کہیں تکرار ہو بھی جائے گا[2]۔

وَلِلَّذِیْ سَأَلْتَ اَکْرَمَکَ اللّٰہُ حِیْنَ رَجَعْتُ اِلٰی تَدَبُّرِہٖ وَ مَا تُؤُلُ اِلَیْہِ الْحَالُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَاقِبَۃٌ مَحْمُوْدَۃٌ وَمَنْفَعَۃٌ مَوْجُوْدَۃٌ.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ تمہیں عزت سے سرفراز کرے جس بات کا تم نے مطالبہ کیا جب میں نے اس کے انجام پر نظر ڈالی اور اس کے نتیجے کو سوچا تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کا اچھا انجام اور نقد فائدہ ہوگا۔

حل لغات

سَأَلَ —— ازباب فتح طلب کرنا، مانگنا، سوال کرنا۔ مسئلہ: حاجت۔ المسئولیۃ ذمہ داری۔

کَرُمَ —— ازباب نصر۔ کرم میں غالب ہونا۔ وازباب کرم عزیز ہونا، فیاض ہونا۔ کَرَّمَ: تعظیم کرنا۔ اسْتَکْرَمَ: عمدہ عمدہ چھانٹ لینا۔

رَجَعَ —— ازباب ضرب فائدہ دینا۔ رَجَّعَ حلق میں آواز کو گھمانا۔ راجعہ: دوسرے سے معاملے میں بات چیت کرنا۔ استرجع واپس لینا۔

دَبَّرَ —— (ن) دَبْرًا وَدُبُوْرًا۔ گزرجانا، ختم ہونا الرَّجُل، مرنا، پشت پھیرنا،

---

[1] بعض شراح کہتے ہیں کہ یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ پر طعن کیا ہے کہ بخاری میں صرف احادیث نہیں بلکہ احادیث کے ساتھ ساتھ مسائل فقہیہ اور آثار و واقعات سب جمع ہیں (مکمل اکمال الاکمال ص۵. و کذافی فتح الملہم ۱/۱۱۳)

[2] فتح الملہم ۱/۱۱۳

بوڑھا ہونا۔ اَلْحَدِیْثَ عَنْ فُلَانٍ کسی کے مرنے کے بعد اس کی بات بیان کرنا۔ دُبِرَ پچھوائی ہوا لگنا۔ دَبِرَ(س) دَبَرًا لبعیر کجاوہ وغیرہ سے زخمی پیٹھ والا ہونا۔ دَبَّرَ. اَلْاَمْرَ غور کرنا۔ انجام سوچنا۔ دَابَرَ مُدَابَرَۃً وَدِبَارًا، مرنا، دشمنی کرنا۔ اَدْبَرَ. اَلْبَعِیْرُ۔ زخمی پیٹھ والا ہونا۔ تَدَبَّرَ الامر انجام سوچنا تَدَابَرَ. اَلْقَوْمُ باہم دشمنی کرنا، اختلاف کرنا۔

اِسْتَدْبَرَہٗ —— پشت دینا، اختیار کرنا، جستجو کرنا۔

الدَّبْر —— مصدر شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا جھنڈ واحد، دَبْرَۃ جمع، اَدْبُر و دُبُوْر بہت مال، موت، پہاڑ، الدُّبْر والدُّبُر. مِنْ کُلِّ شَیْءٍ، پچھلا حصہ۔ ج. اَدْبَارَ. دُبُرالصَّلٰوۃِ نماز کا آخر۔ الدَّبْرَۃ انجام، لڑائی میں شکست۔ اَلدَّبِرُ زخمی پیٹھ والا جانور۔

تؤل —— (ن) انتظام کرنا۔ اوَّلَ۔ واپس کرانا۔ اَلْمَآلُ، نتیجہ۔

الاباله —— حکومت، سیاست۔ صوبہ جمع ابالات وَاُولآءِ اور اُولٰی جمع قریب کے لئے اسم اشارہ ہیں۔ اور اُولَا پر ھاء تنبیہ داخل ہوتا ہے، اور ھٰولَاء کہا جاتا ہے۔ اور آخر میں ك خطاب بھی لاحق ہوتا ہے اور اُولٰئِكَ کہا جاتا ہے۔

اُولُو —— ذو کی جمع ہے۔ مؤنث اُولات ہے۔

اس کا واحد ذات ہے۔

نَفَعَ —— (ف) نفع دینا۔ اَنْفَعَ لاٹھیوں کی تجارت کرنا۔

انتفع —— فائدہ اٹھانا۔ النفاع والنفیعه۔ منفعت فائدہ النفعه، لاٹھی کو النفعة اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی مار سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جمع نفعات النفاعه۔ ہر وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے۔

اکرم —— باب افعال واحد مذکر غائب بمعنی اکرام کرنا، عزت کرنا۔

رجعت —— الرجع (ض) بمعنی لوٹنا۔

تدبرہ ـــــ تفعل بمعنی غور وفکر کرنا۔

تؤل ـــــ آل (ن) اولًا ومالًا بمعنی لوٹنا۔

منفعة ـــــ باب (ف) بمعنی فائدہ اٹھانا۔

موجودة ـــــ (ض) پانا۔ ضائع ہونے کے بعد کامیاب ہونا (س) بہت محبت کرنا، غمگین ہونا۔ (الجدہ) تونگری قدرت، الوجّاد، بہت غضبناک۔ (الوجید) ہموار زمین۔ ج وُجْدَانٌ۔

وضاحت

عاقبة محمودة: اچھا انجام ہوگا۔ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ صحیح مسلم کے ذریعہ صحیح اور غلط احادیث کا امتیاز ہوجائے گا اور پھر کوئی صحیح کو سقیم اور سقیم کو صحیح نہیں کہے گا[1] کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تین لاکھ کے ذخیرۂ احادیث سے انتخاب کرکے مسلم شریف لکھی۔

و منفعة موجودة: نقد فائدہ بھی ہوگا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس مسلم شریف کے مجموعہ کی لوگ دنیا میں بھی تعریف کریں گے کہ صحیح احادیث کے حصول کے لئے کتنی محنت کرنی پڑی تھی اب تمام احادیث صحیحہ لوگوں کو ایک ہی جگہ پر جمع مل جائیں گی۔

بعض شراح کہتے ہیں کہ جب امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی اس تالیف سے فارغ ہوئے تو اس پر وہ بہت خوش ہوئے تھے اور کبھی فرماتے اگر محدثین دوسو سال تک حدیثیں لکھتے رہیں تو ان کا دارومدار صحیح مسلم پر ہی ہوگا۔

وَظَنَنْتُ حِيْنَ سَأَلْتَنِي تَجَشُّمَ ذٰلِكَ اَنْ لَّوْ عُزِمَ لِي عَلَيْهِ وَقُضِيَ لِيْ تَمَامُهٗ كَانَ اَوَّلُ مَنْ يُّصِيْبُهٗ نفعُ ذٰلك ايّايَ خاصّةً قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ لِاَسْبَابٍ كثيرةٍ يَّطُوْلُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ، اِلَّا اَنَّ جُمْلَةَ ذَالِكَ اَنَّ

[1] فتح الملہم ۱/۱۱۴

ضَبطُ القليلِ مِنْ هٰذَا الشَّانِ واتقانه اَيْسَرُ عَلٰى الْمَرْءِ مِن مُّعالَجةِ الكَثِيرِ منه.

ترجمہ

میں نے اس وقت سوچا جب آپ نے مجھ سے اس دشوار کام کے کرنے کی درخواست کی اور اگر یہ کام مجھ سے ہوسکا اور اس کی تکمیل میرے ذریعہ ہوئی تو اس کا فائدہ دوسروں سے پہلے خود مجھ کو ہوگا۔ کئی اسباب کی وجہ سے جس کی تفصیل بہت لمبی ہے البتہ بنیادی وجہ یہ ہے کہ تھوڑی روایات کو محفوظ کرنا اور پختہ کرنا آسان ہوجاتا ہے بہت ساری روایات کی پیچھے پڑنے کے مقابلے میں۔

حل لغات

ظنت ــــ (ن) جاننا، یقین کرنا۔ اسی سے ہے وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ انہوں نے یقین کیا۔ (اَظَنَّ)۔ وہم میں ڈالنا۔ الظنه والظنانه، تہمت الظنّان والظنون، بدگمان۔ الظنین. مُتّهم، بے برکت۔

تجشم ــــ (س)۔ مشقت سے کام کرنا۔ جَشَّمَ کسی کام کرنے کی تکلیف دینا۔

الجَشْم والجُشم ــــ بوجھ، الجشیم والجیشیم موٹا۔

عزم ــــ (ض) کوشش کرنا۔ اعتزم۔ عزم ارادہ کرنا۔

العزم ــــ پختہ ارادہ۔ العُزمه۔ خاندان، قبیلہ۔ جمع، عُزم، العَزمه۔ حق، واجب۔ العَزمی وفادار، عہد پورا کرنے والا۔

قضٰی ــــ (ض) فیصلہ کرنا الشیئی۔ مضبوطی سے بنانا۔

قَضّٰی ــــ تَقْضِيَةً وقِضَّاءً. وطره حاجت پوری کرنا۔ مراد برلانا۔

قَاضَامقاضَاةً ــــ فلانًا اِلی الحَاكِم فیصلہ کے لئے لے جانا۔

تَقَضّٰی ــــ البازی. باز کا ٹوٹ پڑنا۔ اِقْتَضٰی، اِقْتِضَاءً الحال كذا۔

چاہنا، لازم کرنا۔ اِسْتِقْضٰی. اسْتِقْضَاءً. فلانًا الدَّیْنَ قرض ادا کرنے کا مطالبہ کرنا۔

تَمَّ —— (ض) پورا ہونا۔ تَتَامّ. القومُ سب کا آنا۔

اِسْتَتَمَّ —— الشیئی پورا کرنا۔ التَمّ بط کی ایک قسم جس کی گردن لمبی ہوتی ہے۔ التَّمِ کلہاڑا۔ البدر التمر ماہ کامل التُمَامَۃ بقیہ۔ اَلتِمَّۃ جس سے کسی چیز کو پورا کیا جائے۔ التَمِیْمِ مضبوط۔ پورے قد وقامت والا۔

اَلتَمِیْمَۃ —— تعویذ (ج) تمائم وتمیمات. تَمْتَمَ. تَمْتَمَۃً، فی الکلام: جلدی جلدی بولنا اور واضح نہ کرنا۔

اصب —— از باب افعال، پہنچانا۔ صَابَ یَصُوْبُ، صَوْبًا ومَصَابًا الْمَطَرُ بارش ہونا۔ صَابَ یَصِیْبُ صَیْبًا. السھم القرطاس تیر کا نشانہ پر لگنا۔ تَصَوَّبَ نیچے اترنا اِنْصَابَ، اِنْصِیَابًا. اَلماء پانی کا بہنا۔ اِسْتَصَابَ اِسْتِصَابَۃً واِسْتَصْوَبَ، اسِتِصْوَابًا. الرأی اوالفِعل: صواب سمجھنا۔

الصابۃ —— مصیبت، عقل کی کمزوری الصُوْبَۃ غلہ کا ڈھیر۔

الصواب —— ٹھیک لائق، حق۔ اَلاَصْوَبَ، سخت مصیبت والا المُصَاب: جس میں کچھ جنون ہو۔ المِصْوَب، چمچہ، ڈوئی۔

نَفَعَ —— (ف) نَفْعًا. بکذا نفع دینا۔ اَنْفَعَ الرجل لاٹھیوں کی تجارت کرنا۔ اِنْتَفَعَ بِہ ومنہ فائدہ اٹھانا، اسْتَنْفَعَہٗ فائدہ طلب کرنا۔ اَلنَّفْعُ، فائدہ۔ خیر جو مطلوب تک پہنچنے کا ذریعہ ہو۔

اُلنفَاعَۃ —— ہر وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے۔ النافع اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔ اَلنَّفَّاع: بہت فائدہ پہچانے والا۔

اَلجُمْلَۃ —— مجموعہ، جو مسند اور مسند الیہ سے مرکب ہو۔ (ج) جُمَل الجُمُل، لوگوں کی جماعت۔ الْجَمِیْل: احسان، نیکی۔ الْجَمْلاءُ، خوبصورت عورت۔

الجُمَیْل بلبل (ج) جِمْلان اَلْجَمَّال: خوبصورت۔ یا زیادہ خوبصورت۔
الجَامِلُ، اونٹوں کا ریوڑ مع چرواہوں کے۔
جَمَلَ ـــــ (ن) جَمْلاً الشیئی جمع کرنا۔ جَمُل (ك)خوبصورت ہونا۔
جَمَّلَهٗ ـــــ خوبصورت بنانا۔ جَامَلَه، اچھا معاملہ کرنا۔ اَجْمَلَ: الشیئی جمع کرنا یا مجملاً ذکر کرنا۔ تَجَمَّلَ. آراستہ ہونا، خوبصورت ہونا، اِسْتَجْمَلَ. البعیر: اونٹ کا جوان ہونا۔
ضَبَط ـــــ (ن، ض) ضَبْطًا وضَبَاطَةً. لازم ہونا، غالب ہونا، قوی ہونا، ضَبِطَ (س) ضَبَطاً. دونوں ہاتھوں سے کام کرنا۔ تَضَبَّط. زبردستی گرفتار کرنا۔
اِنْضَبَطَ ـــــ قابو میں آنا، مضبوط ہونا۔
الضَبْط ـــــ مصدر روک، گرفتاری۔ الضَابِطُ: قوی۔ ہوشیار۔
الضَابط والْاَضْبَط ـــــ شیر۔
اتْقَانُه ـــــ اَتْقَنَ. الامر. مضبوطی سے کرنا۔ تَقَّنَ. الارضَ. پیداوار زیادہ ہونے کے لئے سینچنا۔ التِقْنَ. طبیعت۔ التِقْنه. حوض کا بقیہ گدلا پانی۔
مُعَالَجة ـــــ بیمار کا علاج کرنا۔ عَلَجَهٗ (ن) عَلْجاً۔ معالجہ میں غالب آنا عَلِجَ (س) عَلَجاً. مضبوط ہونا۔ تَعَلَّجَ. الرَمَلُ. ریت کا اکٹھا ہونا۔ تَعَالَجَ. علاج کرنا۔ اِعْتَلَجَ. القَومُ. لڑائی کرنا، کشتی کرنا۔ اسْتَعْلَجَ. جلدهٗ، کھال کا موٹا ہونا۔
العِلَاجُ ـــــ دواء، مشق۔ الْعَلَج، چھوٹے چھوٹے کھجور کے درخت۔ الْعَلُوج۔ پیغام، پیغامبر۔ اَلْعُلْجَانْ. کانٹے دار درخت۔

وضاحت

کان اوّل من یصیبهٗ نفع ذالك:
میں پہلا شخص ہوں گا جسے اس کام کا فائدہ ہوگا۔ کیا فائدہ ہوگا اس کی وضاحت

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے نہیں کی۔

شراح فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ان تمام فضائل اور منفعت کے مستحق بن جائیں گے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے پھیلانے کے بارے میں فرمائی ہیں۔

مثلاً:

نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها واداها الی من لم یسمعها[1]

ترجمہ

اللہ تعالیٰ سرسبز وشاداب رکھے ایسے شخص کو جس نے میری بات سنی پھر اس کی حفاظت کی اور اسے ایسے شخص تک پہنچا دیا جس نے اسے نہیں سنا تھا۔

اور بار بار احادیث کے ضمن میں درود شریف پڑھنے کا موقع ملے گا اور درود شریف کے پڑھنے کے بارے میں جتنے فضائل وارد ہوئے ہیں وہ سب کا مستحق بن جائے گا۔

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن علماء سے بھی تبلیغ کے بارے میں سوال ہوگا جیسے کہ انبیاء سے ہوگا۔[2]

تھوڑی احادیث صحیحہ یاد کرنا زیادہ احادیث ضعیفہ کے یاد کرنے سے بہتر ہے۔

ان ضبط القلیل من هذا الشان:

سؤال: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کو تین لاکھ احادیث یاد تھیں تو پھر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم میں تھوڑی سی احادیث کیوں جمع کی؟

جواب: اس کا جواب امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ یہ دے رہے ہیں کہ تھوڑی سی احادیث کو یاد کرنا آسان ہے بنسبت بہت زیادہ احادیث کے یاد کرنے سے اور پھر اس میں صحیح و

---

[1] طبرانی [2] فتح الملهم ۱/۱۱۴

سقیم کی بحث کا یاد رکھنا خاص کر کے عوام کے لئے یہ معاملہ بہت مشکل ہو جاتا ہے، یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضبط القلیل کیا ہے جو محدثین کے نزدیک یہ ہے۔

ضبط: ضبط کے لغوی معنی یاد کرنا۔

اصطلاح محدثین میں ضبط کہتے ہیں روایت بیان کرنے میں راوی غلطیاں کم کرے۔

وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَا تَمْيِيْزَ عِنْدَهٗ مِنَ الْعَوَامِ اِلَّا بِاَنْ يُّوَقِّفَهٗ عَلَى التَّمْيِيْزِ غَيْرُهٗ فَاِذَا كَانَ الْاَمْرُ فِيْ هٰذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ مِنه اِلَى الصَّحِيْحِ الْقَلِيْلِ اَوْلٰى بِهِمْ مِنْ اِزْدِيَادِ السَّقِيْمِ.

ترجمہ

خاص کر کے ان عوام کو جن کو خود روایات میں تمیز نہیں ہے الا یہ کہ کوئی دوسرا جاننے والا ان کو بتائے، پس جب یہ صورت حال ہے جو ہم نے بیان کی تو ان عوام کے لئے تھوڑی صحیح روایات کا ارادہ کرنا بہت زیادہ سقیم وضعیف روایات کے طلب کرنے سے بہتر ہے۔

حل لغات

سیما ـــــ بمعنی سئی برابر یہ جملہ سئی اور مَا سے ملا کر بنایا گیا ہے **الشیئی.** درست کرنا، سیدھا کرنا۔ **اَسْوَی، اِسْوَاءً۔** رسوا ہونا، ذلیل ہونا **تَسَوِّی۔** ہموار ہونا۔ **اِسْتَوَی. الشیئی.** معتدل و برابر ہونا، **السَوِی. ارادہ السُّوَاءَ۔** برابر، درمیان، بیچ۔

یُوَقِفُهٗ ـــــ **وَقَفَ يَقِفُ (ض) وَقْفاً ووُقُوْفاً.** ٹھہرنا، چپ چاپ کھڑا ہونا۔ **وَقَّفَهٗ.** کھڑا کرنا۔ **وَاقَفَهٗ، مُوَافَقَةً ووِقَافًا. فی الحرب اوالخُصُومَة:** ایک دوسرے کے مقابل کھڑا ہونا **اَوْقَفَهٗ،** کھڑا کرنا۔ **تَوَقَّفَ. فی لمَكَان** ٹھہرنا۔ **تَوَاقَفَ. القومُ فی الحَرْب** ایک دوسرے کے مقابل کھڑا ہونا۔ **اسْتَوْقَفَهٗ** کھڑا

ہونے کو کہنا۔ اَلوَقفُ: مصدر کلمہ کو مابعد سے قطع کرنا، تمییز: مَازَیَمِیزُ (ض) مَیْزاً. علیحدہ کرنا، جدا کرنا، اِسْتَمَازَ. اِسْتِمَازَۃً. جدا ہونا۔ المَیْزوالمَیِّزمضبوط پٹھوں والا۔

وَصَفَ —— وصف (ض) وَصْفًاوصِفَۃً. الشیئی. بیان کرنا،تعریف کرنا وَاصَفَہٗ: حالت بیان کر کے بیع کرنا۔ اِتَّصَفَ. الشیئی قابل بیان ہونا۔ تَوَصَّفَ: خادم بنانا۔ اسْتَوْصَفَ: بیان کرنے کو کہنا الصِفَۃ: مصدر،نعت،خوبی۔ اَلْوَصْفِیَّۃُ. صفت کی حالت اَلْقَصْدُ:

قَصَدَ —— (ض) قَصداً میانہ روی کرنا، قصُدَ (ك) قَصَادَۃً. البعیرُ. اونٹ کا مالک ہونا اَقْصَدَہٗ. ٹھیک نشانہ پر نیزہ مارنا۔ تَقَصَّدَا لکلب: ارادہ کرنا۔ اَلْقَصْدُ مصدر، راستہ کی استقامت۔میانہ روی۔ القصود. موٹا گودا۔

ازدیاد —— باب افتعال. زیادہ کرنا۔ زَاد (ن) زَوْدًا توشہ لینا، اَزَادَہٗ وَزَوَّدَہٗ. توشہ دینا اِزْدَادَ. واِسْتَزادَ. توشہ مانگنا۔ الزاد. توشہ، زادراہ۔

سَقِمَ —— (س) سَقُمَ (ك) سَقْمًا وسُقْمًا وسَقَامًا وسَقَامَۃً. بیمار ہونا۔ یا دیر تک بیمار رہنا۔ اَسْقَمَہٗ. وَسَقَّمَہٗ بیمار کر ڈالنا۔ السقِم، والسَقِیْم بیمار۔ المسقام. بکثرت بیمار رہنے والا۔ السَقْمُوْنِیَا. ایک دوا کا نام۔

وَضَاحَت

بان یوقفہ علی التمییز غیرہ.

اس جملہ کے مطلب سے غیرہ کو جاننا چاہئے کہ اس سے کون لوگ مراد ہیں۔

ائمہ احادیث اور ائمہ اسماء الرجال کا امت پر احسان

اس سلسلے میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ائمہ ناقدین ہیں جو حدیث صحیح اور سقیم میں فرق کر سکتے ہیں نیز روات کے مراتب و

حالات، جرح وتعدیل کے اقوال ومعانی وغیرہ سے واقف کار ہوں۔[1]

پورے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ شروع میں ائمہ حدیث نے جب احادیث کی تدوین کی تو اب موضوع وغیرہ روایات کو انھوں نے اپنی کتابوں میں نہیں لکھا، پھر ان ائمہ اسماء الرجال نے ان احادیث صحیحہ کے رواۃ پر بھی غور وفکر شروع کیا۔

پھر ان کے حالات کو بھی جمع کر کے جو ان کے شرط کو نہ پہنچا اس کی بھی نشان دہی فرمائی۔[2]

الصحیح القلیل اولٰی من از دیاد السقیم.

تھوڑی صحیح احادیث یاد کرنا زیادہ سقیم روایات کے یاد کرنے سے بہتر ہے۔

روایت صحیح:

محدثین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جس میں پانچ شرائط ہوں۔

(۱) مسند ہو۔ (۲) متصل السند ہو۔ (۳) اس کا راوی عادل اور ضابط ہو۔
(۴) حدیث معلل نہ ہو۔ (۵) شاذ نہ ہو۔[3]

السقیم: بمعنی ضعیف۔

محدثین کی اصطلاح میں وہ حدیث جس میں صحیح وحسن کی صفات نہ ہوں۔[4]

وَاِنَّمَا یُرْجٰی بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِی الْاِسْتِکْثَارِ مِن هٰذا الشَّأْنِ وَجَمْعِ الْمُکَرَّرَاتِ مِنْه لِخَاصَّةٍ مِّنَ النَّاسِ مِمَّنْ رُزِقَ فِیْهِ بَعْضَ التَّیَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ بِاَسْبَابِهٖ وَعِلَلِهٖ فَذَالِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰه یَهْجُمُ بِمَا اُوْتِیَ مِنْ ذَالِكَ عَلَی الْفَائِدَةِ فِی الْاِسْتِکْثَارِ مِنْ جَمْعِهٖ فَاَمّا عوامُ النَّاسِ، الَّذِیْنَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِی الْخَاصِ مِنْ اَهْلِ التَّیَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا

---

[1] فتح الملہم ۱/۱۱۵ [2] فتح الملہم ۱/۱۱۵
[3] خیر الاصول ص۵، مقدمہ ابن صلاح ۳۶ وغیرہ
[4] تدریب الراوی ۵۹، مقدمہ ابن صلاح ۲۰

مَعْنٰی لَھُمْ فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْثِ الْکَثِیْرِ وَقَدْ عَجَزُوا عَنْ مَعْرِفَۃِ الْقَلِیْلِ.

ترجمہ

اور احادیث کے بہتات اور مکررات کو جمع کرنے سے خاص خاص ہی لوگوں کو فائدہ ہوسکتا ہے جن کو احادیث کے اسباب وعلل کی معرفت وتیقظ سے کچھ ملکہ حاصل ہو پھر وہ اپنے علم اور مہارت کی وجہ سے زیادہ احادیث کو جمع کرنے کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں اگر اللہ نے چاہا۔ لیکن عوام الناس جن کی صورت حال بیدار مغز اور علم ومعرفت رکھنے والے خواص سے بالکل مختلف ہے تو ان کے لئے بہت زیادہ حدیثیں طلب کرنے اور اکٹھے کرنے سے کوئی معنی نہیں جب کہ وہ قلیل مقدار میں خوب واقفیت سے بھی عاجز ہوتے ہیں۔

حل لغات

یُرْجیٰ —— رجیٰ (ن) رَجَاءً ورَجْوًا. پرامید ہونا، امید کرنا رَجِیَ (س) رَجًا. کلام سے رک جانا۔ رُجِیَ عَلَیْہِ. کلام منقطع ہونا رَجّی، وتَرَجّی، اِرْتجی. الشیئی امید کرنا ارجی. الامْرَ مؤخر کرنا۔ الرَّجا والرَّجَاء. کنارہ۔ الرَّجِیَّۃُ. امید کی چیز، الْاُرجیَّۃ. جو چیز مؤخر وملتوی کی جائے۔

الْمَنْفَعَۃُ —— اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

اَلاِسْتِکْثَار —— کَثُرَ (ك) کَثْرَۃً. وکَثَارَۃً. بہت ہونا۔ تَکَثَّرَ بِمَال غیرہٖ. دوسرے کے مال سے غنی ہونا۔ تَکَاثَرَالقَوْمُ. کثیر ہونا۔ کثرت میں ایک دوسرے پرغلبہ کرنا۔ اِسْتَکْثَرَ. الشیئی بہت سمجھنا یا بہت شمار کرنا۔ الکثرۃ. بہتات، زیادتی۔ اَلْکَیْثَرُ: بہت فیاض مرد۔ الْمُکْثِر. مال دار۔ تَیَقَّظَ: تَیَقُّظًا. اسْتَیْقَظَ. اِسْتِیْقَاظًا. بیدار ہونا۔

اَیْقظَ اِیْقَاظًا —— وَیَقَّظَ تَیْقِیْظًا. الغبار. غبار اڑانا۔ الْیَقْظَۃُ. بیداری۔

عِلَلِہٖ —— بیماری۔ عُلَّ عِلَّۃً. مریض ہونا۔ عَلَّلَہٗ. بار بار پلانا۔

اَعَلَّ ــــ گھونٹ گھونٹ پلانا۔ تَعَلَّلَ. حجت ظاہر کرنا۔
تَعَلَّلَتْ وتَعَالَّتْ ــــ نفاس سے پاک ہوجانا۔ اِعْتَلَّ. مریض ہونا۔
اَلْعَلُّ ــــ موٹا بڑا بکرا۔ الْيَعْلُولُ. سفیر، حوض، پانی کا بلبلا۔
جمعه ــــ (ف) جَمْعًا. اکٹھا کرنا۔ جَمَّعَ. جمع کرنا۔ جَامَعَةً مُجَامَعَةً. اتفاق کرنا۔ موافقت کرنا۔ اجمع القوم علیٰ کذا. اتفاق کرنا۔ الجَمْعُ مصدر. لوگوں کی جماعت۔ جُمْعُ الکفِّ. مٹھی۔
الجامع ــــ جامع مسجد (ج) جوامع. الْجُمِيْعَةَ. اجتماع عَجَزُوْا: عَجَزَ (ض) عَجِز (س) عَجْزًا وعُجُوْزًا. قادر نہ ہونا، طاقت نہ رکھنا۔
عَجَّزَهٗ ــــ عاجز کرنا۔ اَعْجَزَهٗ. عاجز کردینا۔ اسْتَعْجَزَهٗ. عاجز پانا۔ العَجَز. تلوار۔ العَجُوز. بڑھیا، العَجُوز. شراب، مصیبت، کشتی، راستہ۔
اَلْاَعْجَزُ ــــ بڑے سرین والا۔ المعْجَز. بڑا پیالا۔
الْقليل ــــ (ض) کم ہونا۔ قلَّلَ. الشيئی. کم کرنا۔ تَقَلَّلَ الشيئی. کم سمجھنا۔ اِسْتَقَلَّ. الشيئی. اٹھانا، اور بلند کرنا، الْقِلُّ. چھوٹی دیوار، اَلْقَلَّۃَ: مرض سے صحت یا حصول دولت۔ الْقِلِيَّةُ. عمارت۔ الْقَلّي. پستہ قد لڑکی۔ الاقَلّ. کمتر۔ القُلُل. منَ النَّاس. متفرق لوگ۔

وضاحت

من الناس ممن رزق فيه الخ.

کہ جن لوگوں کو تیقظ اور علل حدیث کی معرفت ہو تو ان کے لئے کثرت احادیث کو جاننا چاہئے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ اس کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں کہ جس شخص کو حدیث کے متون کے معانی کی تحقیق، اور اسناد کی تحقیق اور علل حدیث سے واقفیت حاصل ہو اس کے لئے حدیث کے معانی میں غور وفکر کرنا نیز اہل معرفت سے بار بار

تحقیق ومراجعت کرنا اور اہل تحقیق کی کتب کا مطالعہ وغیرہ اس کے لئے مفید ہوتا ہے۔[۱]

باسبابه و علله فذالك ان شاء الله.

علت: محدثین کے نزدیک اس معنی خفی کو کہتے ہیں جس کی موجودگی حدیث کے ضعف کا تقاضا کرتی ہے۔ بظاہر حدیث صحیح وسالم نظر آتی ہے مگر حقیقتاً وہ ضعیف ہوتی ہے اور یہ علم محدثین کے نزدیک بہت مشکل ہے۔[۲]

بسا اوقات محدث کسی حدیث کو معلول کہتا ہے مگر اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی۔[۳]

اسی وجہ سے عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے پوچھا کہ تم کیسے حدیث کو ضعیف کہتے ہو؟ تو فرمایا کہ جیسے تم صراف دراہم کو دیکھ کر کھرے کھوٹے بتادیتے ہو اسی طرح ایک ماہر محدث کو اندازہ ہوجاتا ہے۔[۴]

علت یہ کبھی سند میں، کبھی متن میں اور کبھی دونوں میں ہوتی ہے۔

فاما عوام الناس الذين هم.

مطلب یہ ہے کہ جو اونچے درجے کا محدث نہ ہو تو اس کے لئے تھوڑی ہی احادیث کو یاد کرلینا کافی ہوگا کہ وہ زیادہ کی حرص میں تھوڑی کو بھی ضبط نہ کرسکے گا۔

علامہ سنوسی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہوئے جو احادیث کی مقدار کے بڑھانے میں مصروف رہے جس سے وہ کچھ بھی یاد نہ کرسکے اور جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے پاس علم حدیث کچھ بھی نہ تھا وہ اس فن سے جاہل رہے۔[۵]

---

۱ شرح مسلم للنوی ۳، فتح الملهم ۱/۱۱۵

۲ شرح مسلم للنوی ۱/۳، علوم الحديث ۲/۲۳۲

۳ فتح الملهم ۱/۱۱۵

۴ معرفة علوم الحديث للحاكم ۱۳

۵ مكمل اكمال الاكمال ۱/۸

ثُمَّ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مُبْتَدِؤُنَ فِیْ تخریجِ مَاسألتَ و تالیفِہٖ عَلٰی شریطَۃ سَوْفَ اَذْکُرُھا لك و ھُوَ اَنَّا نَعْمِدُ اِلٰی جملۃٍ مَا اُسْنِدَ مِنَ الْاَخْبَارِ عَنْ رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَنَقْسِمُھَا عَلٰی ثَلَاثَۃِ اَقْسَامٍ وَ ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِنَ الناس، عَلٰی غیر تکرار اِلَّا اَنْ یَّاتِیَ مَوضعٌ لَا یُسْتَغْنٰی فِیْہِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِیْثٍ فیہِ زیادۃُ مَعْنًی اَوْ اِسْنَادٌ یَقَعُ اِلٰی جَنْبِ اَسْنَادٍ لِعِلَّۃٍ تکونُ ھُنالكَ. لَاَنَّ الْمَعْنٰی الزَّائِدَ فِی الحَدِیْثِ المحتاجَ اِلَیْہ یَقُوْمُ مَقَامَ حَدِیْثٍ تامٍ فَلا بُدَّ مِنْ اِعَادَۃِ الحدیث الَّذی فِیْہ مَا وَصَفْنا مِنَ الزِّیَادَۃِ اَوْ اَنْ تُفَصِّلَ ذالكَ المعنٰی من جملۃِ الحدیثِ علٰی اختصارِہ اذا اَمکنَ ولکنْ تفصیلُہ ربما عَسَر مِنْ جملتہٖ فَاعادَتُہٗ بِھَیْئَتِہٖ اذا ضَاقَ ذالكَ اسلَمُ فامَّا ماوجدنا بدًّا مِنْ اِعَادَتِہٖ و بجملتِہٖ عن غیرِ حَاجَۃٍ مِنَّا اِلَیْہِ فَلَا نتولّٰی فِعْلُہ ان شاء اللّٰہ۔[1]

ترجمہ

اس کے بعد اب ان شاء اللہ ہم تمہارے مطالبہ کے مطابق احادیث کی تخریج و تالیف شرائط کی رعایت رکھتے ہوئے شروع کر رہے ہیں جن کا تذکرہ آگے کروں گا، اور وہ شرائط یہ ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کے معتد بہ حصہ کا جائزہ لیں گے اور ان کو تین قسموں میں اور ان کے راویوں کو بھی تین طبقوں میں تقسیم کریں گے، بغیر تکرار کے۔

اِلَّا یہ کہ کوئی ایسی جگہ آجائے جہاں کسی ایسی حدیث کا تکرار ناگزیر ہو جائے جس میں کوئی زائد مضمون ہے یا کوئی ایسی سند ہو جو دوسری سند کے برابر واقع ہو، کسی خاص وجہ سے جو وہاں پائی جاتی ہو۔ (تو تکرار ہو جائے) کیونکہ حدیث میں جو زائد مضمون

[1] مسلم شریف

ہے جس کی ضرورت ہے وہ مستقل حدیث کا حکم رکھتا ہے۔ اس لئے اس حدیث کو دوبارہ لانا ضروری ہوتا ہے جس میں وہ زائد مضمون ہوتا ہے۔ جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے یا یہ ضروری ہوتا ہے کہ اختصار کے لئے ہم اس زائد مضمون کو لمبی حدیث سے الگ کر دیں اگر ممکن ہو لیکن کبھی اس مضمون کا الگ کرنا دشوار ہوتا ہے تو ایسی صورت میں پوری حدیث بعینہ مکرر لانا ہی زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

رہی وہ جگہ جہاں ساری حدیث مکرر لائے بغیر کام چل سکتا ہے، بایں وجہ کہ ہم کو ساری حدیث مکرر لانے کی ضرورت نہیں ہے تو وہاں ہم ان شاء اللہ تکرار کی ذمہ داری قبول نہیں کریں گے۔

حل لغات

تخریج ـــــ خَرَجَ (ن) خَرجًا. نکلنا۔ خَرَّجَهُ من المكان. نکالنا۔ خَارَجَ. ہر مہینہ رقم معین کی ادائیگی کا معاملہ کرنا۔ تخارج. الشُرکَاءُ: آپس میں تقسیم کرنا۔ استخرَجَ. الشيئ. استنباط کرنا الْخُرَاج. پھوڑا پھنسی۔ الخارج۔ ہر چیز کا ظاہر۔ الخارجی۔ بیرونی الخروج. مصدر.

یوم الخُروج ـــــ عید کا دن۔ المُخْرَج. نکلنے کی جگہ۔

تَالِيُفة ـــــ (ن، ض) اَلْفاً. ایک ہزار دینار دینا۔ اَلِفَهُ (س) مانوس ہونا، محبت کرنا۔

الْمؤلِفُ ـــــ مصنف۔ التَالِيف. مصدر. کتاب۔

تَاَلَّفَ ـــــ اکٹھا ہونا۔ استَاْلَفَ. دوست و ساتھی ڈھونڈھنا۔

نَعْمَد ـــــ اَعْمَدَ. الَشيئ. ستون لگانا۔ تَعَمَّدَ. الْاَمْرَ. قصد کرنا۔

العُمُودُ ـــــ ستون، سہارا۔ العماد جس کا سہارا لیا جائے۔

الْاَخْبَار ـــــ خَبُرَ (ك) وخَبَرَ (ف) حقیقت حال سے واقف ہونا۔

خَبَّرَهُ وَاَخْبَرَهُ ـــــ آگاہ کرنا۔

تَخبَّرَہٗ ـــــ خبر دریافت کرنا۔ الخبرْ. بڑا توشہ دان۔

الخُبرْ ـــــ مصدر علم۔ تجربہ۔

طَبْقَات ـــــ طبقت (س) بند ہونا۔

طَابَقَہٗ ـــــ مُطَابَقَۃً. موافقت کرنا۔

اَطْبَقَ ـــــ الشَیئی ڈھانپنا۔

مستغنی ـــــ غَنِیَ (س) غِنیً. الرَّجُلُ. نکاح کرنا۔

غَنّٰی تَغْنِیَۃً ـــــ آواز کرنا۔

اَغْنیٰ ـــــ مال دار کر دینا۔

اِسْتَغْنٰی ـــــ بے نیاز ہونا۔

الزَّائد ـــــ اِزْدَادَ. زیادہ ہونا، زیادہ کرنا۔

اِسْتَزَادَہٗ ـــــ زیادہ طلب کرنا۔

الزِّیَادَۃ ـــــ مصدر. جو چیز بڑھائی جائے۔

اَلزَّیدُ والزِّیدُ ـــــ زیادتی، بڑھاؤ۔

اِعَادَۃ ـــــ عَادَ (ن) عَوْدًا. دوبارہ کرنا۔

عَوَّدَ ـــــ عادی بنا دینا۔ الْعَادِیْ. وہ امر جس کی عادت جاری ہو۔

اِخْتِصَارُہٗ ـــــ خَصِرَ (س) خَصَرًا. ٹھنڈا ہونا۔ الْخَصْر. کمر۔ الْخَصَر. سردی۔

تَخَاصَرَ ـــــ اپنی کمر پر ہاتھ رکھنا۔

اَلْخِصَارُ ـــــ ازار۔

بِھَیْئَتِہٖ ـــــ الْاُھْوِیَّۃ. فضاء آسمانی۔

الْھَیِّئی ـــــ والْھَیِیْئی. خوش شکل۔ تَھَیَّأَ. تیار ہونا۔

ضاق ـــــ ضَیَّقَہٗ. تَضْیِیْقًا. تنگ کرنا۔

اَضَاقَ اِضَاقَۃً ـــــ محتاج ہونا۔

تَضَیَّقَ وتَضَایَقَ ـــــ تنگ ہونا۔

نَتَوَلّٰی ـــــ وَلِیَ (ض) وِلَایَۃً. والی ہونا۔

وَلّٰی تَوْلِیَۃً ـــــ والی مقرر ہونا۔

تَوَلّٰی ـــــ تَوَلِّیًا. ذمہ داری لینا۔

وضاحت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ رواۃ کو طبقات کے اعتبار سے تین طبقوں میں تقسیم کررہے ہیں پھر ان طبقات کی صفات کے اعتبار سے احادیث کو بھی تین قسموں میں تقسیم فرمائیں گے۔

رواۃ کے تین طبقات

طبقۂ اول:

جو حفظ و اتقان والے اور اہل استقامت ہوں نیز ان کی روایات میں زیادہ اختلاف بھی نہ ہو اور نہ تخلیط فاحش ہو، اس قسم کی روایات امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قسم اول کی احادیث ہیں۔[1]

مثلاً منصور بن معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ، سلیمان اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ، اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ۔

طبقۂ دوم:

جن کے حفظ، اتقان میں کمی ہو، لیکن منافی عدالت و مروۃ صفات کے اعتبار سے مستور ہوں، مثلاً عطاء بن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ، لیث بن ابی سُلیم رحمہ اللہ تعالیٰ۔

[1] فتح الملہم ۱/۱۱۵، مکمل اکمال الا کمال، ۱۰/۹

طبقہ سوم:

جو ضعفاء و متروکین کا ہے جو اکثر یا سب کے نزدیک ضعفاء یا متروکین نہ ہوں[1] مثلاً سفیان بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ، جعفر بن برقانی رحمہ اللہ تعالیٰ، زمعہ بن صالح مکی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ۔

اس تیسری قسم کی روایات کو امام مسلم اپنی کتاب میں نہیں لائیں گے۔[2]

فقسمها على ثلاثة اقسام.

یہاں تین قسم سے کیا مراد ہے۔ شراح کا اختلاف ہے۔

پہلا قول:

ابو عبداللہ حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے شاگرد خاص امام بیہقی رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ان تینوں طبقات کی احادیث کے لئے تین مستقل الگ الگ کتابیں لکھنا چاہتے تھے۔ جس میں سے طبقہ دوم اور سوم کی کتابیں لکھنے سے پہلے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال ہو گیا۔[3]

دوسرا قول:

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق یہ ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تینوں طبقات کی روایات اسی مسلم شریف میں جمع کر دی ہیں۔[4]

اس طرح کہ سب سے پہلے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ طبقہ اول کی احادیث کو لاتے ہیں پھر اس کی تائید میں طبقہ دوم کی روایات کو متابعۃً و استشہاداً لاتے ہیں اور کبھی شاذ

---

[1] شرح مسلم للنووی ۱/۱۰۵

[2] امام مسلم نے آگے ایک چوتھے طبقہ کا بھی ذکر کیا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ روات جو کل یا جمہور محدثین کے نزدیک متہم ہوں یا جن کی روایات میں حدیث منکر غالب ہو، مثلاً عبداللہ بن مسور، عمرو بن خالد، عبدالقدوس شامی، اس چوتھے طبقہ کی روایات مسلم شریف میں نقل نہیں کی گئیں

[3] شرح مسلم للنووی ۱/۱۵ [4] شرح مسلم للنووی ۱/۱۵

طور سے طبقہ سوم کی روایات کو بھی بطور شاہد و تابع کے لاتے ہیں نیز قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنی بات جس بھی محدث کے سامنے پیش کی اس نے اس کی تصدیق کی اور جو بھی مسلم کے ابواب پر تحقیق کرے گا وہ میری اس رائے سے اختلاف نہیں کرے گا۔[1]

امام نووی رحمہ اللہ نے بھی اسی رائے کو پسند کیا ہے۔[2]

علی غیر تکرار الا ان یاتی موضع لا یستغنی فیه.

کہ ان تینوں طبقات کی احادیث کو بغیر تکرار کے نقل کیا جائے گا الا یہ کہ کوئی مجبوری ہو تو پھر تکرار لایا جائے گا۔

شراح فرماتے ہیں تین وجوہات کی بناء پر تکرار ہوگا۔

1. حدیث ثانی میں کوئی زائد معنی ہو، یا سند اول میں کوئی علت ہو تو اب امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ تکرار حدیث فرمائیں گے۔
2. زائد معنی ہو اور اس کو الگ ذکر کرنا صحیح نہ ہو تو اب بھی تکرار آئے گا۔
3. اس معنی زائد کو پوری حدیث سے مختصر کر کے الگ ذکر کرنا بغیر خلل کے ممکن نہ ہو۔

حدیث کو مختصر کرنا جائز ہے یا نہیں

من جملة الحدیث علی اختصاره اذا امکن.

یہاں پر بعض شراح حدیث نے اختصار حدیث کی بحث کی ہے جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے:

1. بعض محدثین کے نزدیک اختصار حدیث بالکل جائز نہیں۔[3]

---

[1] شرح مسلم للنووی ۱۵/۱

[2] شرح مسلم للنووی ۱۶/۱

[3] شرح مسلم للنووی ۳/۱، فتح الملهم ۱۱٦/۱

۲ مطلقاً جائز ہے، یہ قول امام قاضی عیاض[1] مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ اور مجاہد[2] رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

۳ جمہور محققین کے نزدیک اختصار حدیث چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

۱ اختصار کرنے والا عالم ہو۔ یعنی وہ الفاظ اور اس کے معانی اور اوضاع سے واقف ہو۔

۲ اختصار کرنے میں وہ ایسے لفظ کو حذف نہ کردے جس سے معنی میں خلل واقع ہو جائے۔

۳ اختصار کرنے والا راوی اونچے درجے کا ہو کہ کہیں اختصار کی وجہ سے اس پر نسیان یا کذب قلت ضبط، کثرت غلط، غفلت وغیرہ کی تہمت نہ لگ جائے۔[3]

طبقۂ اوّل کے روات کی تفصیل:

فَاَمَّا القسمُ الاولُ فانَّا نَتَوخّٰى اَنْ نُقدِّمَ الْاَخبارَ التى هِیَ اَسلمُ مِنَ العيُوْبِ مِنْ غَيْرِهَا، وَأَنْقٰى مِنْ اَن يَكُوْنَ نَاقِلُوْهَا اَهْلَ اِستِقَامَةٍ فِى الْحَدِيْثِ واتقانٍ لِمَا نَقَلُوا لَمْ يُوْجَدْ فِى رِوَايَتِهِمْ اِختلافٌ شَدِيدٌ وَلَا تخليطٌ فاحشٌ كَما قَدْ عُثِرَ فِيْهِ عَلٰى كَثِيْرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَبَانَ ذَالك فِىْ حَدِيْثِهِمْ.[4]

ترجمہ

رہی پہلی قسم تو ہم نے اس میں ارادہ کیا ہے کہ سب سے پہلے ان حدیثوں کو ذکر کریں جو بنسبت اور روایات کے عیوب سے زیادہ محفوظ اور پاک ہیں۔ اس وجہ سے کہ ان کے راوی حدیثوں کو صحت کے ساتھ بیان کرنے والے ہیں اور جن روایات کو

---

[1] شرح مسلم للنووی ۳/۱ [2] مقدمہ ابن صلاح

[3] شرح مسلم للنووی ۳/۱، فتح الملهم ۱۱۶/۱، مکمل ۹/۱ وغیرہ

[4] مقدمہ مسلم ۳/۱

وہ نقل کرتے ہیں وہ ان کو اچھی طرح یاد رکھنے والے ہیں۔ ان کی روایتوں میں بہت زیادہ مخالفت اور حد درجہ خلط ملط نہیں پایا جاتا جیسا کہ بہت سے حدیث بیان کرنے والوں میں یہ بات پائی جاتی ہے اور ان کی مرویات میں بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔

حلِّ لغات

نَتَوَخی —— وَخِيَ (ض) وَخْيًا. قصد کرنا۔

اِسْتَوْخیٰ —— الْقَوْمُ. خیر طلب کرنا۔

اَلْوَخْي —— مصدر. ارادہ، قابل اعتماد راستہ۔

اَسْلَمَ —— سَالَمَةً. مصالحت کرنا۔

تَسَلَّمَ —— مسلمان بننا۔ اِسْتَلَمَ —— الحَجَرَ. چھونا۔

السَلْم —— مصدر ایک گوشہ والا ڈول۔

عیوب —— العَیْب. مصدر. برائی۔

(عاب (ض) عَیْبًا) —— عیب دار بنانا۔

(المُعَیّبُ) زنبیل بنانے والا۔

اَنْقیٰ —— نَقیٰ (ض). نَقْيًا. ہڈی سے گودا نکالنا۔

النقْوَة —— چیز کا عمدہ حصہ۔

تَنَقَّاهُ تَنَقِّيًا —— چننا۔

المُنَقِّيْ و المُنَقّٰي —— راستہ۔

نَاقِلُوْهَا —— نَقَّلَ. زیادہ منتقل کرنا۔

النَّقْل —— پرانا جوتا یا موزہ۔

النَّقِيْلَة —— مسافر عورت۔ الْمَنْقَلُ. پہاڑی راستہ۔ تَنَقَّلَ. منتقل ہونا۔

اتقان —— اَتْقَنَ. الاَمْرَ. مضبوطی سے کرنا۔

التِقْنُ —— طبیعت۔ التِقْنَة. حوض کا بقیہ گدلا پانی۔

نَقَلوا ــــ اس کی تفصیل قریب میں گزرچکی ہے۔

تَخْلیطٌ ــــ الْخَلْط: مصدر لوگوں سے ملنے والا۔

الخِلْط ــــ ٹیڑھا تیر۔ الْخَلط. بیوقوف۔

اَلْخُلْطة ــــ شرکت۔ الْخَلاَطَة. عقل کی خرابی۔

فاحش ــــ فَحَّشَ بِهٖ. طعن تشنیع کرنا۔

اَفْحَشَ و تَفَاحَشَ ــــ بری بات کہنا۔

اَلْفُحشُ ــــ مصدر. قبیح قول یا فعل۔

عَثَرَ ــــ عَثَر (ن، ض) وعَثِرَ (س) وعَثُرَ (ك) گرنا۔

الْعُثرُ ــــ عقاب العَثَر. جھوٹ۔

الْعَاثُورُ ــــ شیر کے شکار کے لئے گڑھا۔

العثیر ــــ مٹی، غبار۔

المحدثین ــــ محدث کی جمع ہے، اس کی تعریف شروع میں گذری ہے۔

بان ــــ بان (ض) بیاناً بمعنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

وضاحت

اس عبارت میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ احادیث اور ان کے رواۃ کے طبقہ اول کی تفصیل بیان کررہے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ طبقہ اول کے روات کے لئے اتقان اور اہل استقامت ہونا شرط ہے، اس کی علامت یہ ہوگی کہ ان کی روایات میں بہت زیادہ اختلاف اور خلط فاحش نہ ہو۔

یہاں پر اتقان اور استقامت یہ ضبط کے معنی میں ہیں۔[۱]

ضبط محدثین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ "راوی روایت کے سماع کے وقت سے ادا کرنے تک اچھی طرح یاد رکھے اور اس کو صحیح بیان کرے" اس سے معلوم

[۱] مقدمہ مسلم / ۱۰۳

ہوا کہ اگر راوی کی روایت میں معمولی اختلاف یا معمولی خلط ہو تو اس کی وجہ سے اس راوی کی روایت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔[1]

طبقۂ اول کے راویوں کے نام وسن وفات

طبقۂ اول کی مثال میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تین راویوں کو یہاں پر اور آگے دو کو ذکر کیا ہے اس طرح یہ پانچ ہوگئے۔

(۱) منصور بن المعتمر رحمہ اللہ تعالیٰ (۲) سلیمان الاعمش رحمہ اللہ تعالیٰ (۳) اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سؤال: مصنف نے منصور بن المعتمر رحمہ اللہ تعالیٰ کو سلیمان الاعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ پر مقدم کیا حالانکہ منصور تبع تابعین میں سے ہیں اور یہ دونوں تابعین ہیں اس لئے ان کے اسماء کو مقدم کرنا چاہئے تھا۔

جواب: (۱): یہاں پر بحث حفظ اور اتقان کی ہے اس میں منصور رحمہ اللہ تعالیٰ کو ان دونوں پر فوقیت حاصل ہے۔

جواب: (۲): یہاں پر رُوات کے طبقات کا بیان ہے نہ کہ مراتبِ رواۃ کا۔

ان پانچ راویوں کے مختصر حالات

حضرت منصور بن المعتمر رحمہ اللہ کے مختصر حالات:

یہ کوفی ہیں اور تبع تابعین میں سے ہیں۔

ان کے بارے میں عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ اہل کوفہ میں سب سے زیادہ اثبت ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ منصور رحمہ اللہ تعالیٰ، اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ

---

[1] شرح مسلم للنووی ۳/۱ و مکمل ۱۰/۱

سے زیادہ اثبت ہیں۔

ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ منصور رحمہ اللہ تعالیٰ، اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ اثبت ہیں۔

علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ (استاذ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ جب منصور بن المعتمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے کوئی ثقہ آدمی حدیث نقل کر کے سنائے تو پھر اس کے علاوہ کسی اور کی حدیث کو تلاش مت کرو۔[1]

وفات: ان کا انتقال ۱۳۲ھ میں ہوا۔

حضرت سلیمان الاعمش رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ان کا نام سلیمان بن مہران الاسدی ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے، اصلاً طبرستانی تھے، ولادت کوفہ میں ۶۱ھ میں ہوئی۔ عموماً حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی باتوں کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ہم عصروں پر چار وجوہات کی بناء پر فضیلت حاصل ہے۔

1. قرآن کے سب سے بڑے قاری تھے۔
2. حدیث کے سب سے بڑے حافظ تھے۔
3. علم فرائض کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ چوتھی فضیلت میں بھول گیا۔[2]

اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

تابعی ہیں تقریباً دس صحابہ کی زیارت کی ہے، سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

---

[1] فتح الملہم ۱۱۸/۱، شرح مسلم للنووی ۴/۱ [2] تاریخ بغداد ۹/۹

اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ دنیا کے تین بڑے حفاظ حدیث میں سے ہیں وہ تین یہ ہیں:

❶ عبدالملک بن ابی سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ۔

❷ یحییٰ بن سعید الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

❸ اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ۔

یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ان کی توثیق کی ہے۔[1]

وفات: ۱۴۶ھ میں ہوئی۔

ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

پورا نام عبداللہ بن عون بن اوطبان بصری ہے، تابعی ہیں، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔[2]

یہ ثقہ اثبت اور بڑے فاضل اور صاحب کمال ہیں۔

وفات: ۱۵۰ھ میں ہوئی۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

سختیانی یہ سین کے زبر کے ساتھ ہے، چمڑے کے کاروبار کی وجہ سے یہ سختیانی مشہور ہوئے، سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک ہی شہر میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ، یونس رحمہ اللہ تعالیٰ، التیمی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے چار صاحب کمال کو نہیں دیکھا۔ علامہ شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسا عالم میں نے نہیں دیکھا ثقہ شمار ہوتے ہیں ان کو محدثین ثقہ، ثبت اور حجت فرماتے ہیں۔

وفات: ۱۳۱ھ میں انتقال ہوا۔[3]

---

[1] تاریخ بغداد ۸/۹ [2] فتح الملہم ۱۱۸/۱ [3] فتح الملہم ۱۱۸/۱

طبقہ دوم کے رواۃ کی تفصیل

فَاِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا اَخْبارَ هٰذا الصِنْفِ مِن الناسِ اَتْبَعْنَاهَا اَخْبارًا يَقَعُ فِى اسانيدِها بعضُ مَنْ لَيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بالحِفْظِ والاتقانِ كَالصِّنفِ المقدَّمِ قَبلَهُم عَلٰى اَنَّهُمْ وَاِنْ كَانوا فِيما وَصَفْنا دُونَهم فَاِنَّ اِسمَ السَّتْرِ والصدقِ وتعاطِى العلمِ يَشْمَلُهُم كعَطاءِ بنِ السَّائِبِ وَ يزيدَ بنِ اَبِى زيادٍ، وليثِ بنِ اَبى سُليم واضرابِهم مِن حُمّالِ الاٰثارِ و نُقّالِ الاَخبارِ.

ترجمہ

پھر جب ہم اس قسم اول کے راویوں کی تمام احادیث کو بیان کر چکیں گے تو اس کے بعد ہم وہ حدیثیں لائیں گے جن کی سندوں میں بعض ایسے راوی آئے ہیں جو حفظ واتقان کے ساتھ اس درجہ کے نہیں ہیں جس درجہ پر وہ راوی تھے جن کا ذکر قسم اول میں کیا گیا۔ اس کے علاوہ وہ لوگ اگرچہ مذکورہ صفات یعنی حفظ واتقان میں پہلی قسم کے رواۃ سے کچھ کم ہوں گے۔ مستوریت، صداقت اور علم حدیث کے ساتھ اشتغال کا ان پر بھی اطلاق ہوتا ہے جیسے عطاء بن السائب رحمہ اللہ تعالیٰ، یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ، لیث بن ابی سُلیم رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان جیسے دوسرے حاملین حدیث اور ناقلین روایات۔

حل لغات

تَقَصَّيْنَا —— اَلْقَصَا. مصدر. دور کا نسب۔

قَاصٰى مُقَاصاۃ —— الرَّجُلَ. دور کرنا۔

اَلْقَصْوَۃ —— کان کے اوپر کے حصّہ پر داغ۔

الْاُقْصٰى —— اسم تفضیل۔ زیادہ دور۔

وضاحت

یہاں سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ طبقۂ دوم کے راویوں کو بیان فرمارہے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ درجہ دوم کے راوی بھی عدالت، صداقت اور علم حدیث کے ساتھ مناسبت میں درجہ اول کے راویوں کے برابر ہوتے ہیں صرف حفظ و اتقان میں ان میں کمی ہوتی ہے۔

فان اسم الستروالصدق و تعاطی العلم یشملهم.

مستوریت، صداقت اور علم حدیث کے ساتھ اشتغال کا اطلاق ان پر بھی ہوتا ہے۔

ستر سین کے فتح کے ساتھ یا بکسر السین دونوں ہی استعمال ہوتے ہیں۔

مستور کی پانچ قسمیں ہیں:

اول مجہول الذات:

جس راوی کا شاگرد ایک ہی ہو باوجود اس کے کہ وہ راوی معروف العدالت ہو، اس کی روایت علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کے نزدیک ناقابل اعتماد ہے۔ وہ احباب جن کے نزدیک راوی میں صرف اسلام کی شرط ہے ان کے نزدیک اس کی روایت مقبول ہوگی۔ ابوبکر بن فورک رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کے نزدیک بھی مقبول ہے یہ احباب کہتے ہیں کہ جہالت ذات ایک مشہور راوی کی روایت سے بھی ختم ہوجاتی ہے۔[1]

دوم مجہول الوصف:

ذات کے اعتبار سے معروف ہو کہ دو عادل راوی اس سے روایت نقل کرنے والے موجود ہوں مگر اس کی کسی نے تعدیل وتوثیق نہ کی ہو، ظاہراً و باطناً دونوں اعتبار

[1] مقدمہ مسلم للنووی وفتح الملہم ۶۳/۱

سے اس کی عدالت غیر معروف ہو، اس کی روایت کے بارے میں دو قول ہیں۔ (۱) مطلقاً قبول ہے (۲) دوسرا یہ کہ اگر اس راوی سے نقل کرنے والے ایسے راوی ہیں جو صرف عادل اور ثقہ سے ہی نقل کرتے ہیں اور وہ اس سے نقل کرتے ہیں تو اس قسم کی روایت مقبول ہوگی ورنہ نہیں[1]

مثلاً ابن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ۔ تو روایت مقبول ہوگی کیونکہ یہ حضرات غیر عادل سے روایت نقل ہی نہیں کرتے۔

سوم مستور العیب:

وہ راوی جو ظاہری اعتبار سے عادل ہو اور تمام عیوب سے خالی اور پاک وصاف ہو ایسے راوی کی روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے متبعین کے نزدیک راجح قول کے مطابق مقبول ہے[2] کیونکہ ظاہراً یہ عادل ہے اور باطنی معاملہ حسن ظن پر مبنی ہے مگر امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ وامام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کے نزدیک مقبول نہیں، مگر شرح مہذب میں امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی قبولیت کو ہی ترجیح دی ہے۔

چہارم مبہم:

جس کے نام کو حذف کیا گیا ہو مثلاً یوں کہا جائے حدثنی رجل ثنی فلان وغیرہ تو اس قسم کے مبہم راوی کی روایت مقبول نہیں۔ کیونکہ قبولیت روایت کے لئے راوی کی عدالت شرط ہے اور جس کا نام ہی معلوم نہ ہو تو اس کی ذات بھی مجہول ہوگی تو اس کی عدالت کیسے معلوم ہو سکتی ہے۔[3]

اور اگر وہ لفظ تعدیل کے ساتھ مبہم کرتا ہو مثلاً حدثنی ثقۃ یا عادل تو اس صورت

---

[1] مقدمۃ فتح الملہم ۱/۶۳ [2] اصول الاسلامی ۲/۱۱۰
[3] شرح نخبۃ الفکر ۸۶

میں تین قول ہیں۔

پہلا قول: ابن حجر رحمہ اللہ کے نزدیک مقبول نہیں اگرچہ یہ ثقہ کہہ رہا ہے مگر دوسرے کے نزدیک وہ ثقہ نہ ہو۔

دوسرا قول: بعض کے نزدیک مقبول ہوگی۔ کہ ظاہر عدالت ہے جب تک جرح کی دلیل نہ ہو اس پر جرح نہیں ہوگی۔

تیسرا قول: تعدیل کرنے والا جرح وتعدیل کے قوانین اور رواۃ کے مراتب کو جانتا ہو تو اس کا قول ان لوگوں کے لئے دلیل بن سکتا ہے جو اس کے قول کے موافق ہے لیکن دوسرے لوگوں پر اس کا قول حجت نہیں ہوگا۔[1]

پنجم مجہول الذات والوصف جمیعًا:

اگر یہ غیر صحابی ہو تو اگر ان کی احادیث قرن ثانی میں بھی جمع نہ ہوئی ہوں تو قرن ثالث والوں کو عمل کرنا جائز ہے اگر قرن ثانی میں ظاہر ہو تو اگر ان کی روایت کو حجت حدیث کی شہادت اور طعن سے خاموشی اختیار کی تو حدیث مقبول ہوگی ورنہ مردود۔

طبقہ ثانی کے راویوں کے نام

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں پہلے تین بعد میں دو مزید ذکر کئے ہیں۔ تو یہ کل پانچ ہو گئے۔

۱. عطاء ابن السائب رحمہ اللہ تعالیٰ۔
۲. یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ۔
۳. لیث بن ابی سُلیم رحمہ اللہ تعالیٰ۔
۴. عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

---

[1] شرح نخبۃ الفکر ۸۶

⑤ اشعث الحمرانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ان راویوں کے مختصر حالات

حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۳۶ھ کے مختصر حالات:

یہ حضرت انس اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں۔ بہت زاہد اور عابد آدمی تھے ہر رات ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ ان کے سر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ رکھ کر برکت کی دعا بھی کی تھی۔ ثقہ راوی ہیں امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی صحیح بخاری میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔ مگر آخر عمر میں ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔[1] ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں قبل الاختلاط ان کا مقام صدق ہے، اسی طرح امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی پہلے کی روایات صحیح ہیں اور آخر زمانے کی صحیح نہیں۔

ان کی وفات ۱۳۲ھ میں ہوئی۔[2]

حضرت یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۳۶ھ کے مختصر حالات:

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ یہ شروع میں ثقہ تھے اس لئے ان سے بخاری شریف میں تعلیقاً، مسلم شریف اور سنن اربعہ میں ان کی روایات موجود ہیں مگر بڑھاپے میں ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا، اس وجہ سے ان کو درجہ دوم کا راوی کہا گیا ہے۔[3]

ضروری تنبیہ:

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ کوفی ہیں اور امام نووی رحمہ اللہ نے ان کو دمشقی سمجھا ہے یہ غلط ہے کیونکہ وہ الگ راوی ہیں۔[4]

---

[1] فتح الملھم ۱/۱۱۷، ابن الکیمال ۳۲۲ [2] فتح الملھم ۱/۱۱۷

[3] فتح الملھم ۱/۱۱۷ [4] تھذیب التھذیب ۱/۳۲۹ و ھکذا فی فتح الملھم ۱/۱۱۷

لیث بن ابی سلیم رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۴۸ھ کے مختصر حالات:

یہ بھی کوفی ہیں، امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ اور یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔[1]

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ مضطرب الحدیث ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے تعلیقاً اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اور سنن اربعہ میں بھی ان کی روایات موجود ہیں۔

آخری زمانے میں ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا، اسی وجہ سے ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آخر عمر میں ان کو اختلاط ہوگیا تھا۔

عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۴۶ھ) کے مختصر حالات:

یہ اعرابی کے نام سے مشہور ہیں اگرچہ اعرابی نہیں تھے ان کے والد کا نام بعض نے ابوجمیلہ بعض نے بندویہ اور بعض نے رزبتہ کہا ہے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صالح الحدیث اور ثقہ بھی کہا ہے اسی طرح یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ثقہ کہا ہے۔[2]

یہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ اور محمد ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

اشعث الحمرانی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۴۳ھ کے مختصر حالات:

نام تو ان کا اشعث تھا کنیت ابوہانی تھی بصرہ کے رہنے والے ہیں ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران کی طرف منسوب کرکے حمرانی کہتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ثقہ کہنے والوں میں یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن

---

[1] فتح الملهم ۱/۱۱۷ [2] شرح مسلم للنووی ۱/٤، فتح الملهم ۱/۱۱۸

معین رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔[1]

یہ بھی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ اور محمد ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

فَهُمْ وَاِنْ كَانُوْ بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّتْرِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوْفِيْنَ فَغَيْرُهُمْ مِنْ اَقْرَانِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاِتْقَانِ وَالْاِسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضُلُو نَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ لِاَنَّ هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِيْعَةٌ وَخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ اَلَا تَرىٰ اِنَّكَ اِذا وَازَنْتَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الذين سَمَّيْنَا هُمْ عطاءً ويزيدَ وليثاً بِمنصورِ بنِ الْمُعْتَمِرِ وَ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ وَاِسْمَاعِيْلَ بن اَبِي خَالِدٍ فِي اِتقانِ الْحَدِيثِ وَالْاِسْتِقَامَةِ فِيه وَجَدتَّهُمْ مُّبَائِنِيْنَ لَهُم لَا يُدَانُونَهُمْ لَا شَكَّ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ فِي ذٰلِكَ الَّذِي اسْتَفَاضَ عِنْدَهُمْ مِنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنْصُورٍ وَالْاَعْمَشِ وَاِسْمَاعِيلَ وَاِتقانِهِم لِحَدِيْثِهِمْ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوْا مِثْلَ ذَالِكَ مِن عَطاءٍ ويزيدَ وليثٍ.

ترجمہ

(عرض یہ کہ) یہ حضرات اگرچہ ائمہ حدیث کے نزدیک ان صفات میں جو ہم نے ذکر کیں یعنی علم حدیث کے ساتھ اشتغال اور مستوریت (عدالت) میں مشہور ہیں مگر ان کے ہم عصر دوسرے رواۃ میں سے جو حفظ واتقان اور روایت کی درستگی میں اس مرتبہ پر ہیں جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے ان حضرات (یعنی عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ، یزید رحمہ اللہ تعالیٰ اور لیث رحمہ اللہ تعالیٰ) سے حالات ورتبہ میں بڑھے ہوئے ہیں کیونکہ محدثین کے نزدیک یہ چیز یعنی حفظ واتقان ایک بلند رتبہ اور عظیم الشان امتیازی صفت

[1] فتح الملھم ۱/۱۱۸ و شرح مسلم للنووی ۱/۴

ہے دیکھئے جب آپ ان تینوں حضرات کا جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے یعنی عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ، یزید رحمہ اللہ تعالیٰ اور لیث رحمہ اللہ تعالیٰ کا منصور بن المعتمر رحمہ اللہ تعالیٰ، سلیمان اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے حفظ و اتقان اور روایت کی درستگی میں موازنہ کریں گے تو ان کو ان سے بالکل مختلف پائیں گے وہ ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکیں گے، ائمہ حدیث کو اس بارے میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے، بایں وجہ کہ ان کو بدرجہ شہرت یہ بات معلوم ہے کہ منصور رحمہ اللہ تعالیٰ، اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ کو احادیث اچھی طرح یاد تھیں اور وہ اپنی مرویات کو خوب مضبوط کئے ہوئے تھے اور عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ، یزید رحمہ اللہ تعالیٰ اور لیث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ بات محدثین کو معلوم نہیں۔

حل لغات

وَصَفْنَا ـــــ وَاصَفَهٗ. حالت بیان کرکے بیع کرنا۔

اَوْصَفَ اِيْصَافًا ـــــ خدمت کے قابل ہونا۔

الصِّفَة ـــــ مصدر. نعت، خوبی۔

اَلْوَصِفِيَّةُ ـــــ صفت کی حالت۔

اقران ـــــ قَرَنَ (ض) قَرْنًا. باندھنا۔

قَرَّنَهٗ ـــــ جمع کرنا۔ الْقَرْن. مصدر. سینگ۔

القِرْن ـــــ کفو، ہمسر۔ الْقَرَّانْ شیشی۔

رَفِيْعَةٌ ـــــ رَفُعَ (ك) رِفْعَةًورَفَاعَةً. عالی مرتبہ ہونا۔ رَفَّعَهٗ. بلند کرنا۔

اِرْتَفَعَ ـــــ بلند ہونا۔

اِسْتَرْفَعَ ـــــ اٹھانے کو کہنا۔

خَصْلَةٌ ـــــ خَصَلَ (ن) خَصْلًا. کاٹنا، جدا کرنا

خَصَّلَهٗ ـــــ ٹکڑے کرنا۔

اَلْخَصْل ـــــ تیر کا نشانہ پر لگنا۔
اَلْخُصْلَة ـــــ بالوں کا گچھا، گوشت کا عضو۔
سَنِيَّة ـــــ اَلسَّانی. پانی لانے والا (ج) سُنَاة سَنِيَ (س) سَنَاءً. بلند مرتبہ ہونا۔
اَلسِّنَايَة ـــــ تمام چیز پوری کی پوری۔
اَسْنٰى اِسْنَاءً ـــــ البَرْقُ. بجلی کا چمکنا۔
وَازَنت ـــــ وَزَنَ (ض) وَزْنًا وَزِنَةً. تولنا۔
اِتَّزَنَ ـــــ تلنا۔ الوزن. مصدر مثقال.
(ج) اَوْزَان ـــــ اَلْمَوْزُوْنَة. پست قد عقلمند عورت۔
سمي ـــــ اَسْمٰى. الشيئى. بلند کرنا۔
اِسْتَسْمٰى اِسْتِسْمَاءً ـــــ نام پوچھنا۔
السَّمَاء ـــــ آسمان۔ السُّمَاء. اچھی شہرت۔
الاِسْم والاُسْم ـــــ نام۔
يدانون ـــــ دَنِيَ (س) دَنًّا ودَنَايَةً. گھٹیا ہونا۔
اِدَّنٰى ـــــ قریب ہونا۔ الدُّنْيَا. موجودہ زندگی۔ دَنَّاهُ تدنيةً. قریب کرنا۔
يعرفوا ـــــ عَرِفَ (س) عَرْفًا. خوشبو ترک کردینا۔
الْعُرفُ ـــــ جود۔ بخشش۔
اعْتَرَفَ ـــــ بالشَّيئِ. اقرار کرنا۔

وضاحت

یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ قسم اول کے راوی اور قسم دوم کے راویوں کے درمیان موازنہ کررہے ہیں کہ قسم اول کے راوی مثلاً منصور رحمہ اللہ تعالیٰ، اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ، اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ کو حفظ و اتقان اور روایت کی درستگی میں جو امتیازی

شان حاصل ہے وہ درجہ دوم کے راوی مثلاً عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ، یزید رحمہ اللہ تعالیٰ اور لیث رحمہ اللہ تعالیٰ کو حاصل نہیں کیونکہ ان میں یہ صفات پہلوں کی بنسبت کم ہیں۔

راویوں کا آپس میں تفاوت

وَفِي مِثْلِ مَجْرىٰ هٰؤُلَاءِ اِذا وَازَنْتَ بَيْنَ الْاَقْرَانِ كَابْنِ عونٍ و اَيوبَ السَّخْتِيَانِي مَعَ عَوْفِ بْنِ اَبِي جَمِيْلَةَ وَاَشْعَثَ الْحُمْرَانِيّ وَهُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابنِ سِيرِين.

كَمَا اَنَّ ابنَ عَوْنٍ وَاَيُّوْبَ صَاحِبَاهُمَا اِلَّا اَنَّ الْبَوْنَ بَيْنَهما وَبَيْنَ هٰذَيْنِ بَعِيْدٌ فِي كَمَالِ الفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ وَاِنْ كَانَ عَوْفٌ وَاشْعَثُ غَيْرَ مَدْفُوعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَاَمَانَةٍ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَلٰكِن الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

ترجمہ

علی ہذا القیاس جب آپ ہم عصروں کے درمیان موازنہ کریں گے مثلاً ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اشعث حمرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حالانکہ یہ دونوں ہی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہیں جس طرح ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ شاگرد ہیں مگر ان میں آپس میں کمال فضیلت اور روایت کے صحت میں بڑا فرق ہے، اگرچہ عوف رحمہ اللہ تعالیٰ اور اشعث رحمہ اللہ تعالیٰ بھی محدثین کے نزدیک صدق وامانت سے دور نہیں ہیں مگر مقام اور مرتبہ کی صورت میں محدثین کے نزدیک وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔

حل لغات

مَجْرىٰ ـــــ جَارَاهُ. کسی کے ساتھ چلنا۔

الجُرِی ـــــ وکیل، مزدور۔

الجِرِّیَّة ـــــ پوٹا۔ الْجَرِیَة. وظیفہ۔

الْاَقْرَان ـــــ قَرِنَ (س) قَرَنًا. ملی ہوئی بھوؤں والا ہونا۔

قَرَّنه ـــــ جمع کرنا۔

الْقَرنْ ـــــ مصدر. سینگ۔ القِرنْ. کفو، ہمسر۔

صَاحِبًا ـــــ صَحِبَ (س) صُحْبَةً. ساتھی ہونا۔

اِسْتَصْحَبَهٗ ـــــ ساتھی بنانا۔

الْمُصْحَب ـــــ پاگل آدمی جو خود بخود باتیں کرے۔

اَلْبُون ـــــ بَانَ (ض) بَيَانًا. ظاہر ہونا۔

تَبَايَنَ ـــــ ایک دوسرے کو چھوڑنا۔

بَايَنَهٗ ـــــ چھوڑ کر جدا ہونا۔

مَدْفُوْعِیْن ـــــ دَافَعَهٗ مُدَافَعَةً. مزاحمت کرنا۔

الدُّفْعَة ـــــ بوچھاڑ۔

اَلدَّفُوْعُ ـــــ بہت ہٹانے والا۔

وضاحت

یہاں پر بھی امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ میں جو کمال فضل و روایت کی صحت ہے اس کے مقابلے میں یہ بات عوف رحمہ اللہ تعالیٰ اور اشعث رحمہ اللہ تعالیٰ بن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ میں کم تر ہے اس وجہ سے ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ درجہ اول کے راوی ہوئے اور عوف رحمہ اللہ تعالیٰ اور اشعث رحمہ اللہ تعالیٰ درجہ ثانی کے راوی ہو گئے۔

مثالیں دینے کی وجہ

وَاِنَّمَا مَثَّلْنَا هٰؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ لِيَكُوْنَ تَمْثِيْلُهُمْ سِمَةً يَصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيْقُ اهلِ العلمِ فِي تَرتِيبِ اَهلِهِ فِيْهِ فَلَا يُقَصَّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي القَدرِ عَنْ دَرَجَتِهٖ وَلَا يُرفَعُ مُتَّضِعُ القَدرِ فِي العلمِ فَوقَ مَنْزِلَتِهٖ وَيُعطٰى كُلُّ ذِي حَقٍّ فِيْهِ حَقَّهٗ وَ يُنَزَّلُ مَنْزِلَتَهٗ وَقَدْ ذُكِرَعن عائشةَ رضى اللّٰه عنها اَنّها قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وَسَلَّمَ اَنْ نُّنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْاٰنُ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تعالىٰ ذِكْرُهٗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عَلْمٍ عَلِيْمٌ.

ترجمہ

اور ہم نے ان حضرات کے ناموں کی مثالیں صرف اس لئے دی ہیں کہ یہ مثالیں علامات بنیں اور اس سے وہ شخص فائدہ اٹھائے جس پر پوشیدہ ہے کہ محدثین عظام رواۃ حدیث کا مرتبہ کس طرح بیان کرتے ہیں پس وہ بلند مرتبہ والے کو اس کے مرتبہ سے کم نہ کردے اور علم حدیث میں بے حیثیت راوی کو اس کے (اپنے اصلی) مقام سے زیادہ بلند نہ کردے اور فن حدیث میں جس کا جو حق ہے وہ اس کو دے اور ہر شخص کو اس کے مقام پر اتارے (جیسے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے مرتبوں پر اتاریں۔

قرآن کریم میں بھی ارشاد خداوندی ہے کہ:

''اور ہر جاننے والے کے اوپر ایک اس سے بھی بڑا جاننے والا ہے۔''

حل لغات

مثلنا ـــــ مَثَلَ (ن) مُثُوْلًا. فُلَانًا. مانند ہونا۔

مَاثَلَهُ مُمَاثَلَةً ــــ مشابہت دینا۔

المِثْلُ ــــ شبہ، نظیر (ج) امثال۔

سمة ــــ سَمَتَ (ن، ض) سَمْتًا. راستہ اختیار کرنا۔

سَامَتَهُ ــــ مقابل ہونا۔ تَسَمَّتَهُ. قصد کرنا۔

السِمتُ ــــ مصدر. راستہ۔

صَدَرَ ــــ صَدَرَ (ن، ض) واپس ہونا۔

صَدَرَهُ صَدْرًا ــــ سینہ پر مارنا۔

صُدِرَ ــــ سینہ میں درد ہونا۔ صَدَّرَهُ. واپس کرنا۔

الصَدَرَ ــــ پانی پر سے واپسی۔

غبی ــــ الغَبَاء. زمین کی پوشیدگی۔

الْغَبِیُّ ــــ کم سمجھ، جاہل۔ (ج) اغْبِيَاء وَاَغْبَاء. الْغَبْيَةُ. کم کم بارش، یا بوچھاڑ۔

تَغَابٰی عنه ــــ غفلت برتنا۔

قَصَرَ ــــ قَصُرَ (ك) قصرًا. چھوٹا ہونا۔

اِسْتَقْصَرَهُ ــــ کوتاہ یا کوتاہی کرنے والا سمجھنا۔

القِصَر ــــ چھوٹا پن۔ الْقَصَرَةُ. لکڑی کا ٹکڑا۔

اِتَّضَعَ ــــ وضَعَه (ف) وضْعًا. کمینہ بنانا۔

اَلْوَضْعُ ــــ مصدر. جگہ (ج) اَوْضَاع.

الْوَضِيْعَةُ ــــ قیمت کی کمی، امانت۔

وضاحت

یہاں عبارت میں یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ محدثین راویوں کے درمیان مرتبہ اس لئے قائم کرتے ہیں تا کہ ہر ایک راوی کی حیثیت کو ہر ایک پہچان لے کہ یہ ایک

نمبر کے راوی ہیں اور یہ دوسرے درجہ کے راوی ہیں اس کے لئے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور قرآن کی آیت سے استدلال کیا۔[۱]

سُؤال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت۔

ان ننزل الناس منازلهم.

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا کہ اس کی سند میں میمون بن ابی شبیب ہے جس کا سماع حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں ہے۔[۲] امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو اس روایت کو تعلیقاً نقل کیا[۳] سند بیان نہیں کی تو اس روایت کو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیوں نقل کر دیا۔

جواب نمبر ①: حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن الصلوٰح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حدیث صحیح ہے۔[۴]

جواب نمبر ②: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے آگے جب کتاب شروع ہوگی اس وقت شرائط کا لحاظ رکھا ہے یہ تو مقدمہ ہے اس لئے یہاں وہ شرائط ملحوظ نہیں رکھیں۔

تنبیہ: آیت کریمہ:

"وفوق كل ذى علمٍ عليم."

اگر علیم سے اللہ جل شانہ کی ذات مراد لی جائے تو استدلال صحیح نہیں، استدلال اس وقت صحیح ہوگا جب کہ علیم کو عام مراد لیا جائے اللہ کی ذات مراد نہ ہو۔

گھڑی ہوئی احادیث مسلم شریف میں نہیں ہیں

فَعَلٰى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوْهِ نُؤَلِّفُ مَا سَأَلْتَ مِنَ الْاَخْبَارِ عَنْ

---

[۱] امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے راویوں کے مرتبہ پر مستقل ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "الطبقات" ہے۔ [۲] كتاب الادب

[۳] مسلم میں تعلیقاً روایات کی تعداد ۳۲ ہے۔

[۴] وقد رواه ابن خزيمة، والبزار، ابويعلى، والبيهقى فى الادب ۲۲۴/۱

رَسُوْلِ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلَّمَ فَاَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مُتَّهَمُوْنَ اَوْ عِنْدَ الْاَكْثَرِ مِنْهُمْ فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيْجِ حَدِيْثِهِمْ كَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مِسْوَرٍ، وَاَبِي جَعْفَرِ الْمَدَائِنِي وَعَمْرِوبْنِ خَالِدٍ، وَعَبْدِالْقُدُّوْسِ الشَّامِي وَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَصْلُوْبِ وَغِيَاثِ بْنِ ابراهيمَ وسليمانَ بنِ عمروٍ اَبِي داؤدَ النَّخْعِي وَاَشْبَاهِهِمْ مِمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْاَحَادِيْثِ وَتَوْلِيْدِ الْاَخْبَارِ.

ترجمہ

مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں ہم تمہاری درخواست کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو مرتب کررہے ہیں، بہرحال ایسی حدیثیں جو ایسے لوگوں سے منقول ہیں جو تمام یا اکثر محدثین کے نزدیک متہم ہیں تو ہم ان کی حدیثوں کی تخریج میں مشغول نہیں ہوں گے، جیسے عبداللہ بن مسور، ابوجعفر مدائنی، عمرو بن خالد اور عبدالقدوس شامی، محمد بن سعید مصلوب، غیاث بن ابراہیم اور سلیمان بن عمرو، ابوداؤد نخعی (وغیرھم) اور ان کے مشابہ جو ایسے لوگ ہیں جن پر حدیث کے گھڑنے اور حدیث وضع کرنے کا الزام ہے۔

حل لغات

مُتَّهَمْ ــــ وَهَمَ (ض) وهمًا. الشيئَ. خیال کرنا۔
وَهَّمَهٗ ــــ وہم میں ڈالنا۔
اَتْهَمَ ــــ تہامہ میں داخل ہونا۔
الْوَهْمَةُ ــــ موٹی اونٹنی۔ الْوَاهِمَة. قوت وہمیہ۔
تَشَاغَلَ ــــ شَغَلَهٗ. (ف) شَغْلًا. مشغول کرنا۔
اَلشَغَّال ــــ بہت کام والا۔ الشَغِل. کام میں لگا ہوا۔
تَشَغَّلَ واشْتَغَلَ وتَشَاغَلَ ــــ مشغول ہونا۔

اَشْبَاهَهم ـــــ شَبَّهَهٗ: تشبیہ دینا۔
تَشَبَّهَ ـــــ عمل میں مشابہت کرنا۔
اَلشَّبِيْه ـــــ مثیل، ایک جیسے (ج) شباہ۔
تولید ـــــ وَلَّدَ. پرورش کرنا۔
اسْتَوْلَدَ ـــــ المرأة. حاملہ کرنا۔
الْوالِد ـــــ باپ (ج) وَالِدُون، اَلْوَلَّادَة. بہت جننے والی۔
الْمَوْلِدِ ـــــ مصدر. پیدائش کی جگہ۔
الاخبار ـــــ خَبَرَ (ن) خُبْرًا. کھیتی کے لئے جوتنا۔
تَخَابَرَ ـــــ ایک دوسرے کو خبر دینا۔
تَخَبَّرَ ـــــ حقیقت حال سے واقف ہونا۔
الْخَبْر ـــــ بڑا توشہ دان۔
الْخُبْر ـــــ مصدر۔ علم، تجربہ۔

وضاحت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ رواۃ احادیث کا وہ طبقہ ذکر کررہے ہیں جو عندالکل یا عندالاکثر ضعیف، متروک یا ان پر احادیث کے گھڑنے کا الزام ہے۔ اس طبقے کی احادیث کو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کلیۃً اپنی کتاب میں نقل نہیں کریں گے مصنف کی اس عبارت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایسے راوی جن پر اکثر محدثین کے نزدیک ضعف کا حکم نہیں ہے کہ بعض کے نزدیک وہ ضعیف ہو اور بعض کے نزدیک صحیح ہو وہ کتاب میں ذکر کی جائے گی۔

تو ایسے راوی کی احادیث کو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ بعض مقامات پر شاذ اور نادر طور سے نقل کرتے ہیں۔[1]

---

[1] شرح مسلم للنووی ۱/۱۵

خلاصہ یہ ہوا کہ تین طبقات کو تو مصنف نے صراحتاً ذکر کیا اور ایک طبقہ کو ضمناً بیان کیا ہے۔

جن راویوں پر محدثین نے حدیثیں گھڑنے کا الزام لگایا ان کی روایات مسلم شریف میں نہیں نقل کی گئی ہیں۔ ان راویوں میں سے چھ کے نام مصنف نے یہاں ذکر فرمائے ہیں یہ کام سب سے پہلے روافض نے شروع کیا۔ مشہور محدث امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يخرج الحديث من عندنا شبرا فيرجع الينا من العراق ذراعًا.

کہ ہمارے یہاں سے ایک بالشت حدیث ہوتی ہے تو عراق سے وہ گز بن کر لوٹتی ہے خود اذیب بن ابی احمد (امام اہل روافض) کا بیان ہے کہ فضیلت کے متعلق احادیث میں جھوٹ کا آغاز شیعوں نے کیا۔

(۱) عبداللہ بن مسور رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

حضرت جعفر طیار رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے عبداللہ بن مسور بن عون ابوجعفر ہاشمی مدائنی یہ عراق کے شہر مدائن کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں یہ کذاب تھے حدیثیں اپنی طرف سے گھڑتے تھے۔[۱]

(۲) عمرو بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

عمرو بن خالد واسطی یہ عراق کے شہر واسط کی طرف منسوب ہے یہ بھی کذاب اور حدیثیں گھڑتا تھا۔ حضرت حسین رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے حضرت زید بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ جن کے نام سے ایک فرقہ زیدیہ ہے ان کے نام سے حدیث کی ایک پوری کتاب گھڑی تھی۔[۲]

---

[۱] مزید وضاحت کے لئے دیکھیں: لسان الميزان ۳/۳٦۰، الضعفاء الكبير ۲/۳۰٦

[۲] مزید وضاحت کیلئے دیکھیں: ميزان ۳/۳۵۸، تهذيب ۸/۲٦ اور الضعفاء للعقيلي ۳/۳٦۸

③ عبدالقدوس الشامی کے مختصر حالات:

نام عبدالقدوس، کنیت ابوسعید، یہ شامی ہیں ان کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ڈاکہ زنی سے روایت کرنا اس شخص کے روایت کرنے سے بہتر ہے، فلاس فرماتے ہیں کہ محدثین کا عبدالقدوس کی حدیثوں کے ترک پر اتفاق ہے، ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ شخص حدیثیں گھڑتا تھا۔[1]

④ محمد بن سعید المصلوب کے مختصر حالات:

محمد بن سعید بن حسان اسد شامی اس کو مصلوب کہتے ہیں بمعنی سولی پر لٹکا یا ہوا کیونکہ اس پر زندقہ کا الزام تھا اس وجہ سے اس کو سولی پر لٹکایا گیا تھا۔ احمد بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے چار ہزار حدیثیں گھڑی تھیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شام میں محمد بن سعید بڑا جھوٹا اور حدیثیں گھڑنے میں مشہور تھا۔[2]

⑤ غیاث بن ابراہیم کے مختصر حالات:

ابوعبدالرحمٰن غیاث بن ابراہیم نخعی کوفی، امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کی احادیث لوگوں نے چھوڑ دی ہیں، جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں غیاث کے بارے میں میں نے بہت سے لوگوں سے سنا کہ یہ حدیثیں گھڑتا تھا۔[3]

⑥ سلیمان بن عمرو ابی داؤد کے مختصر حالات:

سلیمان بن عمرو ابی داؤد نخعی، نہایت جھوٹا، حدیثیں گھڑنے والا مشہور ہے۔ ابن

---

[1] مزید وضاحت کے لئے دیکھیں: میزان ۲/۶۴۳، لسان ٤/٤٥ الضعفاء للعقیلی ٩٦/١

[2] مزید وضاحت کے لئے دیکھیں: لسان اور میزان و تهذيب تهذيب

[3] مزید وضاحت کے لئے دیکھیں: میزان ۲/۳۳۷، الضعفاء للعقیلی ٤٤٨/٢

حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے تیس سے زائد ائمہ حدیث سے نقل کیا کہ ہے یہ شخص احادیث کو گھڑتا تھا[1]

ممن اتهم بوضع الاحاديث و توليد الاخبار.

وہ روات جن پر وضع حدیث اور احادیث گھڑنے کا الزام ہے۔

حدیث موضوع کی تعریف:

لغوی معنی وضع کرنا، گھڑا ہوا، اصطلاح میں وہ مضمون جس کی بصورت حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی نسبت کی جائے۔

مسلم شریف میں منکر اور غلط روایات بھی نہیں ہیں

وَكَذٰلِكَ مِنَ الْغَالِبِ عَلٰى حَدِيْثِ الْمُنْكَرِ اَوِ الْغَلَطِ اَمْسَكْنَا اَيْضًا عَنْ حَدِيْثِهِمْ وَ عَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِيْ حَدِيْثِ الْمُحَدِّثِ اِذَا مَا عُرِضَتْ روايتُه لِلْحَدِيْثِ عَلٰى رِوَايَةِ غَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضٰى خالفتْ روايتُه رِوَايَتَهُمْ اَولَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا فَاِذَا كَانَ الْاَغْلَبُ مِن حديثِه كَذالك كانَ مهجورُ الحديثِ غيرَ مقبولِه وَلَا مستعمَلِه فَمِن هٰذَا الضَّربِ مِن المحدثين عَبداللّٰهِ بنُ مُحَرَّرٍ وَيَحْيٰى بْنِ ابِى اُنَيْسَةَ وَالْجَرَاحُ بْنُ المنهالِ اَبُو العَطُوفِ وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ وَ حُسَينُ بن عبداللّٰهِ بنِ ضُمَيْرَةَ و عمرُ بنُ صَهْبانَ وَمَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيْثِ فَلَسْنَا نُعرِّجُ عَلٰى حَدِيثِهِم وَلَا نَتَشَاغَلُ به.

ترجمہ

اسی طرح جس راوی کی مرویات پر منکر یا غلطیاں غالب ہوں ان کی روایتوں کو

---

[1] مزید وضاحت کے لئے دیکھیں: لسان الميزان ۹۷/۳، الضعفاء الكبير للعقيلي ۱۳۴/۲، ميزان الا عتدال ۳۱۶/۲

بھی نقل کرنے سے ہم احتراز کریں گے اور کسی محدث کی مرویات کے منکر ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب اس کی روایت کا مقابلہ دوسرے اہل حفظ و پسندیدہ (عادل و ضابط) راویوں کی حدیثوں سے کیا جائے تو اس کی روایت ان کی روایت کے خلاف ہو یا بمشکل مطابقت پائی جائے۔

الغرض جس شخص کی روایات میں اکثر ایسی ہی روایات ہیں تو وہ راوی متروک الحدیث، غیر مقبول الروایۃ اور اس کی روایت ناقابل احتجاج ہوتی ہے (نہ اس کی روایت کا اعتبار ہوگا اور نہ اس سے روایت نقل کی جائے گی) اس قسم کے راویوں میں۔

① عبداللہ بن محرر ② یحییٰ بن ابی انیسہ ③ ابوالعطوف جراح بن منہال ④ عباد بن کثیر ⑤ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ ⑥ عمر بن صہبان ہیں اور وہ تمام راوی جو منکر روایتیں نقل کرنے میں ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں ہم ایسے لوگوں کی روایتوں پر نہ اعتبار کریں گے اور نہ ان کے نقل کرنے میں مشغول ہوں گے۔

حلِّ لغات

اَمْسَكْنَا ــــ مَسَكَ (ن، ض) مَسْكاً متعلق ہونا۔

اَمْسَكَهٗ ــــ روکنا۔

تَمَسَّكَ وتَمَاسَكَ وامْتَسَكَ بِهٖ ــــ چمٹنا۔

المَسَكَ ــــ پانی روکنے کا بند۔

عَرَضْتُ ــــ عَرَضَ (ض) عَرْضًا. پیش کرنا۔

اِعْتَرَضَ ــــ چوڑائی میں ہونا۔

اِسْتَعْرَضَ ــــ چوڑی چیز طلب کرنا۔

العِرْض ــــ اچھی عادت۔ العُرُض جانب، کنارہ۔

الرِّضَا ــــ رَضَاهُ (ن) رَضْواً. پسندیدگی میں غالب ہونا۔

اسْتَرْضَاهُ ــــ رضامندی طلب کرنا۔

الرِّضاء ـــــ خوشنودی۔ الرِّضِی ـــــ عاشق، دبلا۔
لَم نکد نَکَدَ (ن) نَکْدًا ـــــ محروم کر دینا۔
نَاکَدَهٗ ـــــ سختی برتنا۔ اَنْکَدَهٗ ـــــ کم داد دہش والا پانا۔
النُّکدُ ـــــ بے دودھ والی اونٹنیاں۔
ماکادُوایَفْعلون ـــــ کَادَ (ف) کَوْدًا. فعل کرنے کے قریب ہونا اور نہ کرنا۔
الکَوْدَة ـــــ مٹی وغیرہ کا تودہ۔
کَوَّدَ ـــــ الشیء. جمع کرنا اور ایک ڈھیر بنانا۔
فَعَلَ ـــــ (ف) فَعْلاً. کرنا، بنانا۔
اِنْفَعَلَ ـــــ ہوجانا۔ الفَعِلَة. عادت۔
الْفَعَال ـــــ اچھا فعل، کرم۔
مهجور ـــــ هَجَرَهٗ (ن) هَجْرًا. قطع تعلق کرنا۔
اَهْجَرَهٗ اهْجَارًا ـــــ چھوڑنا۔
الْهِجرُّ ـــــ دیہات میں منتقل ہونا۔
نحوهم ـــــ نَا حَاهُ مُنَاحَاةً. باہم ایک دوسرے کی جانب ہونا۔
اَنْحٰی اِنْحَاءً ـــــ اعتماد کرنا۔
النَّحوُ ـــــ جانب، جہت، راستہ، مثل۔
النَّحویُ ـــــ علم نحو کا جاننے والا۔
نعرج ـــــ عَرَجَ (ض، ن) سیڑھی پر چڑھنا۔
عَرَجَ ـــــ و عَرِج (س، ف) لنگڑا ہونا۔
تَعَارَجَ ـــــ بتکلّف لنگڑا بننا۔
الْعُرَیْجَاء ـــــ دن میں ایک مرتبہ کھانا۔

نَتَشَاغَل ـــــ شَغَلَهُ (ف) شَغْلاً. غافل کرنا۔
تَشَغَّلَ ـــــ وتَشَاغَلَ واشْتَغَلَ مشغول ہونا۔
الشُغُل ـــــ پری، بھراؤ۔

وضاحت

منکر کی تعریف:

ایک تعریف تو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبارت بالا میں کی اور وہ یہ ہے کہ راوی حدیث کی روایتیں دوسرے پسندیدہ حفاظ کی روایتوں کے مقابلے میں پیش کی جائیں تو اس کی روایتیں محتاط راویوں کے مقابلہ میں بالکل مخالف ہوں یا اس کی روایت کو موافق بنانے کے لئے بہت بعید تاویل کرنی پڑتی ہو (یہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے اس کو اصول حدیث والے منکر مردود کہتے ہیں[1]) عام اہل حدیث منکر کی دوسری تعریف کرتے ہیں، وہ راوی جو روایت کے نقل کرنے میں منفرد ہو حالانکہ اگر یہ راوی منفرد، ثقہ، ضابط اور متقن ہے تو اس کی یہ روایت منکر، مردود نہیں ہوتی بلکہ قبول کی جائے گی۔[2]

كذلك من الغالب على حديثه المنكر.

اس عبارت میں راوی کے منکر الحدیث ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ جب کوئی راوی منکر الحدیث ہو تو پھر اس کی کوئی بھی روایت قبول نہ کی جائے گی۔[3]
اگرچہ اس کی بعض روایات محفوظ ہی کیوں نہ ہوں۔[4]

فاذاكان الا غلب من حديثه كذالك كان مهجور الحديث غير مقبوله ولا مستعمله.

---

[1] شرح نووى للمسلم ۵/۱، فتح الملهم ۱۱۹/۱
[2] مكمل ۱۲/۱، فتح الملهم ۱۱۹/۱ [3] شرح مسلم للنووى ۵/۱
[4] مقدمه مسلم للنووى ۵/۱

جس راوی کی روایت میں نکارت (یعنی منکر حدیثوں) کا غلبہ ہو تو وہ بھی متروک الحدیث ہوگا یعنی اس کی روایت بھی مقبول نہیں ہوگی۔

اور جس راوی کی روایت میں نکارت (منکر) قلیل ہو تو وہ منکر الحدیث نہیں ہوگا کیونکہ قلیل مخالفت سے تو کوئی بھی راوی خالی نہیں ہوگا۔[1]

منکر الحدیث راویوں کی مثال میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے چھ راویوں کے اسماء کو ذکر کیا ہے۔

(۱) عبداللہ بن محرر رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

محرر بروزن محمد ہے، خلیفہ ابو جعفر نے ان کو مقام رقہ کا قاضی بنایا تھا تبع تابعین میں سے ہیں۔

ان کے اساتذہ میں سے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ، قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ، زہری رحمہ اللہ تعالیٰ، نافع رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ ہیں ان کے تلامذہ میں سے سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ ہیں۔

ان کے بارے میں مام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ترك الناس حديثه۔[2]

ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے مگر نادانستہ طور سے جھوٹ بولتے تھے اور اسانید کو الٹ پلٹ کرتے تھے بعض نے ان کو منکر الحدیث بھی کہا ہے۔[3]

(۲) یحییٰ بن ابی انیسہ کے مختصر حالات:

والد ابو انیسہ کا اصل نام زید تھا۔ فلاس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔

قد اجتمعوا على ترك حديثه.

---

[1] مقدمه ابن صلاح ۵۰ [2] شرح مسلم للنووی ۵/۱

[3] فتح الملهم ۱۲۰/۱ مزید حالات کیلئے دیکھیں: میزان ۵۰۰/۲، تهذيب التهذيب ۲۸۹/۵

علامہ ساجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو متروک الحدیث کہا ہے، تمام محدثین ان کے متروک ہونے پر متفق ہیں۔[۱]

(۳) ابوالعطوف جراح بن المنہال کے مختصر حالات:

نام جراح، کنیت ابوالعطوف ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے۔[۲] علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لایکتب حدیثه، دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متروک کہا ہے، ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کذاب اور شرابی کہا ہے۔[۳]

(۴) عباد بن کثیر کے مختصر حالات:

یہ قبیلہ بنو ثقیف کے ہیں۔ ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لا تکتب حدیثه کان شیخا صالحًا وکان لا یضبط الحدیث.[۴]

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے منکر الحدیث کہا ہے[۵] وہ بصری ہیں، ایک دوسرے ہیں جو فلسطینی ہیں وہ ثقہ ہیں اور وہ ابوداؤد اور ابن ماجہ کے راوی ہیں۔

(۵) حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کے مختصر حالات:

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کذاب اور ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو متروک الحدیث اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ومسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے منکر الحدیث کہا

---

[۱] فتح الملہم ۱۲۰/۱، تہذیب التہذیب ۱۸۳/۱، میزان ٣٦٤/٤ وغیرہ

[۲] فتح الملہم ۱۲۰/۱

[۳] فتح الملہم ۱۲۰/۱، میزان الاعتدال ۳۹۰/۱، لسان المیزان ۹۹/۲، الضعفاء للعقیلی ۲۰۰/۱

[۴] فتح الملہم ۱۲۰/۱

[۵] فتح الملہم ۱۲۰/۱ ایضاً، میزان ۳۷۱/۲، تہذیب التہذیب ۱۰۰/۵، الضعفاء للعقیلی ۱٤۰/۳

ہے۔[۱]

⑥ عمر بن صہبان کے مختصر حالات:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے متروک الحدیث ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے منکر الحدیث اور ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضعیف الحدیث ومنکر الحدیث ومتروک الحدیث کہا ہے۔[۲]

ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں غلبت علی احادیثه المناکیر۔[۳]

راوی کی زیادتی کا کب اعتبار ہوگا

لِاَنَّ حُکْمَ اَهْلِ الْعِلْمِ، وَالَّذِیْ یُعْرَفُ مِنْ مَذْهَبِهِمْ فِی قُبُوْلِ مَا یَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِیْثِ اَنْ یَکُوْنَ قَد شَارَكَ الثِّقَاتِ مِن اهلِ العلمِ وَالحِفْظِ فِی بعضِ مَارَوَوْا وَاَمْعَنَ فِی ذالكَ عَلَی الْمُوَافِقَةِ لَهُمْ فَاِذَا وُجِد ذٰلِكَ ثُم زَادَ بَعدَ ذَالِكَ شَیْئًا لَیْسَ عِنْدَ اَصْحابِهِ قُبِلَتْ زِیَادُتُه فَاَمَّا مَنْ تَرَاهُ یَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُهْرِیِّ فِی جَلَالَتِهِ وکَثْرةِ اَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِیْنَ لِحَدِیْثِهِ وَحَدیث غیرِهِ اَوْ لِمِثْلِ حَدیثِ هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ وَ حَدِیْثُهُمَا عندَ اَهْلِ العلمِ مَبْسُوْطٌ مُشترَكٌ قَدْ نَقَلَ اَصْحَابُهُمَا عَنهُمَا حَدِیْثَهُمَا عَلَی الْاِتِّفَاقِ مِنْهُم فِی اَکْثَرِهِ فَیَرْوِی عَنْهُمَا اَوْ عَنْ اَحَدِهِمَا العددُ من الحدیثِ مِمّا لا یعرفُه احدٌ من اصحابِهما ولَیْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَکَهُمْ فِی الصَّحِیْحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ فَغَیْرُ جَائِزٍ قبولُ حدیثِ هٰذا الضَّربِ مِنَ الناسِ واللّٰه اعلم.

---

[۱] فتح الملهم ۱۲۰/۱، میزان ۵۳۸/۱، لسان ۲۸۹/۲

[۲] شرح مسلم ۵/۱، فتح الملهم ۱۲۰/۱

[۳] مزید حالات کے لئے: میزان ۲۰۷/۳، تهذیب التهذیب ٤٦٤/٤

ترجمہ

اس لئے محدثین کا مشہور مذہب یہ ہے اس حدیث کے قبول کرنے کے سلسلہ میں جس کا راوی متفرد ہو کہ وہ راوی اپنے دیگر ثقہ، اہل علم و حفظ ساتھیوں کی بعض روایتوں کے بالکل مطابق نقل کرتا ہو اور اس نے انتہائی جدوجہد کی ہو ان کی موافقت میں پھر اس کے بعد کبھی وہ ایسی بات ذکر کر دیتا ہے جس کا تذکرہ اس کے دوسرے ساتھی نہ کرتے ہوں تو اب اس کی زیادتی معتبر ہو گی اور وہ راوی جس کو آپ دیکھ رہے ہیں وہ امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے محدث کا مقصد ہے جلالت شان میں اور شاگردوں کی کثرت میں جو حفاظ حدیث ہیں اور ان کی اور دوسرے محدثین کی روایات کو نہایت درستگی کے ساتھ بیان کرتے ہیں یا مراد حضرت ہشام بن عروہ جیسی شخصیت کا مقصد ہے پر ان دو جلیل القدر محدثین کی روایتیں ان کے شاگردوں کے ذریعہ سے محدثین کے نزدیک مشہور و معروف ہیں دونوں کی اکثر روایات مطابق اور موافق ہیں اب وہ راوی ان دونوں حضرات سے یا ان میں سے کسی ایک سے چند ایسی حدیثیں روایت کرے جن کو ان کے تلامذہ میں سے کوئی نہیں جانتا اور وہ راوی ان تلامذہ کے ساتھ ان کی صحیح روایات نقل کرنے میں متفق رہا ہو تو اس قسم کے رواۃ کی روایتیں قبول کرنا جائز نہیں۔

واللہ اعلم

حل لغات

يَتَفَرد ـــــ فَرَدَوَفَرِدَوفَرُد (ن، ض، ك)

وَانْفَرَدَ ـــــ اکیلا ہونا۔

الفَرْدُ ـــــ ایک، طاق، (ج) فِرادُ الفَرَّادَ. موتیوں کا بیچنے والا۔

شَارك ـــــ شَرِكَهُ (س) شریک ہونا۔

شَارَكَهُ ـــــ وتَشَارَكَا. باہم شریک ہونا۔

الْمُشَارِك ـــــ حصہ دار۔

زَادَ ـــــ زَايَدَ بڑھنے میں مقابلہ کرنا۔

ازداد ـــــ زیادہ ہونا۔

الزِّيَادَة ـــــ مصدر۔ جو چیز بڑھائی جائے۔

جَلَالَتُهُ ـــــ اَجَلَّهُ اِجْلَالًا. تعظیم کرنا۔

تَجَلَّلَ ـــــ بڑا ہونا۔ تَجَلَّلَهُ. غالب ہونا۔

التَّجِلَّة ـــــ عظمت و بزرگی۔

المذهب ـــــ ذَهَبَ (ف) ذَهَابًا. جانا، گزرنا۔

اَذْهَبَ ـــــ وذَهَّبَ. سونے کی قلعی کرنا۔

الذَّهَب ـــــ مصدر. سونا۔ الذُّهُوبُ. جانے والا۔

لان حكم اهل العلم ـــــ یہ دراصل اذا ما عرضت روايتهٗ للحديث کے ساتھ مربوط ہے

سُؤال: یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے، اصول حدیث کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ ثقہ کی زیادتی معتبر ہوتی ہے جب کہ ماقبل کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ زیادتی معتبر نہیں کیونکہ جب راوی کی حدیث کا مقابلہ کیا جائے تو یا تو وہ روایت موافق ہوگی یا مخالف اگر موافق ہوگی تو زیادتی ہوگی ہی نہیں تو اس کے اعتبار کا کوئی مطلب نہیں اگر وہ روایت مخالف ہوگی تو جب یہ مخالف روایت منکر بنے گی تو پھر بھی زیادتی کا اعتبار نہ ہوگا۔

جواب: اس کا جواب امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ راوی دوسرے ثقہ روات کے ساتھ اسی استاذ سے روایت کرنے میں مشترک ہے پھر عام طور سے اس کی روایات دوسرے ثقہ راویوں کی روایات کے ساتھ موافقت کرتی ہوں مگر پھر وہ کسی خاص حدیث میں کوئی ایسے الفاظ بڑھا دے جو دوسرے ثقہ راویوں کی روایت میں

نہیں ہوتو اب اس راوی کی یہ زیادتی معتبر ہوگی۔

نیز اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ راوی ثقہ اور اہل حفظ راویوں کے ساتھ روایت میں شریک نہ ہو پھر وہ زیادتی بیان کرے تو اب اس کی زیادتی قابل قبول نہیں ہوگی۔[۱]

اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے چار مشہور شاگرد ہیں۔

(۱) ابوعوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ (۲) سعید بن ابی عروبہ رحمہ اللہ تعالیٰ (۳) ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ (۴) سلیمان تیمی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

یہ چاروں حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے باب التشہد کی روایت نقل کرتے ہیں صرف سلیمان تیمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں زیادتی ہے۔

واذا قرءَ فانصتوا.

یہ زیادتی قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے تین شاگرد نقل نہیں کرتے صرف سلیمان تیمی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل کرتے ہیں مگر یہ زیادتی ان کی قبول ہوگی کیونکہ سلیمان تیمی ہمیشہ اپنے باقی تینوں ساتھیوں کے ساتھ روایت کرنے میں شریک رہتے ہیں اور ان کی روایات عام طور سے متفق ہوتی ہیں اس لئے اب سلیمان تیمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ زیادتی معتبر ہوگی۔[۲]

فاما من تراه يعمد لمثل الزهري في جلالته و كثرة اصحابه الحفاظ المتقنين لحديثه.

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرما رہے ہیں کہ اگر کوئی جلیل القدر محدث ہو اس کے تلامذہ کثیر ہوں مثلاً امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ، اور ہشام بن عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ ان سے کوئی راوی ایسی روایت نقل کرے جو ان کے دوسرے شاگرد جو حفاظ بھی ہوں اور متقن بھی ان کے ساتھ روایت کرنے میں شریک ہے تو اب اس کی

---

[۱] فتح الملہم ۱۲۰/۱

[۲] مقدمہ شرح مسلم للنووی ۱۰/۱

زیادتی اوراس کی روایت معتبر ہوگی، تفرد اور زیادتی ایسے راوی کی قبول ہوتی ہے جو ثقہ، عادل، ضابط اور متقن ہونے کے ساتھ دوسری صحیح روایات کے نقل میں بھی دوسرے حفاظ کے ساتھ شریک ہو۔[1]

اگر راوی کی اس روایت یا زیادتی کو دوسرے ساتھی نہ جانتے ہوں اور یہ راوی دوسری صحیح احادیث کے نقل کرنے میں بھی ان کے ساتھ شریک نہ ہو تو اب اس کا یہ تفرد قبول نہیں ہوگا۔[2]

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَذْهَبِ الْحَدِيْثِ واهله بعض مَا يَتَوَجَّهُ بِهِ مَنْ اَرَادَ سَبِيلَ الْقَومِ، وَوُفِّقَ لَهَا وَسَنَزِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰه. شَرْحًا وَ اِيضَاحًا فِي مَوَاضِعِ مِّنَ الكِتَابِ عِنْدَ ذِكرِ الْاَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ اِذَا اَتَيْنَا عَلَيْهَا فِي الْاَماكِنِ الَّتِي يَلِيقُ بِها الشّرحُ والإيضاحُ اِن شاء اللّٰه تعالٰى.

ترجمہ

اور ہم نے فن حدیث اور محدثین کے طریقہ کے سلسلہ کی بعض باتیں بیان کردی ہیں جن کے ذریعہ سے آدمی محدثین کی راہ اختیار کرسکتا ہے طلبہ حدیث کے لئے جنہیں توفیق ایزدی بھی حاصل ہے ان شاء اللہ ہم اس کی مزید وضاحت کریں گے اسی مقدمہ میں متعدد مقامات میں احادیث ضعیفہ کے بیان میں جب اس بحث کو کریں گے جس جگہ تشریح وتوضیح کا موقع ہوگا۔

حل لغات

يتوجه —— اَوْجَهَ اِيْجَاهًا. وجیہ بنانا۔

اَلْوَجْهُ —— چہرہ۔ (ج) اَوْجُه.

اَلْوَجَاهة —— مصدر. مرتبہ، عزت۔

---

[1] الكفاية فى علم الرواية للخطيب بغدادى ۴۲۵

[2] مقدمه شرح مسلم للنووى ۱۰/۱

الْاَخْبَار —— خَبَر (ن) خُبْرًا. کھیتی کے لئے جوتنا۔
خَابَرَۃٌ —— بٹائی پر کھیت جوتنا۔
الْمُعَلَّلَه —— عَلَّ (ن، ض) دوسری مرتبہ پینا۔
عَلَّلَهٗ —— بار بار پلانا۔
اَعَلَّ —— گھونٹ گھونٹ پلانا۔
الْعُلَّة —— بہلاوہ۔
الْاَمَاکِن —— مَکُن (ك) مَکَانَۃٌ. صاحب مرتبہ ہونا۔
مَکَّنَهٗ واَمْکَنَهٗ —— قدرت دینا۔
الْمُکْنَة —— قوت، طاقت۔
الْمَکَانَة —— مصدر. رفعت شان۔
ایضاح —— وَضَحَ (ض) ظاہر ہونا۔
الْوَضَح —— مصدر. روشنی وسپیدی صبح۔
الْوَضِیْحَةُ —— مویشی (ج) وَضَائح.

فرمایا مسلم شریف لکھنے کے بعد میں نے یہ کتاب اپنے شیخ ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کو دکھائی جو علل احادیث میں ماہر تھے انہوں نے جن احادیث کی طرف اشارہ فرمایا میں نے اس کو مسلم شریف سے نکال دیا، مگر اس کے باوجود شراح مسلم فرماتے ہیں کہ اب بھی اس میں بعض روایات معلل ہیں۔

وضاحت

عبارت بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ کس اصول کی بناء پر محدثین روایات کو قبول کرتے ہیں اور کس اصول کی بناء پر محدثین روایات کو رد کرتے ہیں تیسری قسم کا جن میں ضعف ہے کافی شافی بیان ہو چکا ہے جس کے ذریعہ سے آدمی کو رہنمائی مل سکتی ہے۔

وسنزید ان شاء اللّٰہ شرحا وایضاحاً فی مواضع من الکتاب.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا کیا یا نہیں کیا۔

اس بارے میں امام عبداللہ حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کا کہنا یہ ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ تینوں طبقات (یعنی طبقہ اول، طبقہ دوم اور طبقہ سوم) کے طور سے تین کتابیں لکھنا چاہتے تھے مگر صرف طبقہ اول کی احادیث کو مسلم شریف میں جمع فرمایا طبقہ دوم اور طبقہ سوم کے اعتبار سے دو کتابیں مزید لکھنا چاہتے تھے مگر اس سے پہلے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال ہو گیا۔[1]

مگر قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ اور شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تینوں طبقات کی احادیث کو اسی کتاب میں جمع کر دیا ہے اور جن میں سے بعض معلل یعنی ضعیف بھی ہیں اور بعض مقامات پر ان کی علتوں پر مختصر تنبیہ بھی کر دی ہے۔[2]

نوٹ: مسلم شریف میں معلل یعنی ضعیف روایات بھی ہیں اس موضوع پر صاحب دار قطنی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں مسلم شریف کی ۱۳۲ روایات کو ضعیف کہا ہے۔[3]

اسی وجہ سے امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلم میں صحاح کے علاوہ درجہ حسن کی روایات بھی موجود ہیں۔[4]

مسلم شریف کی تصنیف کی ایک اور وجہ

وَبَعْدُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلَوْ لَا الَّذِيْ رَأَيْنَا مِنْ سُوْءِ صَنِيْعِ كَثِيْرٍ مِّمَّنْ

۱؎ شرح مسلم للنووی ۵/۱، فتح الملھم ۱۲۰/۱

۲؎ شرح مسلم للنووی ۵/۱ و فتح الملھم

۳؎ اگرچہ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں اور ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے الھدیٰ الباری مقدمہ فتح الباری میں ۴۰۰، شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقدمہ لامع الدراری ص ۲۷ اور حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقدمہ ابن صلاح میں ۱۴ میں سب کے جوابات بھی دیے ہیں کہ یہ روایات ضعیف نہیں ہیں۔

۴؎ الحاوی للفتاویٰ ۲۷۹/۲

نَصَبَ نَفْسَهٗ مُحدّثا فِيما يَلْزَمُهم مِن طَرْحِ الاَحَادِيثِ الضَّعِيفَةِ وَالرّواياتِ المُنكَرةِ وَتَرْكِهِمِ الاِقْتِصَارَ عَلٰى الْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ الْمَشهورَةِ مِمَّا نَقلَه الثِقاتُ المَعروفون بِالصدقِ والاَمانةِ بعدَ مَعرِفَتِهِمْ وَاقْرارِهِم بِاَلْسِنَتِهِمْ اَنَّ كثيرًا ممّا يقْذِفُون به الى الاَغبياء من الناس هُو مُسْتَنْكَرٌ و مَنقُوْلٌ عَن قومٍ غيرِ مَرضِيّينَ مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنهم ائمةُ الحديثِ مثلُ ① مالكِ بنِ اَنَسٍ ② وَ شُعْبَةَ بنِ الحَجَّاجِ ③ وسفيانَ بنِ عُيَينةَ ④ وَيَحيَى بنِ سَعيدٍ القَطّانِ ⑤ وَعبدِالرحمنِ بنِ مهديّ وغيرِهم من الائمة لَمَا سَهُلَ عَلَينا الْاِنْتِصَابُ لَمَّا سالتَ من التَّمْيِيْزِ وَالتَّحْصِيْلِ وَلٰكِنْ مِنْ اَجْلِ مَا اَعْلَمْنَاكَ مِن نَشْرِالْقَوْمِ الْاَخْبَارِ المنكَرةِ بِالاَسَانيدِ الضّعافِ المجهولَة وِقَذْفِهِم بِها اِلَى العَوامِ الذين لَا يَعْرِفُون عُيوبَها خَفَّ علٰى قُلُوْبِنَا اَجَابَتُكَ اِلٰى مَا سَأَلْتَ.

ترجمہ

مذکورہ بالا امور کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اگر ہم نے ان لوگوں کے غلط طریقہ کا مشاہدہ نہ کیا ہوتا جنھوں نے اپنے آپ کو خود ساختہ محدث بنا کر پیش کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ان پر لازم تھا ضعیف منکر روایتوں کو چھوڑ دینا اور ایسی صحیح روایتوں پر اکتفاء نہ کرنا جن کو ایسے ثقہ لوگوں نے نقل کیا ہے جو صدق اور امانت میں مشہور ہیں باوجود یکہ ان (خود ساختہ) محدثین کو اس کا علم اور زبانی اقرار و اعتراف ہے کہ بہت سی احادیث جن کو وہ عوام الناس کے سامنے بیان کرتے ہیں منکر ہیں اور ایسے ناپسندیدہ لوگوں سے (وہ احادیث) منقول ہیں جن سے روایت کرنے کی مذمت کی ہے ① امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ ② شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ ③ ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ ④ یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ ⑤ ابن المہدی

رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ (ائمہ حدیث نے) (اگر یہ تمام غلط باتیں ہمارے مشاہدے میں نہ آتیں) تو ہمارے لئے یہ کام کرنا آسان نہ ہوتا۔ جس کی تم نے درخواست کی ہے کہ صحیح اور ضعیف روایتوں میں امتیاز کرنا اور صحیح روایتوں کو جمع کرنا مگر اس وجہ سے جو ہم نے تم کو بتائی کہ خود ساختہ محدثین نے منکر حدیثوں کو جو ضعیف اور مجہول سندوں سے مروی ہیں ان کو عوام الناس جو ان کے عیوب سے واقف نہیں ہیں ان کے درمیان پھیلایا ہے (ان تمام وجوہات کی وجہ سے) ہمارے دل پر سے آپ کی درخواست قبول کرنے کا بوجھ ہلکا ہوگیا۔

حلِّ لغات

وضیعِ ـــــ وَضِع (س) نقصان اٹھانا۔

اتَّضَعَ ـــــ ذلیل ہونا۔

الْوَضْعُ ـــــ مصدر. جگہ۔ (ج) اوضاع

الْوَضِيْعَةُ ـــــ قیمت کی کمی۔

طَرَحَ ـــــ طَرِحَ (س) طَرَحًا. بدخلق ہونا۔

اِطَّرَحَهٗ ـــــ پھینک دینا، دور کردینا۔

الْمَطْرَحُ ـــــ ڈالنے کی جگہ۔

اقتصار ـــــ قَصَرَ (ن) قُصُوْرًا. ناقص ہونا۔

قَصَّرَ ـــــ چھوٹا کرنا۔ اَقْصَرَهٗ. طول کم کرنا۔

الْقِصَر ـــــ چھوٹا پن۔

یقذفون ـــــ قَاذَفَهٗ ایک دوسرے کو تہمت لگانا اور گالی دینا۔

اِنْقَذَفَ ـــــ پھینکا جانا۔

الْقُذَفَة ـــــ جانب، گوشہ۔

الْقَذَاف ـــــ تھوڑا پانی۔

الاغبیاء ـــــ غَبِیَ (س) غَبًا. کند ذہن ہونا۔
الغبیُّ ـــــ کم سمجھ، جاہل۔
الغَبْیَۃ ـــــ کم کم بارش یا بوچھار۔
ذم ـــــ ذَمَّہٗ (ن) ذَمًّا. برائی بیان کرنا۔
اَذَمَّہٗ ـــــ قابل مذمت پانا۔
تَذَمَّمَ ـــــ ننگ وعار سمجھنا اور شرم کرنا۔
نَشَرَ ـــــ تَنَشَّرَ. پھیلنا۔
اسْتَنْشَرَ ـــــ خبر پھیلانے کو کہنا۔
النَشرُ ـــــ مصدر. عمدہ خوشبو یا بو۔

وضاحت

اس عبارت بالا میں مصنف نے دوبارہ اپنے شاگرد احمد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ یا شیخ ابواسحاق ابراہیم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا یہ مطالبہ کرنا کہ میں احادیث صحیح کو جمع کروں یہ مشکل کام تھا مگر جب ہم نے یہ بات دیکھی کہ لوگ منکر اور ضعیف روایات کو باوجود اقرار کے بیان کرتے ہیں جن کو امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ، سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ ائمہ حدیث نے منع بھی فرمایا ہے اور وہ بھی ان روایات کو ان عوام کے سامنے بیان کرتے ہیں جو صحیح اور ضعیف روایات میں تمیز بھی نہیں کرسکتے ہیں ان حالات کا مشاہدہ کرتے ہوئے میں نے کتاب لکھنے کا فیصلہ کرلیا۔

من طرح الاحادیث الضعیفۃ.

اس میں لفظ ''من'' بیانیہ ہے اور یہ فیما یلزمھم کا بیان بن جائے گا۔[1]
اور ''طرح'' سے مراد لوگوں کے سامنے بیان کرنا ان کا یہ برا طرز عمل یہ ہے کہ

[1] فتح الملہم ۱/۱۲۰

احادیث ضعیفہ ومنکرہ کو بیان کرنا۔

وترکھم الاقتصار علی الاخبار الصحیحۃ.

اس کے عطف کے بارے میں تین احتمال ہیں پہلا احتمال یہ اس کا عطف سوء صنیع پر ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ میں ان کی یہ بری عادت کہ احادیث صحیحہ پر اکتفاء نہ کرنے کو نہ دیکھتا۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس جملہ کا عطف فیما یلزمھم پر ہو، مطلب یہ ہوا کہ جو کچھ ان پر لازم تھا اس بارے میں اور صحیح احادیث پر اکتفاء کے ترک کے بارے میں ان کی بری عادت اگر میں نہ دیکھتا[1]

تیسرا احتمال یہ جملہ الذی راینا پر عطف ہو، اور ہم نے ان خود ساختہ محدثین کی یہ بری عادت دیکھی۔

علی الاخبار الصحیحۃ المشھورۃ.

صحیح مشہور احادیث پر اکتفاء کرتے۔

الصحیحۃ المشھورۃ میں دو احتمال ہیں پہلا احتمال یہ ہے کہ یہاں پر حدیث مشہور مراد ہے۔[2]

حدیث مشہور کی تعریف:

وہ حدیث جس کے راوی ہر زمانے میں تین سے کم نہ ہوں۔[3]

دوسرا احتمال یہاں مشہور سے مراد معروفۃ ہو۔

حدیث معروف کی تعریف:

جس حدیث کا راوی ضعیف ہو اور ثقات کے خلاف روایت کرے تو اس روایت کو منکر اور اس کے مقابل روایت کو معروف کہتے ہیں۔[4]

---

[1] فتح الملھم ۱۲۰/۱ و حاشیۃ السندی علی المسلم ص۹

[2] حاشیۃ السندی علی المسلم ص۹ [3] تدریب الراوی

[4] اصطلاحات المحدثین ۱۵، خیر الاصول ۵

الاغبياء من الناس.

اغبیاء غبی کی جمع ہے مراد یہاں پر وہ غافل اور جاہل لوگ ہیں جن کا علم حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر اپنے آپ کو محدث کہتے ہیں۔[١]

مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام مالک، لقب امام دار الہجرۃ ہے، کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ خالص عربی ہیں یہ یمن کے شاہی خاندان حمیر کی شاخ اصبح سے تعلق رکھتے تھے۔ ولادت ۹۳ھ میں ہوئی۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نزدیک امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ نہ کوئی فصیح ہے اور نہ علم احادیث کا جاننے والا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ تابعین کے بعد خدا کی مخلوق پر حجت ہیں۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ میں پانچ باتیں ایسی جمع ہیں جو کسی دوسرے میں نہیں (١) دراز عمر اور عالی سند (٢) عمدہ فہم اور وسیع علم (٣) آپ کی روایات پر امت کے ائمہ کا اتفاق (٤) آپ کی عدالت، اتباع سنت اور دین داری پر محدثین کا اتفاق (٥) فقہ اور فتویٰ میں مہارت۔[٢]

وفات: ١١ ربیع الاول ١٧٩ھ میں جب کہ آپ کی عمر چھیاسی سال تھی انتقال ہوا۔[٣]

شعبة بن الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

کنیت ابو البسطام ہے بصرہ کے رہنے والے تھے حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے

---

[١] فتح الملہم ١٢٠/١ [٢] تذكرة الحفاظ ٢١٣/١

[٣] تذكرة الحفاظ، محدثین عظام ٩٦

بھی کچھ مسائل سنے تھے۔[۱]

ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **لولا شعبة لما عرف الحديث فی العراق** یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شعبہ امام المتقین ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **شعبة امة واحدة**۔ علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **شعبه احفظ الناس لمشائخ** ہیں۔ وفات: ۱۶۰ھ میں ہوئی۔[۲]

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام سفیان۔ ابومحمد کنیت ہے کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ولادت ۱۰۷ھ میں ہوئی امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اور سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نہ ہوتے تو حجاز کا علم ختم ہوجاتا۔[۳]

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عمرو بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگردوں میں سب سے زیادہ اثبت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **مارایت بالسنن اعلم منه.**

علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگردوں میں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ سب سے متفق علیہ ہیں۔

---

[۱] تذکرة الحفاظ ۱۹۳/۱

[۲] مزید حالات کے لئے: تذکرة الحفاظ، خلاصة الخزرجی ۱۶۶، کا مطالعہ کریں۔

[۳] خلاصہ ۱۴۶/۱

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ اہل حجاز کی احادیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔[1]

وفات: ۱۹۸ھ میں ہوئی۔

یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام یحییٰ والد کا نام سعید، ابوسعید کنیت تھی۔ ولادت ۱۲۰ھ بصرہ کے رہنے والے تھے، آپ کو محدثین کی جماعت نے ثقہ اور حافظ کہا ہے۔ علی بن المدینی فرماتے ہیں کہ اسماء الرجال میں ان سے بڑا عالم کوئی نہیں ہوا، بیس سال تک ہر رات قرآن کا ختم کرتے تھے۔ قرآن سے خاص شغف رکھتے تھے جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تو بے ہوش ہوجاتے تھے شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے استاذ تھے وہ بھی ان کے علم کے قائل تھے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ اثبت ہیں۔

محمد بن بشار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یحییٰ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانے کے امام تھے۔

وفات: ۱۹۸ھ میں صفر کے مہینے میں ہوئی۔

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ان کی کنیت ابوسعید ہے بصرہ کے رہنے والے تھے۔

۲۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں سے حدیث میں زیادہ علم رکھتے تھے نیز فرماتے تھے کہ اگر میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہوکر قسم کھاؤں کہ میں نے ابن مہدی جیسا آدمی نہیں دیکھا تو میں حانث نہیں ہوں گا۔ ہمیشہ اپنے حفظ سے حدیث

[1] تذكرة الحفاظ ١/٢٦٤

بیان کرتے ان کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی گئی پوری رات عبادت کرتے دو رات میں ایک قرآن ختم کرتے ہر سال حج کرتے تھے۔ صحاح ستہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

وفات: ۲۹۸ھ میں جب کہ ان کی عمر ۷۳ سال کی تھی انتقال ہوا۔[1]

من التمييزو والتحصيل.

یہ لماسالت کا بیان ہے کہ جب تمہارے لئے صحیح اور سقیم اور مقبول و مردود روایات علیحدہ کرنے کا کام آسان ہوا اب ایسی کتاب لکھیں گے کہ جس میں صحیح جید اور مقبول احادیث کو الگ کر کے لکھیں گے۔[2]

خف علی قلوبنا.

دین کی حفاظت اور مسلمانوں کو ضرر سے بچانے کا فائدہ ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے یہ دشوار کام میرے لئے آسان ہو گیا۔[3]

صرف صحیح روایتوں کو بیان کرنا چاہئے

(متہم اور گمراہ رواۃ سے روایت کرنا جائز نہیں)

وَاعْلَمْ وَ فَّقَكَ اللّٰه تَعَالٰى اَنَّ الواجبَ عَلٰى كلّ احدٍ عَرْفُ التَّمْيِيْزِ بَين صحيحِ الرواياتِ و سَقِيمِها و ثقاتِ الناقلِينَ لها من المُتَّهَمِين اَن لَّا يُروىٰ مِنها الّا مَا عَرَفَ صحةَ مخارجِهٖ والسِتارَة فِي ناقِليه وَاَن يَّتَّقِي مِنها مَاكَانَ مِنْهَا عَنْ اَهلِ التُّهمِ وَالْمُعَانِدِيْنَ مِنْ اَهلِ البِدَعِ.

---

[1] تذكرة الحفاظ ۳۲۰/۱

[2] فتح الملهم ۱۲۱/۱

[3] فتح الملهم ۱۲۱/۱

ترجمہ

آپ یہ بات جان لیں اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطاء فرمائے کہ ہر اس شخص پر جو صحیح اور ضعیف روایتوں کے درمیان امتیاز کر سکتا ہو اور حدیث کے ثقہ راویوں کو متہم راویوں سے ممتاز کر سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ صرف ایسی حدیثیں بیان کرے جن کی روایت کی درستگی اور ناقلین کے صدق وضبط کو جانتا ہو اور جو روایتیں متہم اور معاند گمراہ لوگوں سے مروی ہیں ان سے اجتناب کرے۔

(خلاصہ یہ ہے کہ عوام کے سامنے صحیح احادیث بیان کرنا لازم ہے ضعیف، منکر احادیث عوام کے سامنے بیان کرنا ناجائز اور عوام کے ساتھ خیانت ہے)۔

حل لغات

عرف ـــــ عَرُفَ (ك) عَرَافَةً. چودھری ہونا۔

عَرَفَ ـــــ (ف) عَرْفًا. خوشبو ترک کر دینا۔

العُرْف ـــــ موج، اونچی جگہ۔

الْعُرُوْفَة ـــــ جاننے والا۔

التمییز ـــــ مَازَ (ض) مَيْزًا. علیحدہ کرنا۔

اسْتَمَازَ اِسْتِمَازَةً ـــــ جدا ہونا۔

المَيْزُ والمَيِّز ـــــ مضبوط پٹھوں والا۔

سقیم ـــــ (س) (ك). بیمار ہونا۔

اسقم ـــــ بیمار ڈالنا۔

السَقَم السُقْم ـــــ بیماری۔

ناقل ـــــ (ن) ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔

مَنْقَلُ ـــــ پہاڑی راستہ۔

وَهِمَ ـــــ (س). غلطی کرنا۔

التَھِیْم —— تہمت لگایا ہوا۔
سکت —— اَسْکَتَ. کلام منقطع ہونا۔
سَاکَتَہٗ —— چپ رہنے میں مقابلہ کرنا اور غالب رہنا۔
السکتۃ —— برتن میں باقی ماندہ۔
المُسَکت —— جوئے کے کھیل کا آخری تیر۔
حین —— حَانَ (ض) وقت قریب ہونا۔
حَیَّنَہٗ —— وقت و میعاد مقرر کرنا۔
اَحْیَنَ —— احْیَانًا. وقت معین کے لئے معاملہ کرنا۔
الْحَائِنَۃ —— مصیبت (ج) حوائن۔
متھم —— صیغہ اسم مفعول الزام دیا ہوا۔
مخارج —— مخرج کی جمع ہے نکلنے کی جگہ۔
یتقیٰ —— اتقی، اتقاء۔ برے افعال سے اجتناب کرنا۔
التھم —— بمعنی۔ تہمت، الزام جمع تہم، وتہامات۔
معاندین —— المعاند بمعنی ضدی۔

وضاحت

وثقات الناقلين لها من المتهمين.

حدیث کے ثقہ راویوں کو متہم راویوں سے ممتاز کرسکتا ہو۔

سؤال: اس سے پہلے **عرف التمييز بين صحيح الروايات و سقيمها** کہ جو شخص صحیح اور ضعیف روایتوں کے درمیان امتیاز کرسکتا ہو دونوں عبارت کا مفہوم ایک ہی ہے تو تکرار لانے سے کیا فائدہ ہے۔

جواب: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہاں پر تکرار نہیں ہے کیونکہ بعض روایات صحیح ہوتی ہیں لیکن اس کی سند میں کوئی متہمین میں سے یا مبتدعین سے کوئی ہوتا

ہے تو سند کے ساتھ اس روایت کو نقل نہیں کیا جائے گا۔[۱]

والستاره فی ناقلیه: روایت کی درستگی کو جانتا ہے۔

ستارہ: بکسر السین ہے بمعنی پردہ یہاں مراد وہ راوی جس میں عدالت اور خیانت ہو یعنی ایسے راوی جن کی خوبیاں ہمارے سامنے ہیں اور ان کی کوئی برائی ہمارے علم میں نہیں ہے اگرچہ واقعۃً ہو بھی تب بھی ان پر پردہ پڑا ہوا ہے۔[۲]

ماکان منها عن اهل التهم: وہ راوی جو اہل تہمت میں سے ہو۔

متہم: وہ راوی جس سے حدیث نبوی میں تو جھوٹ بولنا ثابت نہ ہو مگر اس سے عام گفتگو میں جھوٹ بولنا ثابت ہو چکا ہو یا ایسی حدیث کو وہ ایسے بیان کرے جو اصول دین کے خلاف ہو۔[۳]

والمعاندین من اهل البدع: معاند، گمراہ لوگوں سے روایت کے نقل کرنے سے اجتناب کرے۔ اہل بدعت کی روایات قبول ہوں گی یا نہیں۔ اس بارے میں محدثین کے سات اقوال ہیں بعض کے نزدیک مطلقاً مقبول ہیں بعض کے نزدیک مطلقاً مردود ہیں مگر جمہور کا قول یہ ہے کہ بدعتی کی روایت مقبول ہے بشرطیکہ یہ شرطیں پائی جائیں۔

۱. ان کی بدعت حد کفر تک نہ پہنچی ہو۔
۲. وہ بدعتی اپنی بدعت کا داعی نہ ہو۔
۳. اس کی بدعت کسی واضح شرعی قطعی دلیل کے خلاف نہ ہو۔
۴. وہ بدعتی اپنے مذہب اور اہل مذہب کے لئے جھوٹ بولنے کو حلال نہ سمجھتا ہو۔
۵. اس کی روایت سے کسی بدعت کی تائید نہ ہوتی ہو۔

---

[۱] شرح مسلم للنووی ۶/۱ و فتح الملهم ۱۲۱/۱

[۲] فتح الملهم ۱۲۱/۱ و شرح مسلم للنووی ۶/۱

[۳] اصطلاحات المحدثین ۱۴، و خیرالاصول ۵، مقدمه فتح الملهم ۱۲۱/۱

❻ اس کی روایت کسی شرعی دلیل اور امر متواتر کے خلاف نہ ہو۔

ثقہ لوگوں کی روایات مقبول ہونے پر آیات قرآنیہ سے استدلال

وَالدَّلِيلُ عَلٰى اَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِن هٰذا هُوَ اللاَّزِمُ دُونَ مَا خَالَفَهٗ قولُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعالٰى ذِكرُه.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌ ۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِينَ[1] وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ.

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ[2] وَقَالَ وَاَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِّنْكُمْ.[3]

فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الأيَاتِ اَنَّ خَبرالفاسِقِ سَاقِطٌ غيرُ مقبولٍ وَاَنَّ شهادَةَ غيرِ العَدلِ مَرْدُودَةٌ.

ترجمہ

اور اس بات کی دلیل جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہی لازم ہے اور اس کے خلاف جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''اے ایمان والو اگر کوئی بدکار آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کرلیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کو نادانی میں کوئی نقصان پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ'' اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے ''ایسے گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو'' اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''اپنے میں سے دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنا لو۔'' یہ آیتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فاسق کی خبر نا قابل اعتبار نا مقبول ہے اور یہ کہ غیر عادل کی گواہی مردود ہے۔

---

[1] سورۃ الحجرات آیت ۶ [2] سورۃ البقرہ آیت ۲۸۲ [3] سورۃ طلاق آیت ۲

حلِّ لغات

فدل ـــــ ن۔ راستہ دکھانا (ض) ناز ونخرہ کرنا۔ مقبول۔س۔قبول کرنا۔ (ن) مشغول ہونا (ف) دن کا قریب ہونا۔

مردود ـــــ ن۔ پھیرنا واپس کرنا۔ تردد۔ شک وشبہ میں پڑ جانا۔ اردّ۔ جوش میں آنا الوَرد۔ زبان کی لڑکھڑاہٹ۔ الرِد. چیز کا سہارا۔

وضاحت

یہاں سے مصنف یہ بات بیان فرمارہے ہیں کہ ثقہ لوگوں کی روایات قبول ہوں گی اور متہم اور مبتدع کی روایات مقبول نہیں اس پر قرآن کی تین آیات سے استدلال فرمارہے ہیں۔

ان کی احادیث مقبول ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کم از کم خبر کا صدق راجح ہونے کا گمان ہو مگر یہاں پر کذب کے غالب ہونے کا گمان ہوتا ہے اور دوسری طرف عادل اور ثقہ راویوں کی روایت نے اس قسم کے لوگوں کی روایات سے مستغنی کردیا[1]

خبر اور شہادت میں فرق

وَالخبرُ وَاِنْ فارقَ معناه معنَى الشهادةِ فِي بعضِ الوجوهِ فقد يَجتَمعانِ فِي اعظمِ معانيهِما اِذْ كَان خبرُ الفاسقِ غيرَ مقبولٍ عند اهل العلمِ كَمَا اَن شَهادتَه مردودةٌ عندَ جَميعِهِم.

ترجمہ

اور خبر بعض اعتبارات سے اگرچہ شہادت سے متفاوت ہے مگر بنیادی بات میں دونوں متحد ہیں کیونکہ فاسق کی خبر علماء کے نزدیک غیر معتبر ہے جس طرح اس کی شہادت بالاتفاق مردود ہے۔

---

[1] فتح الملہم ۱/۱۲۱

حل لغات

فارق ـــ (س) گھبرانا۔ افرق. پرندہ کا بیٹ کرنا۔ مریض کا صحت یاب ہونا۔ فَارَقَ. جدا ہونا۔ الفرق. مانگ۔ الوجوہ۔ (ض) منہ پر مارنا۔ (ک) وجیہ. ہونا۔ وجّہ۔ کسی کے پاس جانا۔

واجھہ ـــ روبرو مقابلہ کرنا۔ الوجہ چہرہ۔

الوجہ ـــ جانب۔ قصد۔ مقصود کلام۔ رضامندی۔ الوَجْه الوَجَہَ. تھوڑا پانی۔

الوِجْه ـــ الوُجه: جانب، گوشہ۔

الوَجه ـــ الوُجُه. صاحب مرتبہ۔

اعظمَ ـــ. (ک) بڑا ہونا۔ (ن)، ہڈی پر مارنا، عظّم۔ تعظیم کرنا۔

تعاظم ـــ تکبر کرنا۔

وضاحت

والخبروان فارق معناہ سے ایک سوال کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ آیت دوم اور سوم تو شہادت کے بارے میں ہے نہ روایت کے بارے میں تو اس سے استدلال کیسے کیا جا رہا ہے؟

جواب: شہادت اور روایت میں اگرچہ کئی فرق ہیں مگر بنیادی بات میں دونوں متحد ہیں وہ یہ ہے کہ جس طرح شہادت کے معتبر ہونے کے لئے شاہد کا عادل ہونا ضروری ہے تو اسی طرح خبر اور روایت کے معتبر ہونے کے لئے راوی کا عادل ہونا ضروری ہے اور جس طرح فاسق کی شہادت مردود ہے تو بعینہٖ اسی طرح فاسق کی روایت بھی غیر معتبر ہے۔

شہادت اور خبر (روایت) میں وجوہ اتفاق

① اسلام ② عقل ③ بلوغ ④ عدالت ⑤ مروۃ (یعنی عیب ناک

کاموں سے بچنا) (۶) ضبط۔ ان سب میں شہادت اور خبر مشترک ہیں۔

شہادت اور خبر میں وجوہ فرق

❶ عدد: شہادت میں عدد شرط ہے مگر روایت میں عدد شرط نہیں۔
❷ آزادی: شہادت میں آزادی شرط ہے مگر روایت میں آزادی شرط نہیں۔
❸ شہادت میں عداوت مانع ہے مگر روایت میں یہ مانع نہیں۔
❹ شہادت میں ذکور ہونا شرط ہے مگر روایت میں ذکور ہونا شرط نہیں۔
❺ شہادت میں مخصوص تعلق مثلاً باپ کے بارے میں بیٹے کی شہادت مانع ہے مگر روایت میں یہ مانع نہیں۔
❻ شہادت میں طلب شہادت شرط ہے مگر روایت میں ایسا نہیں۔
❼ شہادت عندالحاکم ہوتی ہے مگر روایت میں ایسا نہیں۔
❽ شہادت میں رجوع جائز نہیں روایت میں رجوع کرنے سے اس کی روایت ساقط ہوجاتی ہے۔
❾ شہادت کے لئے پہلے دعویٰ مدعی شرط ہے جب کہ روایت کے لئے یہ شرط نہیں
❿ روایت کے بارے میں ایک آدمی کے قول سے بھی جرح وتعدیل ہوسکتی ہے مگر شہادت میں ایسے نہیں ہوسکتا۔[1]

وَدلّتِ السُّنَّةُ عَلٰى نَفي روايةِ المنكَرِ من الاَخبارِ كنحوِ دلالةِ القُرانِ عَلٰى نَفيِ خَبرِ الْفَاسِقِ وَهُوَ الْاَثرِ المَشهورِ عَن رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلَّمَ مَنْ حَدّث عَنّي بحديث يُرىٰ اَنه كذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الكَاذبين.

حَدَّثَنَاهُ اَبُوبَكْرِ بنُ ابِى شَيْبَةَ قَالَ نا وكيعٌ عن شُعبةَ عن

---

[1] تدريب الراوى ۱۳۲، و فتح الملهم ۱۲۱/۱

الحَكَمِ عن عبدِالرحمنِ بنِ اَبِی لیلیٰ عن سمُرةَ بنِ جُندبٍ ح و حدثناه ابوبكرِ بن ابی شَيبةَ ايضاً قال نا وكيعٌ عن شُعبةَ و سفيانَ عن حبيبٍ عن ميمونِ بنِ ابی شَبِيْبٍ عن المُغِيْرةِ بنِ شُعبةَ قَالَا قَالَ رَسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلَّم ذٰلك.

ترجمہ

اور احادیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ منکر روایتوں کا بیان کرنا جائز نہیں ہے جس طرح قرآن مجید اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فاسق کی خبر معتبر نہیں ہے۔ وہ حدیث وہی مشہور حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری طرف ایسی بات منسوب کرے جس کو وہ جھوٹ سمجھتا ہے تو وہ خود بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

ہمیں یہ حدیث بیان کی ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کی وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ حکم رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور وہ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں (ح دوسری سند) ہمیں یہ حدیث بیان کی ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کی وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ حبیب ابن ابی ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ میمون رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے پھر دونوں صحابیوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا ہے۔

(یعنی ابوبکر نے اپنی ایک سند سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور دوسری سند سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ دونوں سے مرفوعاً نقل کیا ہے)۔

حل لغات

كنحو ـــــ (ن) قصد کرنا۔

نحّی ـــــ ہٹانا۔ معزول کرنا، انحیٰ۔ اعتماد کرنا۔ تنحّی جدا ہونا۔
النحو ـــــ جانب۔ جہت۔ راستہ کذب۔ (ض) جھوٹ بولنا۔
کذّب ـــــ جھوٹ بنانا۔ گرمی کا کم ہونا۔

وضاحت

دلت السنة: سنت دلالت کرتی ہے، سنت سے مراد عام طور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال وتقریر ہوتی ہے اگر مقید ذکر ہو مثلاً سنۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ تو پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا طریقہ مراد ہوگا۔[1]

یری انه کذب. یاء کے ضمہ اور فتحہ دونوں طرح سے پڑھ سکتے ہیں اگر ضمہ پڑھیں تو معنی ہوں گے یظن گمان کرتے ہوئے اور اگر فتحہ کے ساتھ پڑھیں تو معنی ہوں گے یعلم جانتے ہوئے مگر بہتر ہے کہ مجہول یعنی یاء کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے اس صورت میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا استدلال بھی صحیح ہوگا۔

فهواحد الكاذبين: الکاذبین باء کے فتحہ (صیغہ تثنیہ) اور باء کا کسرہ (صیغہ جمع) دونوں طرح جائز ہے۔ تثنیہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا کہ وہ دو جھوٹوں میں سے (ایک واضع جس نے جھوٹ بنایا، دوسرا بیان کرنے والا) ایک ہوگا۔[2] دوسری صورت یعنی جمع میں ترجمہ ہوگا کہ وہ روایت کرنے والا خود بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

یہ روایت تقریباً اسی (۸۰) صحابہ سے منقول ہے اس کو متواتر نقلی کہا گیا ہے۔

ایک روایت میں یہ روایت شک کے ساتھ الکاذبَین او الکاذبِین دونوں الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔[3]

حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة انه.

---

[1] فتح الملہم ۱۲۱/۱، شرح نخبۃ الفکر ۹۶
[2] شرح مسلم للنووی ۷/۱، فتح الملہم ۱۲۲/۱، مکمل ۱۵/۱
[3] شرح مسلم للنووی ۷/۱، فتح الملہم ۱۲۲/۱

یہاں پر دو سندیں ہیں ایک سند ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور دوسری سند ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے۔

ان دونوں سندوں کا متن پہلے گذر چکا ہے۔

(یری انه کذب فهواحد الکاذبین).

سُؤال: یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے متن حدیث کو پھر سند حدیث کو بیان کیا۔

جَوَاب: بہتر اور افضل صورت تو یہی ہے کہ پہلے سند ہو پھر متن مگر یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ جائز صورت بیان کررہے ہیں کہ پہلے سند ہو پھر متن ذکر کیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

حدثنا ہ ضمیر اس اثر کی طرف راجع ہے۔

محدثین کے نزدیک یہ بات مشہور ہے کہ حدثنا کی جگہ ''ثنا'' اور اخبرنا کی جگہ ''نا'' اور تحویل کے جگہ پر ''ح'' لکھتے ہیں مگر یہ ح الف کے ساتھ ہی پڑھا جائے گا۔

بعض تحویل پڑھنے کو کہتے ہیں یہ ح کا سلسلہ بخاری میں کم اور مسلم میں زیادہ ہے۔[1]

اس ''ح'' میں چار اقوال مشہور ہیں۔

❶ ح تحول بمعنی تبدل وانتقال سے ماخوذ ہے مطلب یہ ہے کہ یہاں سے طرز اسناد کی تبدیلی اور ایک دوسری مستقل سند کی طرف انتقال کا سلسلہ شروع ہورہا ہے۔

❷ یہ حیلولۃ سے ماخوذ ہے مطلب یہ ہے کہ آگے سلسلہ سند میں یہ دوسری سند رکاوٹ ہے۔

❸ اہل اندلس کے نزدیک یہ ''الحدیث'' کی طرف اشارہ ہوتا ہے یعنی **کملوا السند الی الحدیث.**

---

[1] مقدمه مسلم للنووی ۱/۷

۴ یہ لفظ "صح" سے ماخوذ ہے کہ یہ سند بھی صحیح ہے یہ وہم ہوتا تھا کہ ممکن ہے کہ مصنف سے یہاں پر غلطی ہوئی ہے اور سند اول کا متن چھوٹ گیا ہے تو کہا جارہا ہے کہ غلط ہے کوئی متن نہیں چھوٹا۔

باب تغليظ الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے پر سخت وعید

۱ وَحَدَّثَنا اَبُوبكرِ بنُ اَبِي شَيبةَ قَالَ نا غُندُرٌ عن شُعبةَ ح وحدثنا محمدُ بنُ المُثَنّٰى و ابنُ بَشَّارٍ قَالَا حدثنا محمدُ بن جعفرٍ قالَ ثنا شُعبةُ عن منصورٍ عن ربعيِّ بنِ حَرَاشٍ اَنه سَمِعَ عليًا رضى الله عنه يَخْطُبُ قال قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فاِنه مَن يكْذِبُ عَلَيَّ يلِجُ النَّارَ.

۲ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بنُ حربٍ قال نا اسماعيلُ يعنى ابنَ عُلَيَّةَ عن عبدِالعزيز بنِ صُهَيبٍ عَنْ اَنسِ بنِ مالك قال اِنه ليَمنعُنى اَن اُحدّثكم حديثا كثيرا اَنَّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال مَن تعمد على كذبًا فليبتوأ مقعده من النار.

۳ وحدثنا محمد بن عبيدالغبرى قال ثنا ابوعوانة عن ابى حصين عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار.

۴ وحدثنا محمد بن عبدالله بن نُمير قال نا ابى قال ثنا سعيد بن عبيد قال نا على بن ربيعة الوالبى قال اتيتُ المسجدَ والمغيرةُ اميرُالكوفة قال فقال المغيرةُ سمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يقول ان كذبا عليّ ليس ككذب على احد فمن كذب على

متعمدا فليتبوأ مقدهٔ من النار.

۵ وحدثني علي بن حجر السعدي قال نا علي بن مسهر قال نا محمد بن قيس الاسدي عن علي بن ربيعة الاسدي عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله ولم يذكر ان كذبا علي ليس ككذب على احد.

ترجمہ

۱ ربعی بن حراش رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ مت باندھو پس جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بکثرت حدیثیں بیان کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روکتا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے گا۔

۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

۴ حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں پہنچا اور یہ واقعہ اس زمانہ کا ہے جب حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کوفہ کے امیر تھے، علی نے کہا پس حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مجھ پر جھوٹ ویسا نہیں ہے جیسے کہ اوروں پر پس جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

حل لغات

يخطب ــــ (ک) واعظ ہونا۔

(ن) خِطبہ منگنی کرنا۔
(س) تیرہ مائل سرخ زرد ہونا۔
اخطب ـــــ قریب ہونا۔
الخَطیب ـــــ خطبہ پڑھنے والا، منگنی کرنے والا۔
یلج ـــــ **الوَلَج** ریگستانی راستہ۔
منع ـــــ (ف) حمایت کرنا اور تکلیف سے بچانا۔ (س) قوی ہونا۔
الامنع ـــــ کیکڑا۔
المنَعَہ ـــــ عزت۔ قوت۔
تعمد ـــــ (س) غضبناک ہونا، تعجب کرنا۔
اعمد ـــــ ستون لگانا۔
العمود ـــــ ستون۔ **العمید**. سخت غم زدہ۔
العُمُد ـــــ کامل ترین نوجوان **فلیتبوأ. باء** (ن) لوٹنا۔ اقرار کرنا۔
اباء ـــــ بھاگنا۔
الباءۃ ـــــ منزل۔ گدھا۔
القَعْد ـــــ وہ لوگ جو شریک جنگ نہ ہوں۔
القَعَد ـــــ سواری۔
القاعدہ ـــــ وہ بلند چبوترہ جس پر مجسمہ نصب کیا جائے۔
اصل کلی جو سارے جزئیات پر منطبق ہو۔
العِقاد ـــــ بیوی۔

وضاحت

اس باب میں یہ بیان ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا سخت

گناہ ہے اس پر اجماع ہے کہ یہ حرام ہے۔[1] بھول کر ہو تو گناہ نہیں[2]۔

قرآن میں متعدد جگہ پر اس کو منع کیا گیا ہے۔

❶ فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة.

❷ فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا فى انفسهم حرجًا مما قضيت و يسلموا تسليما.

❸ فان تنازعتم فى شيء فردّوه الى الله والرسول ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الأخر. وغیرہ۔

محمد بن جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

❶ حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا غندر.

غندر: ان کا نام محمد بن جعفر ہذلی بصری ہے کنیت ابوعبداللہ یا ابوبکر ہے

غندر ان کا لقب ہے بمعنی بہت زیادہ شور و شغب کرنے والے، ان کو یہ لقب محدث ابن جریج رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیا وجہ یہ ہوئی کہ جب محدث ابن جریج رحمہ اللہ تعالیٰ بصرہ آئے اور لوگوں کے سامنے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی ایک روایت بیان کی تو لوگوں نے شور مچایا اس شور مچانے میں محمد بن جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس پر محدث ابن جریج رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسكت يا غندر اس کے بعد سے ان کا یہ نام مشہور ہو گیا۔ محمد بن جعفر غندر رحمہ اللہ تعالیٰ پچاس سال تک ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔

وفات: ذی القعدہ ۱۹۳ھ، یا ۱۹۴ھ میں انتقال ہوا۔

ربعی بن حراش رحمہ اللہ کے مختصر حالات:

کوفہ کے رہنے والے ہیں، ان کی کنیت ابو حریم ہے۔ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں

---

[1] تدريب الراوى ۳۸٤/۱ [2] شرح مسلم للنووى ۸/۱

بولا، ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کے دولڑکوں پر حجاج بن یوسف ناراض ہوا وہ دونوں چھپ گئے کسی نے حجاج سے کہا کہ ان کے والد جھوٹ نہیں بولتے ان سے ان کے لڑکوں کے بارے میں دریافت کیا جائے تو حجاج نے آدمی بھیجا اور جب ربعی بن حراش سے ان کے لڑکوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فوراً فرمایا کہ گھر کے اندر ہی چھپے ہوئے ہیں اس سچ پر حجاج بھی متاثر ہوا اور ان کے دونوں لڑکوں کو معاف کرنے کا اعلان کر دیا۔[۱]

ان کا انتقال ۱۰۱ھ یا ۱۰۴ھ میں ہوا۔

وحدثنی زهیر بن حرب.

لیمنعنی ان احدثکم حدیثا کثیراً.

مجھ کو زیادہ روایت بیان کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روکتا ہے۔
مطلب یہ ہے کہ جو شخص کثرت سے روایات بیان کرے گا اس سے غلطی کا احتمال زیادہ ہوگا اس لئے میں کثرت سے روایات نہیں بیان کرتا۔

سُؤال: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خود بہت زیادہ روایات بیان کی ہیں ان کی بیان کردہ روایات کی تعداد بارہ سو اٹھاسی (۱۲۸۸) ہے۔

جَواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ احادیث سنیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دس سال مسلسل رہے۔ یہ احادیث ان کو یاد تھیں ان میں یہ جو بیان کیں یہ بہت کم تھیں۔

اس روایت میں اسماعیل یعنی ابن عُلَیہ ہے۔

عُلَیہ اسماعیل کی والدہ کا نام ہے، والد کا نام ابراہیم ہے۔ اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ ان کو ان کی والدہ کی طرف منسوب کیا جائے مگر ان کو شہرت اسی نام سے ہوئی اس لئے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ جب بھی ان کا نام لیتے ہیں تو یعنی ابن

---

[۱] صفوة الصفوة ۱۹/۳

علیہ کہہ کر تعارف کراتے ہیں۔

من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده فی النار.

والی حدیث متواتر ہے۔ یہ روایت لفظاً متواتر ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو کہا کہ یہ متواتر نقلی نہیں ہے۔[1]

یہ ان کا تساہل ہے یہ حدیث لفظاً و معناً متواتر ہے۔

بعض لوگوں نے فرمایا کہ اس حدیث کے راوی دو سو صحابہ ہیں۔[2]

مگر محدث زین الدین عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ سبقت قلم ہے خاص اس متن کے ساتھ ستر (۷۰) سے کچھ اوپر صحابہ سے روایت ہے ہاں مطلقاً اس مضمون والی احادیث دو سو صحابہ سے منقول ہیں۔ یہ روایت جتنی صحابہ سے منقول ہے اتنی کوئی روایت منقول نہیں۔

اس روایت کے راویوں کے بارے میں محدثین کی آراء۔

1. ابن جوزی رحمہ اللہ نے اٹھانوے (۹۸) راوی فرمائے ہیں۔[3]
2. سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ستر (۷۰) سے زائد راوی فرمائے ہیں۔[4]
3. مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بانوے (۹۲) راوی فرمائے ہیں۔[5]
4. ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن مندہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیاسی (۸۲) راوی فرمائے ہیں۔
5. علامہ عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پچھتّر (۷۵) راوی فرمائے ہیں۔
6. ابوبکر صیرفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ساٹھ (۶۰) راوی فرمائے ہیں۔
7. بعض نے دو سو (۲۰۰) راوی فرمائے ہیں۔
8. ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے تین سو (۳۰۰) راوی فرمائے ہیں۔[6]

---

[1] موضوعات کبیر [2] شرح مسلم للنووی ۸/۱

[3] تنزيه الشريعة ۹/۱ راویوں کے اسماء بھی ذکر کئے ہیں۔

[4] تدريب الراوی ۱۷۷/۱ [5] الاثار المرفوعه فی الاخبار الموضوعه ۱۶

[6] معارف السنن ۴۵/۱

فليتبوأ مقعدهٗ من النار.

کے حکم میں اہل سنت اور خوارج کا اختلاف۔

فليتبوأ: یہ صیغہ امر ہے بعض کے نزدیک بمعنی بددعا کے ہے اور بعض کے نزدیک بمعنی اخبار کے ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک جھوٹی احادیث بنانے والا یا جان بوجھ کر بیان کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے مگر خوارج اور معتزلہ کے نزدیک ایسے افراد ایمان سے خارج ہوجائیں گے۔

جمہور کی دلیل:

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے یہ بات ثابت ہے کہ ایمان والا کبھی نہ کبھی جہنم سے نکل آئے گا۔ آیت قرآنیہ مثلاً:

ان اللّٰه لا يغفر ان يشرك به و يغفر ما دون ذٰلك لمن يشآء.

حدیث:

من قال لآ اله الا اللّٰه دخل الجنة.

حدیث بالا جس میں فرمایا گیا **فانه من يكذب علی يلج النار**[1] ہمیشہ جہنم میں جائے گا۔

جمہور کی طرف سے جواب:

پہلا جواب: حدیث بالا کا مطلب یہ ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کو حلال سمجھے تو وہ کافر ہے اور پھر ہمیشہ جہنم میں جائے گا۔

دوسرا جواب: حدیث بالا میں جہنم میں جانے کا ذکر ہے خلود فی النار کا تو ذکر نہیں ہے۔

---

[1] مسلم شریف ۷/۱

کیا فضائل میں اپنی طرف سے روایات بیان کر سکتے ہیں

بعض اہل بدعت جہلاء صوفیہ وغیرہ لوگوں کو اعمال پر ابھارنے کے سلسلہ میں جھوٹی روایات بیان کرنے کو جائز سمجھتے ہیں اور اس پر یہ دلائل دیتے ہیں۔

۱ پہلی دلیل: یہ بھی حدیث بالا سے استدلال کرتے ہیں کہ حدیث میں کَذَبَ علیَّ ہے علیٰ ضرر کے لئے ہے اور لوگوں کو اعمال پر ابھارنے میں ضرر نہیں ہے بلکہ لوگوں میں نیکی کی رغبت زیادہ ہوگی تو خلاصہ یہ ہوا کہ کذب علی النبی نہیں ہوا بلکہ کذب للنبی ہوا۔

۲ دوسری یہ ہے کہ بعض روایات میں آتا ہے:

من کذب علیّ متعمدا لیضل الناس۔[۱]

"کہ اس جھوٹ سے لوگوں کو گمراہ کرے" وہ کہتے ہیں کہ اس سے اصلاح اور ہدایت مقصود ہے۔

جمہور کی طرف سے جوابات۔

پہلی دلیل کا جواب یہ ہے: مَنْ کَذَبَ عام ہے جھوٹ بولا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خواہ اعمال کے ابھارنے کے لئے ہی کیوں نہ ہو تب بھی یہ حرام ہوگا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر اعمال کے ابھارنے کے لئے احادیث بنانا جائز ہے تو پھر قرآن کی آیات کو بھی اپنی طرف سے بنایا جائے مگر یہ سب کے نزدیک حرام ہے۔

دوسری دلیل کا جواب: علامہ نووی رحمہ اللہ نے فرمایا لیضل الناس یہ زیادتی باطل ہے۔[۲]

علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر یہ زیادتی بالفرض صحیح بھی ہو تو یہ قید

---

[۱] مسند بزار و سنن دارمی بحوالہ قواعد الحدیث ۱۷۵

[۲] شرح مسلم للنووی ۸/۱

تاکیدی ہے نہ کہ احترازی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا حاصل گمراہی اور ضلالت ہی ہوتا ہے۔[1]

یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ قرآن میں آتا ہے:

فمن اظلم ممن افترىٰ على اللّٰه كذبا ليضل الناس.

باب النهى عن الحديث بكل ما سمع

❶ وحدثنا عبيدُاللّٰه بنُ معاذِ العنبرى قال نا ابى ح وحدثنا محمد بنَ المثنىٰ قال نا عبدالرحمن بن مهدى قالا ثنا شعبة عن خبيب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كَفٰى بِالمَرءِ كذبًا ان يحدّث بكل ماسمع.[2]

❷ وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا على بن حفص قال نا شعبة عن خبيب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم عن ابى هريرة عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم بمثل ذٰلك.[3]

❸ وحدثنى يحيىٰ بن يحيىٰ قال انا هشيم عن سليمان التيمى عن ابى عثمان النهدى قال قال عمر بن الخطاب بحسب المرء من الكذب ان يحدث بكل ما سمع.[4]

❹ وحدثنى ابوالطاهر احمد بن عمروبن عبداللّٰه بن عمروبن سرحٍ قال انا ابنُ وهب قال قال لى مالك اعلم اَنه لَيس يَسلمُ رجل حدّث بكل ما سمع ولا يكون اماماً ابدًا وهو يُحدّث بكل ما سمع.

---

[1] شرح مسلم للنووى ۸/۱ [2] مسلم شريف ۸/۱
[3] مسلم شريف ۹/۱، ۸ [4] مسلم شريف ۹/۱

۵ حدثنا محمد بن المثنی قال نا عبدالرحمن قال ناسفیان عن ابی اسحٰق عن ابی الا حوص عن عبداللّٰه قال بِحَسبِ المرء من الکذب ان یحدث بکل ما سمع.

۶ وحدثنا محمد بن المثنی قال سمعت عبدالرحمن بن مهدی یقول لا یکون الرجل امامًا یقتدی به حتی یمسك عن بعض ما سمع.[1]

ترجمہ

۱ حفص بن عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو بات سنے اسے بیان کردے (یہ روایت مرسل ہے)۔

۲ حفص بن عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو بات سنے اسے بیان کردے (یہ روایت مسند ہے)۔

۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو بات بھی سنے اسے بیان کردے۔

۴ عبداللہ بن وہب مصری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تم یہ بات جان لو کہ جو شخص ہر سنی ہوئی حدیث بیان کرتا ہے وہ جھوٹ سے بچ نہیں سکتا اور آدمی کبھی بھی مقتدیٰ نہیں بن سکتا درآنحالیکہ وہ ہر سنی ہوئی حدیث بیان کرتا ہو۔

۵ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات بیان کردے۔

---

[1] مسلم شریف ۹/۱

❻ ابن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آدمی کبھی پیشوا نہیں بن سکتا کہ جس کی پیروی کی جائے تا آنکہ وہ بعض سنی ہوئی حدیثوں کو بیان کرنے سے رک جائے۔

حلِ لغات

کفیٰ ـــــ (ض) قناعت کرنا۔

کافا ـــــ بدلہ دینا۔

تکفیّ ـــــ نباتات کا طویل ہونا **المکافات**۔ احسان کا احسان سے یا اس سے زیادہ سے مقابلہ کرنا۔

المرء ـــــ (ف) کھانا، **تَمَرّأ** بتکلّف مروت کرنا۔

المروءَۃ ـــــ نخوت۔

اَلْمَرءُ ـــــ مثلثۃ المیم۔ مرد۔

یسلم ـــــ از (ن) سانپ کا ڈسنا۔

سالمہ ـــــ مصالحت کرنا۔

اَسْلَمَ ـــــ ایمان دار ہونا۔

لامام ـــــ **اِئْتَمَّ**. اقتدا کرنا۔

استأمَّ ـــــ امام بنانا۔

اَمَّ ـــــ (ن) قصد کرنا۔

وضاحت

حدثنا عبیداللّٰہ بن معاذ العنبری.

یہ مرسل ہے اور دوسری روایت مرفوع ہے خلاصہ یہ ہے کہ حدیث کفی بالمرء امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ان کے متعدد شاگرد نقل کرتے ہیں مگر صرف علی بن حفص رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب کے سب مرسل نقل کرتے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرسل اور مرفوع دونوں طرح سے اس روایت کو بیان

کر کے اشارہ کیا کہ یہ حدیث دونوں طرح صحیح ہے کیونکہ علی بن حفص رحمہ اللہ تعالیٰ ثقہ ہیں اور ثقہ کی زیادتی معتبر ہوتی ہے۔[۱]

ان احادیث کا مفہوم قرآن کی اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

واذا جآء هم امر من الامن اوالخوف اذا عوا به ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم.[۲]

وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة بمثل ذالك.[۳]

محدثین جب کسی حدیث کو کئی سندوں سے نقل کرتے ہیں تو پہلی سند کے ساتھ متن ذکر کر کے دوسری سندوں کے ساتھ متن کو ذکر نہیں کرتے بلکہ آخر میں مثل ذالک، مثلہ، نحوہ وغیرہ کہہ دیتے ہیں اکثر محدثین کے نزدیک یہ جائز ہے[۴] مگر خطیب بغدادی اس کو جائز نہیں سمجھتے۔[۵]

وحدثنى ابوالطاهر احمد بن عمرو.

چوتھی روایت میں ہے **ولا يكون اماما ابداً** اور چھٹی روایت میں ہے **لا يكون الرجل اماما يقتدى به.**

اس کے دو مطلب بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) جو شخص پہلے احتیاط کرتا تھا احادیث کے بیان کرنے میں تو یہ لوگوں کا مقتدیٰ تھا مگر جب اس نے احتیاط کرنا چھوڑ دی تو اب **لا يبقىٰ اماما** کہ آئندہ کے لئے یہ مقتدیٰ نہیں ہوگا۔

---

[۱] امام ابوداود نے بھی اپنے سنن میں مرسل اور مرفوع دونوں طرح سے نقل کیا ہے اور پھر فرمایا کہ **لم يسنده الا هذا الشيخ اى على بن حفص المداينى.**

[۲] سورۃ نساء آیت ۸۳، شرح مسلم للنووی ۹/۱، فتح الملهم ۱۲۵/۱

[۳] مسلم شریف ۹/۱

[۴] تقریب النووی مع التدریب ۱۱۹/۲، مقدمه ابن صلاح ۱۱۵

[۵] تدریب الراوی ۱۱۹/۲ مقدمه ابن صلاح ۱۱۵

دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص مقتدیٰ نہیں بن سکتا ای لا یصیر اماما جو ہر سنی سنائی بات بیان کر دیتا ہو۔

و حدثنا يحيىٰ بن يحيىٰ قال انا عمرُ بنُ علىٍ بنِ مقدَّمٍ عن سفيانَ بنِ حسين قال سَأَلَنى اياس بنُ معاوية فقال اِنّى اُراكَ قدكلِفتَ بعلمِ القراٰن فَاقرأ علىَّ سورةً و فسِّر حتى اَنظُرَ فيما عَلِمتَ قال فَفَعلتُ فَقَال لِى احفَظْ علىَّ ما اقول لك اياك والشناعةَ فى الحديث فاِنه قلمّا حملها احدٌ اِلّا ذَلَّ فى نفسه وكُذِّب فى حديثه۔[1]

وحدثنى ابوالطاهر و حرملة بن يحيىٰ قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس، عن ابن شهاب عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة ان عبدالله بن مسعود قَال ما اَنت بمحدِّث قومًا حديثًا لا تَبلُغُه عقولُهم اِلا كان لبعضهم فتنةً۔

ترجمہ

حضرت سفیان بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تجھ کو علم تفسیر کے ساتھ زیادہ دلدادہ دیکھتا ہوں لہٰذا تم میرے سامنے کوئی سورت پڑھ کر اس کی تفسیر بیان کرو تا کہ میں دیکھوں کہ تم نے کیا پڑھا ہے؟

سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حکم کی تعمیل کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جو بات میں تم سے کہتا ہوں اس کو میری طرف سے یاد رکھنا، نا قابل اعتبار احادیث کے بیان کرنے سے اجتناب کیا کرو اس لئے کہ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ خود رسوا ہو جاتا ہے اور پھر حدیث کے بارے میں اس کی

[1] مسلم شریف ۹/۱

تکذیب کی جاتی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم جب بھی کسی قوم کے سامنے کوئی حدیث بیان کرو گے جو ان کی عقل کی رسائی سے باہر ہو تو وہ کچھ لوگوں کے لئے فتنہ بن جائے گی۔

حدیث سفیان بن حسین میں۔

ایاك والشناعة فی الحدیث فانه قل ماحملها احد الا ذل فی نفسه.

اس کی نحوی ترتیب اس طرح ہوگی **قل ما حملها تخلفا الاذل فی نفسه۔**

ذل اور **اذل** دونوں طرح ہے اذل لازم اور متعدی دونوں طرح ہوسکتا ہے اگر لازمی ہو تو "**فی**" زائد ہوگا اور "**نفسه**" اس کا فاعل ہوگا اور اگر یہ متعدی ہو تو "**فی نفسه**" اس کا مفعول ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ منکر روایات کو بیان کرنے سے سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ کو منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس کے بیان کرنے سے آدمی لوگوں کی نگاہ میں برا بن جاتا ہے اور محدثین بھی اس کی روایات کو قبول نہیں کرتے۔[1]

حدثنی ابوالطاهر.

الا كان لبعضهم فتنة کہ ایسی باتیں بیان نہ کی جائیں جو لوگوں کو سمجھ میں نہ آئیں۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یكذب الله ورسوله.[2]

لوگوں کو وہ روایات سناؤ جو ان کے لئے معروف ہوں کیا تم یہ پسند کرو گے کہ

---

[1] شرح مسلم للنووی ۹/۱، فتح الملهم ۱۲۶/۱ [2] بخاری ۲۴/۱

لوگ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کریں۔

اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی صفات متشابہات والی احادیث کو عام طور پر بیان کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

اسی طرح صحابہ کے اختلافات ومشاجرات کی احادیث کو بیان کرنا یا اسرائیلیات کا بیان کرنا یہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا ہوگا اس لئے منع ہے۔[1]

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حفظت عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہٗ واما الاخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم۔

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں قسم کی احادیث یاد کیں اور میں نے ان میں سے ایک قسم کی احادیث کو بیان کیا ہے اور دوسری قسم کی احادیث اگر میں بیان کردوں تو میرا گلہ کاٹ دیا جائے گا۔

[1] فتح الملہم ۱/۱۲٦

باب النهی عن الروایة عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملها

ضعیف لوگوں سے روایت کونقل کرنے کی ممانعت اور ان سے روایت کونقل کرنے میں احتیاط کرنا۔ اور بعض نسخوں میں یہ عنوان اس طرح ہے۔

باب فی الضعفاء والکذابین ومن یرغب عن حدیثهم

یعنی یہ باب ضعفاء اور کذابین کے بیان میں اور ان لوگوں کے بیان میں ہے جن کی حدیث سے نفرت کرنی چاہئے۔

(۱) وحدثنی محمدُ بنُ عبدالله بنِ نُمَیر و زهیرُ بنُ حربٍ قالا ثنا عبدالله بن یزید قال حدثنی سعید بن ابی ایوب قال حدثنی ابوهانئ عن ابی عثمان مسلم بن یسار عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم اَنه قال سیکونُ فی اٰخرِ امتی اناسٌ یُحدِّثونکم بِما لَم تَسْمعوا اَنتم ولا اباؤکم فایاکم وایاهم۔[۱]

(۲) وحدثنی حرملة بن یحییٰ بن عبدالله بن حرملة بن عمران التجیبی قال ثنا ابن وهب قال حدثنی ابوشُرَیح اَنه سمع شراحیل بن یزید یقول قال اَخبَرنی مسلم بن یسار انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی اٰخرالزمان دجّالون کذّابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔[۲]

(۳) وحدثنی ابوسعید الاشج قال نا وکیع قال نا الاعمش عن

[۱] مسلم شریف ۹/۱ [۲] مسلم شریف ۱۰/۱

المسیب بن رافع عن عامر بن عبدۃ قال قال عبداللّٰہ اِنَّ الشَّیطانَ لَیَتَمَثَّلُ فی صورۃِ الرجلِ فیاتی القوم فیحدّثھم بالحدیث من الکذب، فیتفرّقون فیقول الرجل منھم سمعت رجلا اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ یحدث.

۴ وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبدالرزاق قال انا معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ عن عبداللّٰہ بن عمروبن العاصِ قال اِن فی البحر شیاطینَ مسجونۃً اَوثَقَھا سلیمانُ یُوشِکُ اَن تخرجَ فتقرأَ علَی الناس قراٰنا.

ترجمہ

۱ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے آخری دور میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی ایسی حدیثیں سنائیں گے جو نہ (کبھی) تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادا نے ان سے بچتے رہنا۔

۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں مکار جھوٹے پیدا ہوں گے جو تم سے ایسی ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے سنا ہوگا سو ایسے لوگوں سے تم بچتے رہنا وہ لوگ تم کو گمراہ نہ کردیں اور تم کو فتنہ میں مبتلا نہ کردیں۔

۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شیطان انسان کی صورت اختیار کرتا ہے پھر وہ لوگوں کے پاس آتا ہے اور ان کو جھوٹی حدیثیں سناتا ہے پھر جب لوگ منتشر ہوجاتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے جس کی صورت سے تو میں واقف ہوں مگر نام نہیں جانتا۔

۴ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سمندر میں مقید کچھ شیاطین ہیں جن کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بند کیا تھا قریب ہے کہ وہ نکلیں پس

وہ لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنائیں گے۔

حلِّ لغات

اناس ـــــ انِس (ض) مانوس ہونا۔

انَسَہٗ ـــــ مانوس کرنا۔

اسْتَأْنَسَ ـــــ وحشت کا دور ہونا۔

المونسات ـــــ ہتھیار۔

دجالون ـــــ (ن) جھوٹ بولنا۔

الدَجّال ـــــ گوبر۔

اَلدَّجّال ـــــ سونے کا پانی۔

یضلونکم ـــــ ضَلَّلَہٗ. گمراہ کر دینا۔

تَضَالَّ ـــــ گمراہی کا دعویٰ کرنا۔

استَضَلَّ ـــــ گمراہ ہونے کو کہنا۔

الضلۃ ـــــ گمراہی۔

یفترقون ـــــ اَفْرَقَ. پرندہ کا بیٹ کرنا۔

فَرَّقَ ـــــ جدا جدا کرنا۔

فَارَقَہٗ ـــــ جدا ہونا۔

الفرق ـــــ مصدر۔ مانگ، کتان۔

مسجونۃ ـــــ سَجَّنَ. پھاڑنا۔

السَّجّان ـــــ داروغہ جیل۔

السَجَنْجَلَ ـــــ آئینہ۔ چاندی کا ٹکڑا۔

ج مناجل ـــــ۔

وضاحت

اس باب میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ذکر فرما رہے ہیں کہ ضعیف راویوں کی روایت مقبول نہیں ہے ان کی روایات کو بیان کرنے سے بچنا چاہیے۔

حدیث ضعیف کی تعریف:

حافظ ابن صلاح فرماتے ہیں۔

کل حدیث لم یجتمع فیہ صفات الحدیث الصحیح ولا صفات الحدیث الحسن۔[1]

ضعیف وہ حدیث ہے جس میں صحیح وحسن کی صفات نہ پائی جاتی ہوں۔

بالفاظ دیگر وہ راوی ان وجوہ طعن سے خالی ہو۔ وجوہ طعن یہ ہیں۔

(۱) کذب (۲) تہمت کذب (۳) فحش الغلط (۴) شدت الغفلۃ (۵) جہالت (۶) مخالفت ثقات (۷) وھم (۸) فسق (۹) بدعت (۱۰) سوء حفظ۔

فایاکم وایاھم: یہ کلمہ تحذیر ہے یعنی ایسے لوگوں سے احتراز کرنے کا حکم ہے۔

دجالون: جمع دجال کی دجل سے ماخوذ بمعنی تمویہ اور تلبیس کرنے والا، علامہ ثعلب نے معنی کذاب جھوٹے کے ساتھ کیا ہے۔ اس سے وہ تمام علماء سوء بھی مراد ہوسکتے ہیں جو طریقہ اہل سنت والجماعت سے ہٹے ہوئے ہیں اور عوام کو دجل اور جھوٹی کہانیوں کے ذریعہ گمراہ کرتے ہیں۔[2]

لا یضلونکم ولا یفتنونکم: اس سے معلوم ہوا کہ حدیث میں غلط بیانی کا نتیجہ ہمیشہ ضلالت اور گمراہی کی صورت میں نکلتا ہے۔

حدثنی محمد بن رافع: صاحب فتح الملہم فرماتے ہیں حدیث کے قبول

[1] شرح نخبۃ الفکر ٦٨

[2] مکمل اکمال المعلم ٢١/١، فتح الملہم ١٢٧/١

کرنے میں احتیاط کی بہت ضرورت ہے ضعیف اور مجہول راوی کی روایت قبول نہیں ہوگی صحابی کا مجہول ہونا مضر نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ تمام کے تمام عادل ہیں۔[1]

سمندر میں شیطان مقید ہیں اس کا مطلب۔

ان فی البحر شیاطین: اس کے محدثین نے متعدد مطالب بیان کئے ہیں مثلاً:

❶ شیاطین غیر قرآن کو قرآن کی صورت میں بیان کریں گے۔
❷ شیاطین حقیقی قرآن ہی لوگوں کو سنا کر اپنا معتقد بنا کر ان کو گمراہ کریں گے۔
❸ قرآن سے لغوی معنی مراد ہے مطلقاً جمع کی ہوئی چیز وہ شیاطین اپنی طرف سے کچھ جمع کی ہوئی چیزیں سنائیں گے۔[2]

اس حدیث کا مصداق ابھی تک تو ظاہر نہیں ہوا بقول محدثین کے قریب خروج دجال کے وقت ظاہر ہوگا، علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تیس سال پہلے ایک انگریز ڈاکٹر ''منجانا'' وہ کچھ قرآنی صفحات ہندوستان لایا تھا مگر وہ مواد قرآن سے مختلف تھا لیکن مسلمانوں میں سے کسی نے بھی اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی وہ ذلیل اور رسوا ہو کر کہیں چلا گیا پھر اس کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔[3]

❹ لفظ قرآنًا نکرہ ہے القرآن نہیں ہے تو مراد قرآن مجید نہیں ہے بلکہ وہ غیر قرآن کو قرآن کی طرح پڑھیں گے مگر علامہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن ہی مراد لیا ہے۔

---

[1] تقریب مع تدریب الراوی ۳۱۸/۱ نیز مجہول ہونے کی تفصیلی بحث قواعد فی علوم الحدیث ۱۲٤/۱ تا ۱۳٤ میں بہت ہی بہترین موجود ہے۔

[2] مکمل، فتح الملہم ۱۲۸/۱

[3] فتح الملہم ۱۲۸/۱

احادیث کو تحقیق کے بعد قبول کیا جائے

وحدثنی مخمد بن عباد و سعید بن عمرو الا شعثی جمیعا عن ابن عیینة قال سعید انا سفیان عن هشامِ بن حُجَیر عن طاؤس قال جاء هذا الی ابن عباس یعنی بشیر بن کعب فجعل یحدّثه فقال له ابن عباس عُدْ لحدیث کذا وکذا فعادله ثمِ حدثه فقال له عُدْ لحدیث کذا وکذا فعادله فقال له ما اَدری اَعَرَفْتَ حدیثی کلّه وا نکرتَ هذا امِ انکرت حدیثی کلّه و عرفتَ هذا؟ فقال له ابن عباس اِنا کنّا نُحدِّث عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلمِ اِذْ لَمْ یکن یکذّبُ علیه فلما رکب الناس الصعب والذلول ترکنا الحدیث عنه.

ترجمہ

طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں بشیر عدوی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور حدیثیں بیان کرنے لگے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فلاں فلاں حدیثیں دوبارہ سناؤ چنانچہ اس نے دوبارہ سنائیں پھر وہ حدیثیں بیان کرنے لگے۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فلاں فلاں حدیثین دوبارہ سناؤ چنانچہ اس نے دوبارہ سنائیں۔ پھر بشیر نے ابن عباس سے کہا میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ نے میری سب حدیثوں کو معتبر سمجھا اور ان چند کے بارے میں آپ کو شبہ ہوا یا میری سب حدیثوں کو غیر معتبر جانا اور ان چند کو معتبر جانا؟ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیثیں بیان کئے جاتے تھے رسول اللہ کی طرف سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا پھر جب لوگوں نے

اچھی بری ہر قسم کی سواریوں پر چڑھنا شروع کر دیا تو اب ہم نے رسول اللہ کی طرف سے بیان کی جانے والی حدیثوں کو قبول کرنا چھوڑ دیا۔

حل لغات

رکبَ ــــ (ن) زانوں مارنا۔

رکَّبَ ــــ سواری دینا۔

الرَّکُوبُ ــــ بہت سوار ہونے والا۔

الصعب ــــ صعب: (ک) دشوار ہونا۔

صَعَّبَہ ــــ دشوار بنانا۔

تَصَاعَبَ ــــ باہم سختی کرنا۔

الصعب ــــ مصدر۔ مشکل، دشوار۔

ذلول ــــ: ذَلَّ: (ن) ذلیل ہونا۔

ذَلَّلَہٗ ــــ ذلیل کرنا۔

تَذلَّلَ ــــ خاکساری وفروتنی کرنا۔

الذَلُوْلِیّ ــــ نرم اور اچھے اخلاق والا۔

الذل ــــ مصدر۔ مہربانی ونرمی۔

وضاحت

حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ بشیر بن کعب رحمہ اللہ جب احادیث بیان کرنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فلاں فلاں حدیثیں دوبارہ سنایئے۔ چنانچہ انہوں نے پھر سنائیں کچھ دیر کے بعد پھر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فلاں فلاں حدیثیں پھر دوبارہ سناؤ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ ہر روایت بیان کرنے والے پر اعتماد کیا جائے۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب احادیث میں خلط ملط لوگوں نے

شروع کر دیا تو ہم نے ہر ایک سے حدیث لینا ترک کر دیا بیان کرنا ترک نہیں کیا۔

بشیر بن کعب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

بشیر یہ بشر کی تصغیر ہے ان کی کنیت ابوایوب ہے۔ عدوی بصری مخضرم تابعی ہیں۔ (مخضرم ان کو کہتے ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں دیکھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محرومی رہی ہو) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم عمر ہیں ان کو ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ اور نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔[1]

ما ادری اعرفت حدیثی: یہاں پر راوی کا مقصد استفہام نہیں بلکہ استعجاب یعنی حیرت ظاہر کرنا ہے۔

انا کنا نحدث: نحدث معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا گیا ہے مگر بہتر مجہول پڑھنا ہوگا۔ معروف کی صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ ہم لوگوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرتے تھے مگر جب لوگوں نے حدیثوں کی حفاظت میں کوتاہی کرنا شروع کر دی تو ہم نے بیان کرنا موقوف کر دیا۔

صیغہ مجہول کی صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ مسلمان ایک دوسرے سے حدیثیں بیان کرتے اور وہ ہر ایک قبول کر لیتا کیونکہ سب قابل اعتماد اور محتاط تھے پھر جب لوگوں نے بے احتیاطی شروع کر دی تو ہمارا ہر ایک کی حدیث سننا ختم ہو گیا۔[2]

علامہ سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نحدث کو مجہول پڑھنا اچھا ہے۔[3]

کیونکہ اس صورت میں **ترکنا الحدیث عنہ** کی علت **فلما رکب الناس الصعب والذلول** ہے۔

الصعب والذلول ترکنا الحدیث عنہ "صعب" اس اونٹ کو کہتے

---

[1] فتح الملہم ۱۲۸/۱ [2] فتح الملہم ۱۲۸/۱

[3] حاشیہ سندھی لمسلم ۱۱، ۲۱

ہیں جس پر سواری کرنا لوگ پسند نہیں کرتے۔

ذلول: اس اونٹ کو کہتے ہیں جس پر سواری کو لوگ پسند کرتے ہوں۔

یہ جملہ کنایہ ہوگا سچ جھوٹ کے لئے یا احتیاط اور عدم احتیاط بیان کرنے کے لئے کہ ہم نے ہر قسم کے لوگوں سے حدیث کو سنا تو ان کو سنانا چھوڑ دیا۔[۱]

❶ وحَدَّثنی محمد بن رافع قال نا عبدالرزاق انا معمرٌ عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال اِنما کنّا نحفظ الحدیثَ والحدیثُ یُحفظ عن رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاما اذا رکِبتم کل صعبٍ وذلول فهیهات.

❷ وحدثنی ابوایوب سلیمان بن عبیداللّٰه الغیلانی قال نا ابوعامر یعنی العقدی قال نا رباح عن قیس بن سعد عن مجاهد قال جاء بشیر بن کعب العَدَوِیُّ الی ابن عباس فجعل یحدّث و یقول قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال فجعل ابنُ عباس لا یَأْذَنُ لحدیثه ولا یَنظرُ الیه فقال یا ابن عباس: مَالِی لا اَراك تسمع لحدیثی؟ اُحدِّثُك عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ولا تَسمع فقال ابن عباس اِنا کنّا مرةً اذا سمعنا رجلاً یقول قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اِبْتَدَرَتْه ابصارُنا واَصْغَیْنَا الیه باٰذاننا فلما رکِب الناسُ الصَعْبَةَ والذلولَ لم ناخذ من الناس الا مانعرِفُ.

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیثیں یاد کرلیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں تو یاد کی جاتی ہیں مگر جب آپ لوگ ہر اچھی

[۱] شرح مسلم للنووی ۱۱/۱، فتح الملهم ۱۲۸/۱

بری سواری پر چڑھنے لگے تو بات بہت دور چلی گی۔

مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ بشیر عدوی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور حدیثیں بیان کرنے لگے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی حدیثوں سے توجہ ہٹالی اور اپنی نگاہ کو پھیر لیا تو بشیر عدوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا بات ہے آپ میری حدیثیں نہیں سنتے؟ میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرتا ہوں اور آپ سن نہیں رہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب ہم کسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو سنتے تو اس کی طرف نگاہیں بے ساختہ اٹھ جاتی تھیں اور اپنا کان اس کی طرف لگا دیتے پھر جب لوگوں نے اچھی بری ہر قسم کی سواریوں پر چڑھنا شروع کر دیا تو اب ہم صرف وہی حدیثیں لیتے ہیں جن کو ہم جانتے ہیں۔

حلِّ لغات

نَحْفَظُ ـــ حفَّظَهُ. یاد کرنا۔

احفَظَهُ ـــ غصہ دلانا۔

احتَفَظَ ـــ غضبناک ہونا۔

الحفظ ـــ مصدر۔ ہوشیاری۔ یاد۔

ابتدرته ـــ تَبادر. جلدی کرنا۔

اَبْدَرَ ـــ ماہ کامل طلوع ہونا۔

البَدْرىٰ ـــ مسابقت۔

البيدر ـــ کھلیان۔ (ج) بیادر۔

واصغينا ـــ صَغٰى (ن) جھکنا۔

الصغو —— کنویں کا کنارہ۔
صاغیة —— ماتحت لوگ۔

وضاحت

وحدثنی محمد بن رافع الخ.
سے معلوم ہوا کہ صحابہ احادیث کو قرآن کی طرح یاد کرتے تھے۔

فهيهات: اس کا معنی دور ہونا۔ آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب ہر طرح کی روایات کو لوگوں نے بیان کرنا شروع کر دیا تو اب حفظ حدیث اور صحت روایت کا اعتبار کرنا بعید اور دشوار ہو گیا۔

حدثنی ابوایوب سلیمان بن عبیداللّٰه.
مولانا سعید احمد صاحب فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کے آخر دور میں تین چیزیں شروع ہوئیں۔

۱ اسناد حدیث: کہ روایت کو بیان کرنے والا اپنی سند بیان کرتا، کہ اس نے کس سے سنی پھر اس نے کس سے سنی۔

۲ نقد رواۃ: (یعنی رواۃ کا پرکھنا) کہ کون سچا ہے کون جھوٹا کس کا سماع کس سے ہے یا کس سے نہیں، تا کہ ثقہ کی متصل احادیث کو قبول کیا جائے باقیوں سے احتیاط کی جائے۔

۳ اکابر سے توثیق: لوگوں نے صحابہ کبار تابعین اور ائمہ فن سے اپنی سنی ہوئی احادیث کی توثیق کروانا شروع کر دی تو معروف روایات قبول کی جاتیں اور منکر غیر معروف روایات سے اجتناب کیا جانے لگا۔[1]

۱ **وحدثنا داؤدُ بنُ عمرٍو الضَّبِّيُّ قال نا نافع بن عمر عن ابن ابی مُلَيكَةَ قال كتبتُ الى ابنِ عباس اسألُه ان يكتبَ لی كتابا و يُخفِی**

---

[1] فيض المنعم ۷٦/۱

عنی فقال وَلَدٌ نَاصِحٌ اَنَا اَخْتَارُ له الامورَ اختیارًا واُخفِیْ عنه قال فدعا بقضاء علیٍ رضی اللّٰه عنه فجعل یکتبُ منه اشیاءَ وَیَمُرٌّ به الشیٔ فیقول واللّٰه ماقضٰی بھذا علیٌّ الا ان یکون ضَلَّ.

۲ حدثنا عمرُو الناقدُ قال نا سفیانُ بن عُیَیْنَةَ عن ھشام بن حُجَیر عن طاؤس قال اُتی ابنُ عباس بکتاب فیه قضاء علیٍّ فَمحاه الّاقُدرَ واَشارَ سفیانُ بنُ عیینة بِذِراعِه.

۳ حدثنا حسنُ بن علیِّ الحلوانیُّ قال نا یحییٰ بن اٰدم قال نا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی اسحق قال لمّا اَحْدَثُوا تلك الاشیاءَ بعد علِی قال رجل من اصحاب علیٍ قاتلھم اللّٰهُ اَیَّ علمٍ اَفْسَدُوا.

۴ حدثنا علیُ بنُ خَشْرَمٍ قال انا ابوبکرٍ یعنی ابنَ عیاشٍ قال سمعتُ المغیرةَ یقولُ لم یکن یَصدُق علیٰ علیٍّ فی الحدیث عنه الامن اصحابِ عبداللّٰه بن مسعود.

ترجمۃ

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا اس میں درخواست کی کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کی تحریر لکھ دیں (غیر معتبر باتیں) مجھ سے چھپالیں اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خیر خواہ (سمجھ دار) لڑکا ہے، میں اس کے لئے اچھی باتیں منتخب کروں گا اور غیر معتبر باتیں نہیں لکھوں گا راوی نے کہا پھر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے منگوائے اور اس میں سے نقل کرنے لگے اور بعض باتیں جب ان کی نگاہ سے گذرتیں تو فرماتے کہ بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ نہیں ہوسکتا الا یہ کہ وہ گمراہ ہوگئے ہوں (اور وہ گمراہ نہیں تھے اس لئے یہ فیصلے ان کے نہیں ہیں

لوگوں نے ان کی طرف منسوب کر دیئے ہیں)

طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک تحریر لائی گئی جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے تحریر تھے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ ساری تحریر مٹادی مگر اتنا حصہ، سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ بقدر ایک ہاتھ کے۔

ابواسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب لوگوں نے وہ چیزیں (عجیب عجیب اپنی طرف سے) ایجاد کیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد نے فرمایا کہ اللہ برباد کرے ان لوگوں کو کیا علم ان لوگوں نے بگاڑ دیا۔

مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیثیں روایت کرنے میں سچ نہیں بولا کرتے تھے مگر صرف حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد۔

حلِّ لغات

یخفی ـــــ **تَخَفّٰی**. چھپنا۔

اختفیٰ ـــــ ظاہر کرنا۔

الخفاء ـــــ مصدر پوشیدگی۔

المُخْتَفِیْ ـــــ کفن چور۔

وَلَدَ ـــــ جننے کا وقت قریب ہونا۔

استولَدَ ـــــ حاملہ کرنا۔

یَمرُّ ـــــ **مَرّ** (س) کڑوا ہونا۔

اِسْتَمَرَّ ـــــ ہیشگی کرنا۔

اَلْمَرُّ ـــــ مصدر۔ رسی، بھاوڑی۔

ضل ــــ اَضَلَّ، ضائع کرنا، ہلاک کرنا۔

تَضَالَّ ــــ گمراہی کا دعویٰ کرنا۔

استضل ــــ گمراہ ہونے کو کہنا۔

الضِلّیل ــــ بہت زیادہ گمراہ۔

فمحاہ ــــ امَّحیٰ. امتحیٰ. مٹنا۔

تمحّی ــــ معافی کی درخواست کرنا۔

المحو ــــ مصدر۔ چاند کا سیاہ داغ۔

قدر ــــ قَدِرَ. (س) چھوٹی گردن والا ہونا۔

قَدَّرَ وَاَقْدَرَ ــــ قادر بنانا۔

القَدرُ ــــ مصدر۔ چیز کی انتہاء۔

القدر ــــ ہانڈی مؤنث۔ (ج) قدور۔

القَدَرَۃ ــــ چھوٹی شیشی۔

افسدوا ــــ فَاسَدَ. قوم کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔

تَفَاسَدَ ــــ قطع رحمی کرنا۔

اسْتَفْسَدَ ــــ تباہی چاہنا۔

الْفسَاد ــــ مصدر۔ کھیل کود۔

وضاحت

پہلی روایت میں ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ تعالیٰ راوی ہیں، یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مکہ کے قاضی تھے یہ بالاتفاق ثقہ راوی ہیں۔[1]

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ خط بالا بھی اپنے قاضی بننے کے زمانے میں طائف سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا۔[2]

---

[1] فتح الملہم ۱/۱۲۸، شرح مسلم للنووی ۱/۱۰   [2] فتح الملہم ۱/۱۲۸

یخفی عني: یہ حاء اور خاء دونوں طرح سے پڑھا گیا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے استادوں سے خاء کے ساتھ نقل کیا ہے اسی کو حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ تعالیٰ، امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے ترجیح دی ہے۔ خاء کے ساتھ معنی یہ ہوں گے کہ آپ کچھ وہ باتیں جن کے ظاہر کرنے سے قیل وقال کا خطرہ ہو اس کو چھپا کر رکھئے اس کو بیان نہ کریں۔[1]

بعض لوگوں نے حاء فرمایا جس کو قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترجیح دی ہے بمعنی نقص وکم کرنا اس صورت میں مطلب ہوگا آپ حدیثوں میں سے کچھ ایسی احادیث کو مجھ سے روک لیں جس کا میں تحمل نہیں کرسکتا ہوں۔[2]

حدثنا عمرو الناقد:

کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کو مٹا دیا صرف ایک ہاتھ کے مقدار جو صحیح تھے ان کو باقی رکھا اور اس کو ابن ابی ملیکہ کو بھیج دیا۔[3]

حدثنا حسن بن الحلوانی...... لما احدثواتلك الاشياء بعد علي.

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے روافض کے جھوٹے معتقدات کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے اپنی طرف سے بنا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردیئے۔ جس خلط ملط سے امت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلوں سے محروم ہوئی اسی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے فرمایا۔

قاتلهم الله اى علم افسدوا:

کہ اللہ تباہ برباد کردے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلوں میں خلط ملط کردیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے تمام صحابہ کے فیصلوں سے فائق تھے قیمتی

---

[1] مکمل اکمال الا کمال ۲۳/۱، شرح مسلم للنووی ۱۱/۱، فتح الملهم ۱۲۹/۱
[2] مکمل اکمال الا کمال ۲۳/۱ [3] مکمل ۲۳/۱، فتح الملهم ۱۲۹/۱

تھے۔[1]

قاتلهم الله قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ترجمہ لعنهم الله کے ساتھ کیا ہے۔ بعض نے باعدهم کے ساتھ اور بعض نے قتلهم کے ساتھ کیا ہے۔

حدثنا علي بن خشرم ...... يقول لم يكن يصدق على عليّ.

يصدق: معروف اور مجہول دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔

اگر معروف پڑھا جائے: الا من اصحاب عبدالله، میں من زائد ہوگا اور اصحاب عبداللہ اس کا فاعل ہوگا۔ ترجمہ ہوگا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث میں کسی نے بھی سچ نہیں بیان کیا مگر تلامذۂ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے۔ اور اگر مجہول پڑھا جائے تو من بیانیہ ہوگا مطلب ہوگا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہی روایات معتبر اور مصدقہ ہیں جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلامذہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ان الاسناد من الدين وان الرواية لا تكون الا عن الثقات وان جرح الرواة بما هو فيهم جائز بل واجب وانه ليس من الغيبة المحرمة بل من الذب عن الشريعة المكرمة.

اسناد دین کا جز ہے اور روایت ثقات سے ہی لینی چاہئے اور روات کے اندر جو عیوب پائے جاتے ہیں ان پر جرح کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہے اور یہ غیبت میں شمار نہیں ہوگی جو حرام ہے بلکہ اس میں شریعت مکرمہ کا دفاع ہے۔

(۱) حدثنا حسنُ بنُ الربيع قال نا حمادُ بنُ زيدٍ عن ايوب و هِشام عن محمدٍ ح وحدثنا فضيلٌ عن هِشامٍ قال و حدثنا مخلدُ بنُ حسينٍ عن هِشامٍ عن محمدِ بنِ سِيرِيْنَ اَنَّ هذا العلمَ دِينٌ فَانظُروا

[1] فتح الملهم ۱/۱۲۹

عَمَّنَ تَاْخُذُونَ دِينَكُم.

❷ حدثنا ابوجعفر محمدُ بنُ الصباح قال ثنا اسمعيلُ بنُ زكريا عن عاصمِ الْاَحولِ عن ابن سيرينَ قال لمْ يكونوا يَسئَلُون عن الاِسناد فلمّا وقعتِ الفتنةُ قالوا سمّوا لنا رجالَكم فيُنظر الى اهلِ السنةِ فيوخذ حديثُهُم و يُنظَر اِلى اهلِ البِدَعِ فلا يُؤْخَذ حديثُهم.

❸ حدثنا اسحٰق بن ابراهيم الحَنْظَلِيُّ قال انا عيسى و هو ابن يونس قال ثنا الاوزاعى عن سليمان بن موسىٰ قال لقيت طاؤسا فقلتُ حدثنى فلان كيت وكيت قال اِن كان صاحبُك مليًّا فَخُذْ عنه.

❹ وحدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمن الدارمى قال انا مروانُ يعنى ابن محمد الدمشقيُّ قال ثنا سعيدُ بن عبدالعزيز عن سليمان بن موسىٰ قال قلت لطاؤس ان فلانا حدثنى بكذا وكذا، قال ان كان صاحبك مليًّا فخذ عنه.

❺ حدثنا نصر بن علی الجَهْضَمِيُّ قال ثنا الْاَصْمَعِيُّ عن ابن ابى الزنَّاد عن ابيه قال ادركتُ بالمدينة مائةً كلُّهم مأمونٌ مايوخذ عنهم الحديثُ يقال ليس من اهله.

❻ حدثنا محمد بن ابى عمر المكى قال ثنا سفيانُ ح و حدثنى ابوبكر بن خلاد الباهلى واللفظُ له قال سمعتُ سفيانَ بن عيينةَ عن مسعرٍ قال سمعتُ سعدَ بنَ ابراهيمَ يقول لا يُحدِّثُ عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الا الثقات.

ترجمہ

(حدیث تین سندوں سے نقل کی گئی ہے پہلی سند) ہم سے حسن رحمہ اللہ تعالیٰ

نے بیان کیا ان سے حماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا وہ ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ سے پھر وہ دونوں ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

(دوسری سند) حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم سے فضیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا وہ ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

(تیسری سند) حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم سے مخلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا وہ ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ علم حدیث دین ہے جس سے تم دین حاصل کرو اس کے بارے میں تحقیق کرلو۔

ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے، حدیث بیان کرنے والوں سے سند معلوم نہیں کی جاتی تھی مگر جب فتنہ رونما ہوا تو انہوں نے حدیث کے بیان کرنے والوں سے پوچھنا شروع کیا کہ اپنی سند بیان کرو تاکہ اہل سنت راوی دیکھے جائیں تاکہ ان کی حدیث قبول کی جائے اور فرق باطلہ کے افراد دیکھے جائیں اور ان کی حدیث نہ لی جائے۔

سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں جب میری طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ذکر کیا کہ فلاں شخص نے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے۔ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمام استاد ثقہ ہوں تو اس کی روایت لے لو۔

یہ پہلے روایت کی سند ثانی ہے اس روایت میں سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ فلاں شخص نے ایسی ایسی روایت بیان کی تو طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمام استاد ثقہ ہوں تو اس کی روایت لے لو۔

ابوالزناد رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں

ایسے سو حضرات کو پایا جو سب جھوٹ سے محفوظ تھے اس کے باوجود ان سے روایات نہیں لی جاتی تھیں کہا جاتا تھا یہ لوگ حدیث کے اہل نہیں ہیں۔

مسعر رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کے قاضی حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہتے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں ثقہ حضرات ہی بیان کریں۔

حل لغات

تاخذون ـــــ اَخَّذَہٗ. جادو کرنا۔

اٰخَذہٗ مُوَاخذۃً ـــــ ملامت کرنا۔

اتَّخَذَ ـــــ کر دینا۔ عاجز ہونا۔

الاُخْذ ـــــ آشوب چشم۔

یسئلون ـــــ اَسْأَلَہٗ. حاجت پوری کرنا۔

تَسَآلَ وتَسَوَّلَ ـــــ مانگنا۔

تَسَاءَ لَ وتسَاوَلَ ـــــ ایک دوسرے سے پوچھنا۔

المَسْئولیۃ ـــــ ذمہ داری۔

وقعت ـــــ وَاقَعَہٗ ومُوَاقَعَۃً. جنگ کرنا۔

اَوْقَعَہٗ ایقَاعاً ـــــ واقع کرنا۔

اِسْتَوْ قَعَ ـــــ حاصل ہونے کی امید رکھنا۔

الوَقَع ـــــ مصدر چھوٹی کنکریاں واحد وَقَعَۃٌ. الوقیع. تیز کیا ہوا پھل۔

الفتنۃ: فتنہٗ. (ض) فتنہ میں ڈالنا۔

تَفَتَّنَہٗ ـــــ فتنہ میں ڈالنے کے لئے تکلف کرنا۔

الفتان ـــــ بہت فتنہ انگیز۔

الفتنۃ ـــــ مصدر۔ گمراہی وکفر۔

ملئیا ـــــ ملأہ (ف) بھرنا۔

املأہٗ ـــــ باعث زکام ہونا۔

تَمَالأً ـــــ اکٹھا ہوکر باہم مدد کرنا۔

المَلَءِ ـــــ قوم کی جماعت۔

المِلأۃ ـــــ مصدر۔ بھرنے کی ہیئت۔

مامون ـــــ اَمَنَ (ض) بھروسہ کرنا۔

اَمَّنَ ـــــ آمین کہنا۔

آمَنَہٗ ـــــ امن دینا۔ اسْتَامَنَہٗ، امن طلب کرنا۔ الایمان۔ مان لینا۔ تصدیق کرنا۔

وَضَاحَتْ

اس باب میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ مجموعی طور سے تین باتوں کو بیان فرمائیں گے۔

❶ سند کا تعلق دین سے ہے اس کے بغیر کوئی روایت قبول نہیں ہوگی۔

❷ روایت ثقہ راویوں کی قبول کی جاتی ہے۔

❸ راویوں پر جرح کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ ضروری اور واجب ہے نیز یہ غیبت کے ضمن میں نہیں آئے گا۔

پہلی بات سند: اس کا لغوی معنی سہارا، اس کی جمع اسناد ہے۔

اصطلاحی معنی: ناقلین حدیث وخبر کے ناموں پر مشتمل حصہ۔

علامہ شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ متوفی ۹۰۲ھ اس کی اہمیت کو ان الفاظ سے بیان کرتے ہیں:

تاریخُ الرواۃ والوفیات فن عظیم الوقع من الدین قدیم النفع به للمسلمین لا یستغنی عنه ولا یعتنی باهم منه خصوصًا ماهو القدر الاعظم منه وهو البحث عن الرواۃ والفحص عن احوالهم

في ابتدائهم وحالهم واستقبالهم لان الا حكام الاعتقادية والمسائل الفقهية ماخوذة من كلام الهادي من الضلالة والمبصر من العمى والضلالة۔[1]

ترجمہ

راویوں کی تاریخ اوران کی وفات کے سن کو جاننا دین کا ایک عظیم الوقعت فن ہے مسلمان قدیم زمانہ سے اس سے کام لیتے آئے ہیں اس سے مستغنی نہیں ہوا جاسکتا نہ اس سے زیادہ کوئی اور موضوع اہم ہوسکتا ہے خصوصًا اس کی قدر اعظم سے اور وہ راویوں کے حالات کو کھولنا اوران کے حالات کی ان کے ماضی، حال اور استقبال کی تفصیل کے ساتھ تفتیش کرنا ہے اعتقادی ابواب اور فقہی مسائل اس کلام سے ماخوذ ہیں جو ضلالت سے بچ کر ہدایت دے اور گمراہی اور اندھاپن سے ہٹا کر راہ دکھائے۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امت محمدیہ کو تمام امتوں پر خصوصیت ہے کیونکہ یہود ونصاریٰ کے یہاں ارسال ہے کوئی متصل سند نہیں ہے نبی تک پہنچانے کے لئے، مگر اس امت کی سند آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک آج تک متصل ہے، سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں الاسناد صلاح المؤمن۔ بقول شاعر ؎

وطلب العلو سنة ومن
يفضل النزول عنه مافطن

”سند کی طلب کرنا محدثین کی سنت ہے اور جو سند نازل کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ اس کی فضیلت کو سمجھا ہی نہیں۔“

دوسری بات: ”روایت ثقہ کی ہی قبول کی جائے گی۔“

کیونکہ مفاد پرستوں نے من گھڑت لاکھوں کی تعداد میں صحیح احادیث کے ساتھ خلط ملط کردی اس سے بچاؤ کے لئے اصول یہ بتایا گیا کہ روایات صرف ثقہ راویوں

---

[1] فتح المغيث ٤٥٩، ٤٦٠

سے لی جائیں گی اس کی تفصیل ماقبل میں کافی گذر چکی ہے۔

تیسری بات: راویوں پر جرح کرنا یہ غیبت کے ضمن میں نہیں آتا

جرح کہتے ہیں راوی کی عدالت یا ضبط پر ایسی تنقید جس سے اس کی حیثیت داغدار و مجروح ہو۔

جرح کے جواز کے دلائل

پہلی دلیل:

﴿یآ ایھاالذین اٰمنوا ان جآء کم فاسق بنبأ فتبینوا.﴾ [1]

اللہ تعالیٰ نے بھی حامل فسق کو فاسق کہا ہے اسی جرح کی صورت میں محدثین راوی کے صرف عیوب کو بیان کرتے ہیں۔

ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیوی امور کے لئے گواہی دینے والے کے عیوب کو بیان کرنا جائز ہے تو حفاظت دین کے لئے تو بدرجہ اولیٰ عیوب کا بیان کرنا جائز ہونا چاہئے۔ [2]

دوسری دلیل:

اجماع امت سے: ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ بوقت روایت راوی پر جرح کرنا جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔ [3]

جرح کے لئے تمام اکابر محدثین کی کتابیں اس فن میں موجود ہیں مثلاً احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ، ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ، علی بن مدینی رحمہ اللہ

---

[1] سورۃ حجرات آیت ۶ [2] کتاب الضعفاء والمجروحین ۱۹/۱

[3] کتاب الضعفاء والمجروحین ۱۷/۱

تعالیٰ وغیرہ۔

صحابہ اور تابعین سے اس سلسلہ میں بہت کچھ منقول ہے۔[1]

سیّد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جرح وتعدیل میں سب سے پہلی تصنیف یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کی اور وہ علیٰ مذہب ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔[2]

تیسری دلیل:

احادیث سے: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کئی احادیث اس کے جواز پر نقل کی ہیں

نیز یہ کہ آپ نے ایک موقعہ پر ایک آدمی کے بارے میں خود ارشاد فرمایا:

بئس اخوالعشیرة. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا:

اما معاویة فصعلوك لا مال له واما ابوجهم فلا يضع عصاه عن عاتقه.[3]

حدثنا حسن بن ربيع.

اسناد دین میں سے ہے اس لئے دین ان سے حاصل کیا جائے گا جن کی دینداری پر اعتماد ہو اور وہ حدیث کے اہل ہوں۔ مگر بسا اوقات آدمی دین دار، عابد، زاہد ہوتا ہے مگر حدیث کا اہل نہ ہونے کی وجہ سے ان سے روایات نقل کرنا جائز نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ چار آدمیوں سے علم حاصل نہ کرو (۱) بیوقوف (۲) خواہش کی طرف بلانے والا (۳) جھوٹ بولنے والا (۴) جو حدیث نہ جانتا ہو اگرچہ وہ عابد اور صالح ہی کیوں نہ ہو۔

---

[1] تدریب الراوی ۲/۳۶۸، ۳۸۹ [2] فیض الباری شرح بخاری [3] مشکوٰۃ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم صرف ثقہ ہی لوگوں سے حاصل کرو۔

حدثنا ابوجعفر محمد بن الصباح...... فلما وقعت الفتنة.

فتنہ سے مراد اکثر لوگوں کے نزدیک جنگ صفین کے بعد کے حالات ہیں کہ اس جنگ کے بعد اہل روافض، اہل خوارج وغیرہ کا دور شروع ہوا اس کے بعد جو صحابہ زندہ تھے انہوں نے اسناد حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔

حدثنا اسحق بن ابراهيم، وحدثنا عبدالله بن عبدالرحمن ان كان صاحبك مليئاً فخذ عنه.

مليئاً کے معنی بقول امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ثقہ، حافظ، متقن کے ہیں کہ وہ آدمی قابل اعتبار، دیندار ہو تو اس کی حدیث قبول ہوگی[1]

كيت و كيت: بقول امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ تاء کے زبر اور تاء کے زیر دونوں طرح ہے اور یہ کذا وکذا کے معنی میں آتا ہے۔[2]

حدیث میں اسناد کی حیثیت

وحدثني محمدُ بنُ عبدالله بنِ قَهْزَاذَ من اهل مَرْوَ قال سمعتُ عبدان بن عثمان يقول سمعت عبدالله بن المبارك يقول الاِسناد من الدين ولولا الاِسناد لقالَ مَن شاء ما شاء.

قال وقال محمد بن عبدالله قال حدثني العباسُ بنُ اَبي رِزْمَةَ قال سمعتُ عبدَالله يقولُ بيننا و بين القومِ القوائم يعني الاِسناد.

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسناد دین میں سے

---

[1] شرح مسلم للنووی ۱۲/۱، وكذا فتح الملهم ۱۳۰/۱

[2] شرح مسلم للنووی ۱۱/۱، وكذا فتح الملهم ۱۳۰/۱

ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو جس کا جو جی چاہتا کہتا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن قہزاذ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مجھ سے عباس بن ابی رزمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ (بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ) کو کہتے سنا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان پائے ہیں اس سے مراد وہ اسناد لے رہے تھے۔

حل لغات

القوائم ــــ قَامَ (ن) کھڑا ہونا۔

قَوَّمَ ــــ الشیئی. سیدھا کرنا۔

اقْتَامَ اقْتِیَامًا ــــ ناک کاٹنا۔

اسْتَقَامَ ــــ سیدھا ہونا۔

الْقَامة ــــ مصدر۔لوگوں کی جماعت

الْقِیَامة ــــ موت کے بعد اٹھنا۔

وضاحت

سؤال: سوال یہ پیدا ہوگا کہ اسناد حدیث سے کیا فائدہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی حیثیت ہے اس سے پہلے لمبی سند ذکر کرنے سے کیا فائدہ؟

اس کا جواب اس حدیث میں ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں کہ یہ اسناد حدیث کی حفاظت کے لئے ہے اگر حدیث سے اسناد کو ہٹا دیا جائے تو پھر حدیث پر اعتماد ختم ہوجائے گا جس کی جو مرضی حدیث کے نام سے بیان کرے گا۔

وقال محمد بن عبداللّٰہ.

سند میں عباس بن رزمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ہے اور بعض دوسرے نسخوں میں العباس بن ابی رزمۃ ہے مگر اس نام کا کوئی راوی اسماء الرجال والوں کے نزدیک معروف نہیں جو عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا شاگرد ہو، صحیح عبدالعزیز بن ابی رزمۃ معلوم ہوتا

ہے جو ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔[۱]

بيننا وبين القوم القوائم يعنى الاسناد.

قوم سے مراد صحابہ ہیں۔ قوائم جمع قائمۃ کی ہے بمعنی جانور کے پاؤں یا عمارت کے ستون، مطلب یہ ہے کہ جس طرح حیوان اپنے پاؤں کے بغیر اور عمارت بغیر ستون کے بیکار ہے اسی طرح حدیث بغیر سند کے معتبر نہیں۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الکفایۃ میں ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے۔

مثل الذى يطلب امر دينه بلا اسناد كمثل الذى يرتقى السطح بلا سلّم.[۲]

اس شخص کی مثال جو دینی بات کو بغیر سند کے حاصل کرتا ہے اس شخص جیسی ہے جو چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھتا ہے۔

[۱] فتح الملهم ۱۳۱/۱، شرح مسلم للنووى

[۲] الاجوبة الفاضله ۲۱، بحواله فيض المنعم ۸۲

باب الكشف عن معائب رواة الحديث و نقلة الاخبار و قول الائمة فی ذالك

و قال محمد سمعتُ ابا اسحاق ابراهيمَ بن عيسٰى الطالقانی قال قلتُ لعبدالله بن المبارك يا ابا عبدالرحمن الحديثُ الذی جَاءَ اِنّ منَ البِرِّ بَعْد البِرّ اَنْ تُصَلِّی لِاَبَوَيكَ مع صلوٰتك و تصومُ لهما مع صومك؟ قال فقال عبدالله يا ابا اسحق عمن هذا؟ قال قلتُ له هذا من حديثِ شهاب بن خراش فقال ثقةٌ عَمَّنْ قَالَ قلتُ عن الحجاج بن دينار قال ثقةٌ عَمَّنَ قَالَ قلتُ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال يا ابا اسحاق ان بين الحجاج بن دينار و بين النبی صلی الله عليه وسلم مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فيهَا اَعناقُ المَطِی ولكنْ ليس فی الصدقة اِختلافٌ[۱]

ترجمہ

ابن قہزاذ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے ابواسحٰق ابراہیم بن عیسٰی طالقانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن یہ حدیث کیسی ہے؟ کہ نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لئے بھی نماز پڑھو اور اپنے روزے کے ساتھ اپنے والدین کے لئے بھی روزہ رکھو، ابواسحٰق طالقانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا کہ ابواسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ یہ حدیث کس سے مروی ہے؟ ابواسحٰق طالقانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے ان سے عرض کیا کہ یہ شہاب بن

[۱] مسلم شریف ۱۲/۱

خراش رحمہ اللہ تعالیٰ کی حدیثوں میں سے ہے۔ پس ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ثقہ ہیں۔ وہ کس سے روایت کرتے ہیں؟ ابواسحٰق طالقانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا میں نے عرض کیا کہ وہ حجاج بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ بھی ثقہ ہیں۔ وہ کس سے روایت کرتے ہیں؟ ابواسحٰق طالقانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا میں نے عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابواسحٰق! حجاج بن دینار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تو ایسی لمبی لمبی مسافت ہے کہ سواری چلتے چلتے ہلاک ہوجاتی ہے، مگر صدقہ کے ثواب میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حل لغات

تصلی ـــــ صَلَا (ن) پیٹھ کے درمیان مارنا صَلی (س) آگ کی گرمی برداشت کرنا اصْطلیٰ اصطِلاءً. آگ تاپنا۔

الصلِّیَان ـــــ ایک جنگلی گھاس۔ مفاوز: فَازَ (ن) کامیاب ہونا۔

اَفَازَ ـــــ کامیاب کرانا۔

تَفَاوَزَ ـــــ بعض کا بعض کے ساتھ شریک ہونا۔

الْفَازَة ـــــ دو کھمبوں والا خیمہ۔

تنقطع ـــــ قَطُعَ. (ک) کلام پر قادر نہونا۔

قَطَّعَ ـــــ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

قَاطَعَهٗ مُقَاطَعَة ـــــ قطع تعلق کرنا۔

تَقَطَّعَ ـــــ کٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

الاعناق ـــــ عَنِقَ. (س) لمبی گردن والا ہونا۔

عَانَقَهٗ مُعَانَقَةً ـــــ بغلگیر ہونا۔

تَعَانَقَ ـــــ ایک دوسرے سے گلے ملنا۔

العَنَق ـــــ مصدر۔ جانور کی تیز چال۔
المطی ـــــ مَطَا (ن) چلنے میں جلدی کرنا۔
مطِیَ ـــــ (س) کھینا اور لمبا ہونا۔
اَمْطیٰ ـــــ جانور پہ سوار ہونا۔
الاُمْطِیّ ـــــ سیدھے لمبے قد والا۔

وضاحت

مفاوز تنقطع فیها اعناق المطی.

مفاوز یہ مفازۃ کی جمع ہے جس جنگل میں آبادی اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے ہلاکت کا خطرہ ہو۔

اس جملہ میں استعارہ ہے کہ حجاج بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ تبع تابعی ہے لہٰذا ان کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کم از کم دو واسطے ایک تابعی کا دوسرا صحابی کا ہونا ضروری ہے اس وجہ سے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ حجاج اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان انقطاع کبیر ہے۔[۱]

خلاصہ یہ ہے کہ حدیث بالا قابل استدلال نہیں کیونکہ اس کی سند منقطع ہے۔

ولیس فی الصدقة اختلاف: مگر صدقہ کے (ثواب) میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ایصال ثواب میت کے لئے درست ہے یا نہیں:

اس میں تین مذاہب ہیں:

پہلا مذہب: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کے نزدیک ہر عمل کا ثواب میت کو پہنچ جاتا ہے۔

---

[۱] شرح مسلم للنووی

دوسرا مذہب: معتزلہ کا ہے ان کے نزدیک کسی عمل کا بھی ایصال ثواب درست نہیں۔

تیسرا مذہب: امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ وامام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدقہ، حج وغیرہ کا ایصال ثواب صحیح ہے، باقی عبادتوں کا خاص کر بدنی عبادتوں کا ایصال ثواب درست نہیں۔

حدیث بالا میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب صدقہ میں ایصال ثواب درست ہے تو باقی عبادتوں کو اسی پر قیاس کرلیا جائے کہ باقی عبادتوں کا بھی ایصال ثواب درست ہے۔

باب الکشف عن معایب رواۃ الحدیث، و نقلۃ الاخبار و قول الائمۃ فی ذالک

وقال محمدٌ سمعتُ عِلی بنَ شقیقٍ یقولُ سَمعتُ عبدَاللّٰہ بن المبارک یقول علٰی رؤسِ الناس، دعواحدیث عمرِ وبنِ ثابتٍ فانہ کان یسُبُّ السَلَفَ.

وحدثنی ابوبکرِ بنُ النضرِ بنِ ابی النضرِ قال حدثنی ابوالنضر ھاشمُ بنِ القاسمِ قال ثنا ابوعقیل صاحبُ بُھَیَّۃَ قال کُنتُ جالسًا عندالقاسمِ بن عبیداللّٰہ و یحیی بن سعید فقال یحیی للقاسمِ یا ابا محمدٍ اِنہ قَبیحٌ عَلٰی مِثلکَ عَظیمٌ ان تسالَ عن شیٔی من امر ھذا الدین فلا یُوجدُ عندک منہ علم ولَا فَرجٌ او علمٌ ولا مخرجٌ فقال لہ القاسمُ و عمّ ذاک؟ قال لاِنک ابنُ امامَیْ ھدًی ابنُ ابی بکر و عُمَرَ قال یقولُ لہ القاسمُ اَقبحُ من ذاک عند من عَقَلَ عن اللّٰہ اَنْ اَقولَ بغیر علمٍ او اٰخذَ عن غیر ثقۃٍ قال فسَکَتَ فما اجابَہ.

وحدثنی بشرُ بنُ الحکمِ العبدیُّ قال سمعتُ سفیانَ یقول اخبرونی عن ابی عقیل صاحب بھیۃ ان ابنا لعبداللّٰہ بن عمر سَألُوہ عن شئ لم یکن عندہ فیہ علم فقال لہ یحیی بن سعید واللّٰہ انی لاعظم ان یکون مثلک وأنت ابنُ امامَیْ الھدیٰ یعنی عمرَو ابن عمر تسال عن امرٍ لیس عندک فیہ علم فقال اعظم من ذالک واللّٰہ عنداللّٰہ و عند مَن عَقَلَ عن اللّٰہ اَنْ اَقُوْلَ بغیر علمٍ او اُخبر عن غیر ثقۃٍ قال و شَھد ھما ابوعقیل یحیی بن المتوکل حین

قالا ذالك.[1]

ترجمہ

محمد بن قہزاذ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن شقیق کو کہتے سنا کہ میں نے ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کو برسرعام کہتے سنا کہ عمرو بن ثابت کی حدیث کو چھوڑ دو کیونکہ وہ سلف کو (یعنی صحابہ کرام) کو برا بھلا کہتا ہے۔

بہیۃ (کے آزاد کردہ شاگرد) ابوعقیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں قاسم بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس بیٹھا ہوا تھا یحییٰ نے قاسم سے کہا کہ ابومحمد آپ جیسے شخص کے لئے یہ بات نہایت نامناسب ہے کہ آپ سے دین کی کوئی بات پوچھی جائے اور آپ کے پاس اس کے متعلق کوئی علم یا کوئی حل نہ ہو، قاسم نے یحییٰ سے پوچھا کس وجہ سے؟ یحییٰ نے کہا کہ اس وجہ سے کہ آپ دین کے دو پیشوا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے ہیں، ابوعقیل کہتے ہیں تو قاسم نے یحییٰ کو جواب دیا کہ اس سے زیادہ بری چیز اس شخص کے نزدیک جس کو اللہ نے دین کا علم دیا ہے یہ بات ہے کہ میں علم کے بغیر کوئی بات کہوں یا غیر معتبر شخص سے علم دین حاصل کروں۔ ابوعقیل کہتے ہیں کہ یحییٰ یہ سن کر خاموش ہوگئے اور کوئی جواب نہ کہا۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے لوگوں نے بہیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ابوعقیل سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ابن عمر کے ایک لڑکے سے لوگوں نے کوئی بات دریافت کی ان کے پاس اس سلسلہ میں کوئی علم نہیں تھا تو یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ بخدا مجھ پر یہ بات بہت شاق گذری کہ آپ جیسے شخص سے جو دین کے دو پیشواؤں کے صاحبزادے ہیں یحییٰ کی مراد دو پیشواؤں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر ہیں، کوئی بات دریافت کی جائے اور آپ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی علم نہ ہو۔ قاسم نے جواب دیا کہ بخدا اس سے

[1] مسلم شریف

زیادہ گراں، خدا کے نزدیک اور اس شخص کے نزدیک جسے دین کا علم حاصل ہے یہ بات ہے کہ میں علم کے بغیر کوئی بات کہوں یا غیر معتبر شخص سے روایت کروں، سفیان کہتے ہیں اس گفتگو کے وقت ابو عقیل یحیٰ بن المتوکل ان دونوں کے پاس موجود تھے۔

حلِّ لغات

سبّ —— سَبَّبَهٗ. بہت گالی دینا۔

اسْتَبَّ —— باہم گالی گلوچ کرنا۔

اسْتَسَبَّ —— گالی کے لئے پیش کرنا۔

السِبَّة —— انگشت شہادت۔

السلفِ —— سَلَفَ (ن) گزرنا۔

سَلَّفَهٗ —— مَالاً. قرض دینا۔

سالَفَهٗ —— برابری کرنا۔

السَلَف —— مصدر۔ قرض۔

یوجد —— وجِدَ (س) بہت محبت کرنا۔

اوْجَدَ ایجَادًا —— موجود کرنا۔

تَواجَدَ —— محبت یا خوشی یا غم یا تکلیف ظاہر کرنا۔

الجِدَة —— مصدر۔ تو انگری، قدرت۔

اَلْوَجَّاد —— بہت غضبناک۔

فرج —— تَفَرَّجَ. الغمُ. غم کا دور ہونا۔

انْفَرَجَ —— کھلنا۔

الفرج —— مصدر۔ دو چیزوں کے درمیان خلل الْفَرُوجُ —— بچے کی قمیض۔

اقبح —— قَبَحهٗ. (ف) افعالِ خیر سے محروم کر دینا۔

اَقْبَحَ —— برا فعل کرنا۔

استقبح ـــــ برا سمجھنا۔

القُبَّاحُ ـــــ بوڑھا ریچھ۔

عقل ـــــ اعْقَلَهٗ عقلمند پانا۔

تَعَاقَلَ ـــــ بتکلف عقلمند بننا۔

العَقَلَه ـــــ زبان کی روک۔

العَاقُول ـــــ دریا کا بڑا حصہ۔

المَعْقِل ـــــ جائے پناہ۔

وضاحت

قال محمد سمعت علی بن شقیق.

کا خلاصہ یہ ہے کہ عمرو بن ثابت صحابہ کو گالیاں دیتا تھا اس لئے اس کی روایت قبول نہیں ہوگی۔

عمرو بن ثابت کے مختصر حالات:

نام عمرو، کنیت ابو مقدام ہے، نہایت ہی ضعیف راوی ہے۔ اس کا عقیدہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معاذ اللہ تمام صحابہ کافر ہوگئے پانچ صحابہ کے سوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برسرعام گالیاں دیتا، جب اس کا انتقال ہوا تو عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کا دروازہ بند کرلیا اور اس کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوئے۔

وفات: اس کا انتقال ۱۷۲ھ میں ہوا۔

حدثنی ابوبکر بن النضر بن ابی النضر.

ابوعقیل صاحب بهیه بہیۃ باء کا پیش اور ھاء پر زبر اور یاء مشدد ہے۔ یہ عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی شاگردہ ہیں۔ ابوعقیل ان کے مولیٰ تھے ان ہی سے روایت نقل کرتے ہیں اس لئے ان کو "صاحب بہیہ" کہتے ہیں۔

سوال: ابوعقیل کو یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ، عمرو بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ لوگوں نے ضعیف کہا ہے، تو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روایت کیوں نقل کی۔

جواب نمبر ①: ابوعقیل پر جرح مبہم کرتے ہیں نہ کہ مفسّر اور جرح مبہم صحت روایت کے لئے مانع نہیں۔

جواب نمبر ②: یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ توابع وشواہد کے طور سے یہ روایت لائے ہیں توابع میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ضعیف روایت کو بھی نقل کردیتے ہیں۔

حضرت قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ:

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے، یعنی قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب اور والدہ کی طرف سے یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی کے بیٹے تھے، یعنی قاسم بن محمد بن ابی بکر کی صاحبزادی قاسم بن عبید اللہ کی والدہ تھیں۔[1]

اب خلاصہ حدیث کا یہ ہوا کہ جب بعض لوگوں نے حضرت قاسم سے کہا کہ آپ دو اماموں کے یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی اولاد میں ہیں آپ سے جب بعض مسائل معلوم کئے جاتے ہیں تو آپ جواب نہیں دیتے اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں یا غیر معتبر لوگوں کی باتوں کو سناؤں یہ میرے نزدیک زیادہ برا ہے "لا ادری" کہنے سے۔

حدثنی بشر بن الحکم العبدی قال سمعت.

سفیان یقول اخبرونی عن ابی عقیل صاحب بهية.

سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ کو لوگوں نے ابوعقیل سے نقل کرکے یہ خبر دی الخ۔

---

[1] فتح الملهم ۱/۱۳۱، شرح مسلم للنووی ۱/۱۳، و هکذا مکمل ۱/۲۶

سؤال: سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں سے خبر کو نقل کیا وہ کون لوگ ہیں یہ تو مجہول ہیں اور مجہول کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کیوں نقل کر دی۔

جواب: یہ روایت متابعۃً لائے ہیں اور متابعت میں مجہول روایت سے استشہاد کیا جا سکتا ہے۔[۱]

ابن امامی الهدی: دوسری روایت میں اس کی تفسیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے کی گئی تھی اور اب یہاں پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کی جا رہی ہے بظاہر تعارض ہے۔

جواب: قاسم کے بارے میں ابھی گذرا کہ والد کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور والدہ کی طرف سے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نسب ہے تو یہ بھی صحیح ہوا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے بھی ہیں یہ دونوں ہی امت کے امام ہیں تو ان کو یہ بھی کہنا صحیح ہوا کہ یہ ان دونوں پیشواؤں کے صاحبزادے ہیں۔

وشهدهما ابوعقيل يحيىٰ بن المتوكل حين قالا ذالك.

قالا سے مراد قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ اور یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں یعنی قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ اور یحییٰ رحمہ اللہ تعالیٰ جب بات کر رہے تھے تو ابوعقیل رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت ان دونوں کے پاس موجود تھے۔[۲]

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ضعیف راویوں کی نشان دہی اور ان پر جرح کر رہے ہیں

(۱) وحدثنا عمرُو بنُ علىٍ ابوحفصٍ قال سمعتُ يحيىَ بنَ سعيد

[۱] شرح مسلم للنووی ۱/۱۳ و فتح الملهم ۱/۱۳۱   [۲] فتح الملهم ۱/۱۳۲

قال سألتُ سفيانَ الثورى و شُعبةَ، و مالكا، وابن عيينة عن الرجل لا يكون ثبتا فى الحديث فياتِينى الرجلُ فيسأ لُنى عنه؟ قالوا اخبر عنه انه ليس بثبت.

❷ وحدثنا عبيداللّٰه بن سعيد قال سمعتُ النضرَ يقولُ سُئل ابنُ عون عن حديثٍ لشهر وهو قائم على اُسْكُفّةِ الباب فقال ان شهرا نزكوه ان شهرا نزكوه قال ابوالحسين مسلم بن الحجاج يقول اخذته السنة الناس تكلموا فيه.

❸ وحدثنى حجاج بن الشاعر حدثنا شبابة قال قال شعبةُ و قد لقيت شهرا فلم اعتدّ به.

❹ وحدثنى محمد بن عبداللّٰه بن قهزاذ من اهل مرو قال اخبرنى على بن حسين بن واقد قال قال عبداللّٰه بن المبارك قلت لسفيان الثورى ان عباد بن كثير من تعرف حاله واذا حدث جاء بامر عظيم فترىٰ اَنْ اَقُولَ للناس لا تاخذوا عنه؟ قال سفيان بلى قال عبدُاللّٰه اذا كنتُ فى مجلس ذكر فيه عباد اثنيت عليه فى دينه واقول لا تاخذوا عنه.

❺ حدثنا محمد حدثنا عبداللّٰه بن عثمان قال قال ابى قال عبداللّٰه بن المبارك انتهيت الىٰ شعبة فقال هذا عباد بن كثير فاحذروه.

❻ وحدثنى الفضل بن سهل قال سألت معلى الرازى عن محمد بن سعيد الذى روى عنه عباد بن كثير؟ فاخبرنى عن عيسى بن يونس قال كنت على بابه و سفيان عنده فلما خرج سألتهٗ عنه فاخبرنى انه كذاب.

ترجمہ

یحیٰی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ، شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ، مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو علم حدیث میں پختہ نہیں ہے پس ایک شخص میرے پاس آتا ہے اس کے بارے میں دریافت کرتا ہے (کہ وہ راوی کیسا ہے) تو ان سب نے جواب دیا کہ اس کے بارے میں بتا دو کہ وہ مضبوط راوی نہیں ہے۔

نصر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا شہر بن حوشب کی حدیثوں کے بارے میں، درآنحالیکہ ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ دہلیز پر کھڑے تھے انہوں نے جواب دیا کہ شہر کو لوگوں نے نیزے مارے ہیں شہر کو لوگوں نے نیزے مارے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابن عون کہہ رہے تھے کہ لوگوں نے ان کی برائی کی ہے ان پر عیب لگایا ہے۔

شبابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شہر بن حوشب سے ملاقات ہوئی ہے میں نے ان کا اعتبار نہیں کیا۔

ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ عباد بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ وہ شخص ہے جس کا حال آپ کو معلوم ہے اور وہ جب حدیث بیان کرتا ہے تو بلا ڈھا دیتا ہے تو کیا آپ کی رائے ہے کہ میں لوگوں سے کہہ دیا کروں کہ ان کی حدیث نہ لو؟ سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں نہیں۔ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اس کے بعد میں جب بھی کسی ایسی مجلس میں ہوتا جس میں عباد کا تذکرہ آتا تو میں اس کی دینداری کی تعریف کرتا اور کہہ دیا کرتا کہ اس سے حدیث نہ لو۔

ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس گیا پس انہوں نے کہا کہ یہ عباد بن کثیر ہے اس سے بچتے رہو۔

فضل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے معلیٰ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس محمد بن سعید کے بارے میں سوال کیا جس سے عباد بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتا ہے تو معلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں اس کے دروازے پر تھا اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے پاس تھے پس جب وہ باہر نکلے تو میں نے ان سے محمد بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ بڑا جھوٹا ہے۔

حلِّ لغات

اسکفتة ـــ تَسَكَّفَ. چوکھٹ پر قدم رکھنا۔

اَسْكَفَ ـــ موچی بننا۔

الأُسْكُفّ ـــ پلکوں کے اگنے کی جگہ۔

الأُسْكُفَّة والأُسْكُوفَة ـــ دہلیز۔

السنة ـــ لَسِنَ. (س) فصیح و بلیغ ہونا۔

لاَسَنَ ـــ لَسنه. جھگڑے اور گفتگو میں غالب ہونا۔

تَلَسَّنَ ـــ جھوٹ بولنا، افترا کرنا۔

تکلموا ـــ الکلام، قول، گفتگو، جملہ۔

الكُلام ـــ سخت زمین۔

المُتكلِم ـــ (ف) علم کلام کا ماہر ہونا۔ تركوه: تركه. (ن).

النُزَّاكَ والنُزَاك ـــ بہت عیب لگانے والا۔

النَزِيكات ـــ شریر لوگ۔

اعتد ـــ عَدَّ (ن) شمار کرنا

عَدَّدَ ـــ خوبیاں شمار کرنا۔

العِدَاد ـــ دیوانگی کا اثر۔

العِدَّ ـــــ جاری پانی جو منقطع نہ ہو۔
اثنیت ـــــ ثَنیٰ (ض) لپیٹنا، موڑنا۔
استشنٰی ـــــ حکم عام سابق سے نکالنا۔
الثناء ـــــ تعریف (ج) اثنِیَة، الثاني، مؤنث الثانِیه۔ دوسرا۔
فاحذروہُ ـــــ حَذَّرَہٗ. خوف دلانا۔
حَاذَرَہٗ ـــــ ایک دوسرے سے پرہیز کرنا۔
احْذَارَّ ـــــ غضبناک و منقبض ہونا۔
الْحَاذُوْرَۃِ ـــــ بہت چوکنا۔

حدثنا عمرو بن علي میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ فن حدیث کے تمام ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ جس راوی میں کچھ کمزوری ہو تو اس کو مطلع کردینا چاہئے کیونکہ جرح کا مقصد غیبت اور برائی نہیں ہوتی بلکہ دین کی صیانت و حفاظت ہے۔

حدثنا عبیداللّٰه بن سعید، وحدثنی حجاج بن الشاعر.
شہر بن حوشب کے بارے میں تذکرہ ہے کہ وہ مجروح راوی ہے۔

① شہر بن حوشب کے مختصر حالات:

نام شہر بن حوشب اشعری شامی الحمصی ہے کنیت ابوسعید ہے بعض نے کنیت ابوعبدالرحمٰن لکھی ہے۔[1]

یہ حضرت اسماء بنت یزید بن سکن کے مولیٰ تھے۔[2]

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں ان شہرا نزکوہ (کہ شہر کو نیزے مارے گئے ہیں)۔

---

[1] ماتہ ۱۳/۱　　[2] تہذیب التہذیب ۳۲۹/۲

مگران کے بارے میں بعض نے توثیق بھی کی ہے۔ مثلاً:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مااحسن حدیثه.

امام علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ راوی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ شہر حسن الحدیث ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول جرح میں نقل کیا ہے مگر خود ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے روایت نقل کرتے ہیں۔

وفات ان کی ۱۱۲ھ میں ہوئی۔[1]

۱ حدثني محمد بن عبدالله.

۲ حدثنا محمد حدثنا عبدالله بن عثمان.

میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عباد بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کو ضعیف اور متروک راوی بتایا ہے۔

۲ عباد بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ یہ فی نفسہ بہت نیک آدمی تھے مگر یہ ایسی احادیث سنا دیتے جو خود بھی انہوں نے سنی نہ ہوتیں۔[2]

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے **لا تاخذوا عنه** (ان سے حدیث نہ لو)۔

اسی طرح امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کیا ہے **فاحذروه** کہ عباد سے بچو

خلاصہ یہ کہ ان پر منکر ہونے کے ساتھ ساتھ کذب کا الزام بھی تھا۔

---

[1] مزید حالات کے لئے: سیر اعلام النبلاء، ۳۷۳/۴، تہذیب ۳۷۹/۲ تقریب ۱۴۷ وغیرہ میزان ۱۸۳/۱، الضعفاء للعقیلی ۱۹۱/۲

[2] تہذیب ۱۰۰/۵

وفات: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴۰ھ کے بعد وفات کہا ہے۔
اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں شمار کیا ہے جن کا انتقال ۱۴۰ھ اور ۱۵۰ھ کے درمیان میں ہوا۔[1]

حدثنی الفضل بن سهل:
میں محمد بن سعید (مصلوب) کو جھوٹا اور واضع حدیث کہا ہے۔

(۳) محمد بن سعید مصلوب کے مختصر حالات:

ان کے حالات پہلے صفحہ ۶۷ پر گذر چکے ہیں۔
اس نے چار ہزار حدیثیں گھڑی ہوئی تھیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب یہ شخص عراق آیا تو لوگوں کا بہت زیادہ رجوع ہوا تو سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے پاس گئے انہوں نے بات چیت فرمائی اور واپسی پر فرمایا "الرجل كذاب."

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ سے منقول ہے کہ زندیق ہونے کی وجہ سے اس کو سولی دی گئی تھی اس وجہ سے اس کو مصلوب کہا جاتا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ متروک الحدیث تو تھا مگر سولی نہیں دی گئی۔[2]
ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں نقل کیا ہے۔

اذا كان كلام حسن لم ابال ان اجعل له اسناد.
کہ اگر کوئی اچھی بات ہو تو اس کے لئے حدیث کو گھڑا جا سکتا ہے۔[3]

---

[1] مزید حالات کے لئے دیکھیں: تهذيب ۱۰۰/۵، فتح الملهم ۳٤/۱، میزان ۳۸۳/۱، تقریب ۳۵۵/۲، الضعفاء للعقيلي ۱۹۱/۳

[2] خلاصه تهذيب تذهيب الكمال ۳۳۸

[3] مزید حالات کے لئے: تقریب ۲۹۸ تا ۲۹۹، كتاب الجرح والتعديل ۳۶۳/۷، تهذيب التهذيب ۱۸۶/۹، خلاصه تهذيب تذهيب الكمال ۳۳۸

صوفیوں کی حدیث کی حیثیت

وحدثنی محمدُ بنُ اَبی عتاب قال اخبرنی عفان عن محمد بن یحیی بن سعید القطان عن ابیه قال لم نرَ الصالحینَ فی شیٔ اَکذَب منهم فی الحدیثِ قال ابنُ ابی عتاب فلقیتُ ابا محمدِ بنِ یحییَ بن سعید القطان فسألته عنه فقال عن ابیه لم تر اهلَ الخیرِ فی شیٔ اَکْذَب منهم فی الحدیث قال مسلمٌ یقول یجری الکذب علٰی لِسانهم ولا یَتَعَمّدون الکذبَ.

ترجمہ

ابن ابی عتاب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے عفان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے وہ اپنے والد یحییٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے نیک لوگوں کو کسی چیز میں اتنا زیادہ جھوٹ بولتے نہیں دیکھا جتنا حدیث میں (وہ بولتے ہیں) ابن ابی عتاب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ پھر میری ملاقات محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہوئی تو میں نے ان سے ان کے والد کے اس قول کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ تم نیک لوگوں کو کسی چیز میں اتنا زیادہ جھوٹ بولتے نہیں دیکھو گے جتنا حدیث میں (وہ بولتے ہیں)۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جھوٹ ان کی زبان سے نکل جاتا ہے قصداً وہ جھوٹ نہیں بولتے۔

حلِ لغات

رای ـــــ دیکھنا۔ رَاَّیْتُهٗ. خلاف حقیقت دکھانا۔

أرأی —— إرْءَ اءً. عقل ورائے والا ہونا۔

اِرْتَأَی —— غور کرنا، شک کرنا۔

التَّرئِیَة —— منظر یا حسن منظر۔

فلقیت —— لَقّٰی تَلْقِیَةً. پھینکنا۔

اسْتَلْقٰی —— چت سونا۔

اللَقَاة —— راستہ کا درمیان۔

اللَقَاءُ —— خیر یا شر کے لئے ملاقات کرنے والا۔

الاُ لْقِیَة —— چیستان، پہیلی۔

التَّلاَقِی —— مصدر. قیامت کا دن۔

یجری —— جَرّٰی واجْریٰ. جاری کرنا، نہانا۔

جَارَاهُ —— کسی کے ساتھ چلنا۔

الجَرَایَة —— فوجی کا روزینہ۔

المَاجَرَیات —— واقعات وحوادثات۔

الستجریٰ —— وکیل بنانا۔

لسانھم —— لِسنَ. (س) فصیح وبلیغ ہونا۔

لَسَنَ (ن) —— برائی سے یاد کرنا۔

لَاسَنَ مُلَاسَنَة —— جھگڑے اور گفتگو میں غالب ہونا۔

تَلَسَّنَ —— جھوٹ بولنا، افترا کرنا۔

المَلْسُون —— باتونی کام چور۔

یعتمدون —— عَمَدَ (ض) چھت میں ستون لگانا۔

عَمِدَ (س) —— غضبناک ہونا۔

اَعْمَدَ —— ستون لگانا۔

العَمِيد ـــــ نازک بدن لڑکا۔

وَضَاحَت

لم نرا لصالحين في شيء اكذب منهم في الحديث.

تم نیک لوگوں کو کسی چیز میں اتنا زیادہ جھوٹ بولتے نہیں دیکھو گے جتنا حدیث میں (وہ بولتے ہیں)۔

اسی وجہ سے امام ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔

اذا وقع في الا سناد صوفي فاغسل يديك منه.

کہ جس روایت کی سند میں کوئی صوفی آجائے تو اس روایت سے تم ہاتھ دھولو (مطلب یہ ہے کہ پھر اس روایت کا اعتماد ختم ہوجاتا ہے) نیز فرماتے ہیں کہ دنیوی امور میں ان کا یہ حال نہیں ہوتا کہ وہ اس قسم کا لوگوں کے ساتھ حسن ظن نہیں کر لیتے جس قسم کا حدیث کے راویوں کے ساتھ وہ کرتے ہیں۔

قال مسلم يقول يجري الكذب على لسانهم.

اس کا مطلب قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتے، وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ لوگوں کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہیں۔ یا اپنی عبادت میں مشغولیت کی بناء پر ان کو فن حدیث کی طرف توجہ نہیں ہو پاتی، تو جو بات بھی کسی سے سنتے ہیں وہ نقل کردیتے ہیں وہ جھوٹ ہوجاتا ہے کیونکہ جھوٹ کی تعریف تو یہی ہے کہ خلاف واقعہ بات کو نقل کرنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا سہواً ہو۔[1]

حدثني الفضلُ بنُ سهل قال ثنا يزيدُ بنُ هارون قال اخبرني خليفة بن موسىٰ قال دخلت على غالب بن عبيدالله فجعل يملي على حدثني مكحولٌ حدثني مكحولٌ فاخذه البولُ فقام.[2]

---

[1] شرح مسلم للنووی ۱۴/۱، فتح الملهم ۳۳/۱

[2] مسلم شريف

ترجمہ

خلیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں غالب بن عبیداللہ کے پاس گیا وہ مجھ کو حدیثیں لکھوانے لگا کہ حدثنی مکحول، حدثنی مکحول (مکحول کو استاذ ظاہر کیا) اتنے میں ان کو پیشاب کا تقاضہ ہوا چنانچہ وہ اٹھ گئے۔

حل لغات

دخل ـــــ دَاخَلَهٗ مُدَاخَلَة. خود پسندی آنا۔
اُدْخَلَه ـــــ داخل کرنا۔
تَدَاخَلَه ـــــ گھل مل جانا۔
الدِخَال ـــــ جوڑوں کا آپس میں داخل ہونا۔
الدَّخِيْل ـــــ غیر قوم میں داخل ہونے والا (ج) دُخُلاء.
املٰی ـــــ اسْتَمْلَيْتُه. ملا کرنیکی درخواست کرنا۔
الْمَلَوَان ـــــ رات دن۔
المَلَاة ـــــ سنگریزہ، ناک۔
بول ـــــ بَالَ (ن) پیشاب کرنا۔
بَوَّلَهٗ واَبَالَهٗ ـــــ پیشاب کرانا۔
المِبْوَلَة ـــــ پیشاب کرنے کا برتن۔
فقام ـــــ قَوَّمَ. سیدھا کرنا۔
قَاوَمَه مُقَاوَمَة ـــــ مخالفت کرنا۔
تَقَاوَم ـــــ قیمت کا اندازہ لگانا۔
الْقَويم ـــــ اچھے قد وقامت والا۔

فَنَظَرْتُ فِي الْكُرَاسَةِ فَاِذا فِيهَا حَدَّثَنِي اَبانٌ عن انس و اَبانٌ عن فلان فتركتُه و قمتُ.

ترجمہ

تو اس میں حدثنی ابان عن انس، وابان عن فلان تھا (یعنی وہ اپنی کاپی کے خلاف مجھ کو لکھوا رہے تھے) چنانچہ میں نے ان کو چھوڑ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

حل لغات

فنظرت ـــــ نَظَرَ نَظِرَ (ن، س) غور سے دیکھنا۔
نَاظَرَہٗ مُنَاظَرَۃ ـــــ بحث کرنا۔
تَنَاظَرَ ـــــ باہم کام میں مشقت اٹھانا۔
اَنْتَظَرَہٗ ـــــ توقع رکھنا، دیر لگانا۔
النظِرَۃ ـــــ معاملہ میں تاخیر۔
الکراسۃ ـــــ کَرَّسَ. عمارت کی بنیاد رکھنا۔
انکرس ـــــ اوندھا ہونا۔
اَکْرَسَ ـــــ بول و براز سے لتھڑنا۔
تَکَرْسَفَ ـــــ کونچ کٹنا۔
الکرباس ـــــ چھت کے اوپر کا پائخانہ (ج) کرابیس.
فترکتہ ـــــ تَارَکَہٗ مُتَارَکَۃ. مصالحت کرنا۔
التَرِیْك ـــــ چھوڑا ہوا۔
التَرَّاك ـــــ بہت چھوڑنے والا۔
التَرْکَۃ والتَرِیْکۃ ـــــ شتر مرغ کا چھوڑا ہوا انڈا۔

وضاحت

فنظرت الکراسۃ: میں نے ان کی کاپی میں دیکھا۔ احادیث کو لکھنے کا رواج شروع سے رہا ہے۔

کراسۃ: کاغذوں کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ ملحق و

ملصق ہو۔[1]

خلاصہ یہ ہوا غالب بن عبیداللہ یہ متروک راوی ہوں گے کیونکہ یہ خلاف واقعہ بیان کرتے ہیں۔

۴ غالب بن عبیداللہ کے مختصر حالات:

پورا نام غالب بن عبیداللہ خرزی عقیلی ہے۔

وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے روایات سنیں اور پھر ان کو چھوڑ دیا۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **غالب لیس بثقة**۔

دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو متروک بتایا ہے۔

علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ضعیف اور **لیس بشئ** فرمایا۔

ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو متروک الحدیث اور منکر الحدیث کہا۔

ان سے کچھ موضوع احادیث بھی مروی ہیں۔[2]

وفات: خلیفہ مہدی کی خلافت میں ۱۳۵ھ میں انتقال ہوا۔[3]

(قال) وسمعت الحسن بن علی الحلوانیَّ يقول رأيتُ فی كتاب عفان حديثَ هِشامِ ابی المقدام حديث عمر بن عبدالعزيز قال هشام حدثنی رجل يقال له يحيى بن فلان عن محمد بن كعب قلت لعفان انهم يقولون هشام سمعه من محمد بن كعب فقال انما ابتلی من قبل هذا الحديث كان يقول حدثنی يحيى عن محمد ثم ادعى بعد أنه سَمِعَه مِن محمدٍ.

---

[1] شرح مسلم للنووی ۱۴/۱، فتح الملهم ۳۳/۱

[2] لسان الميزان ٤١٤/٤

[3] مزید حالات کے لئے: لسان الميزان ٤١٤/٤، عقيلی ٤٣١/٣، التاريخ الكبير للبخاری ۱۰۱/۱

ترجمہ

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے حسن الحلوانی کو یہ کہتے سنا کہ میں نے عفان کی کتاب میں ہشام ابوالمقدام کی حدیث دیکھی، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ اس کی سند اس طرح تھی **قال هشام حدثني رجل يقال له يحييٰ بن فلان عن محمد بن كعب**۔

حلوانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عفان رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ہشام نے یہ حدیث بلا واسطہ محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنی ہے، عفان نے کہا اسی حدیث کی وجہ سے ہشام مصیبت میں پھنس گئے پہلے وہ کہا کرتے تھے **حدثني يحييٰ عن محمد** پھر بعد میں وہ کہتے تھے **حدثني محمد**۔

حل لغات

رایت ــــ رَأَّيْتُهُ ترئِيَةً. خلاف حقیقت دکھانا۔

ارْتَأَّى ــــ غور کرنا، شک کرنا۔

اسْتَرْأَى ــــ دیدار چاہنا، رائے طلب کرنا۔

الرِّئَاء ــــ مصدر. حقیقت کے خلاف دکھاوا۔

التَّرْئِيَة ــــ منظر یا حسن منظر۔

ابتلى ــــ بَلَا. (ن) امتحان لینا، تجربہ کرنا۔

بَلِيَ (س) ــــ بوسیدہ ہونا۔

بَالىٰ مُبَالَاةً ــــ پروا کرنا۔

الْبَلَاء ــــ غم جو جسم کو گھلا دے۔

ادعى ــــ دَعَا (ن) رغبت کرنا۔

ادّعَاهُ اِدْعَاءً ــــ غیر باپ کی طرف منسوب کرانا۔

اِنْدَعىٰ اِنْدِعَاءً ــــ جواب دینا۔

الدَّعَّاء ــــ بہت دعا کرنے والا۔

المَدْعَات ــــ کھانے کی دعوت

حل لغات

رایت ــــ (ف) بمعنی دیکھنا، باب افعال رائے دینا، صاحب واقع ہونا۔

ابتلی ــــ باب افتعال بمعنی آزمانا، استفعال آزمائش کرنا۔

ادعی ــــ افتعال بمعنی دعویٰ کرنا۔

وضاحت

خلاصہ یہ کہ ابوالمقدام ہشام بصری متروک راوی ہے بقول امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہ انہوں نے ضعیف استاذ کو حذف کر کے استاذ الاستاذ سے روایت کرنا شروع کردی جس کو محدثین کے یہاں تدلیس کہتے ہیں اور اس طرح تدلیس کرنا جائز نہیں ہے۔

سؤال: ممکن ہے کہ ہشام کو روایات کا سماع دونوں طرح ہو مثلاً اپنے استاذ یحییٰ کے واسطہ سے بھی اور ان کے بغیر بھی محمد بن کعب سے سماع ہو۔ اس وجہ سے راوی کو ضعیف کہنا تو صحیح نہیں ہے۔

جواب: محدثین کی تحقیق یہ ہے کہ ہشام کو محمد بن کعب سے بلا واسطہ سماع نہیں ہے۔ اور ہشام کو صرف استاذ کے حذف کی وجہ سے ضعیف نہیں کہا گیا اس کے علاوہ بھی ان کے ضعف کی وجوہات ہیں[1]

⑤ ابوالمقدام ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ بصری کے مختصر حالات:

ہشام نام ہے کنیت ابوالمقدام ہے۔

ان کو ائمہ اسماء الرجال نے ضعیف کہا ہے ضعیف کہنے والوں میں حافظ ابوزرعہ

---

[1] شرح مسلم للنووی ۱۴/۱

رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ، امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ، ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ شامل ہیں۔

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ان کے پاس حفص منقری کی ایک کتاب تھی جس کو حفص نے حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا تھا یہ اس کتاب کو بلا واسطہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نقل کرتے تھے، حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہ متعدد منکر روایات نقل کرتے ہیں۔[1]

حدثنی محمد بن عبداللّٰہ بن قَہْزَاذَ قال سمعتُ عبداللّٰہ بنَ عثمانَ بنِ جبلۃ یقول قلتُ لعبداللّٰہ بن المبارک مَن ھذا الرجل الذی رویتَ عنہ حدیثَ عبداللّٰہ بن عمرو یوم الفطر یوم الجوائز قال سلیمان بن الحجاج (قلت) اُنظُرْ ما وضعتَ فی یدک منہ.

ترجمہ

عبداللہ بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ وہ کون راوی ہے جس سے آپ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی یہ روایت کہ عید الفطر انعامات پانے کا دن ہے۔ نقل کرتے ہیں عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا وہ سلیمان بن حجاج ہے (میں نے کہا) آپ دیکھ لیں کہ آپ نے اپنے ہاتھ میں کیا چیز رکھی ہے۔

حل لغات

الجوائز ـــ جَازَ (ن) گزر جانا۔

جَوَّزَ ـــ جائز ٹھہرانا۔

---

[1] تہذیب التہذیب ۳۸/۱۱، مزید حالات کے لئے: تقریب ۳۱۸/۳، میزان ۳۹۸/٤، تاریخ الکبیر للبخاری ۱۹۹/۳، تاریخ الصغیر للبخاری ۱٦٦/۳

اَجَازَ اِجَازَةً ــــ جائز کرنا۔
تَجَوَّزَ ــــ چشم پوشی کرنا۔
جَاوَزَ ــــ آگے بڑھ جانا۔
اسْتَجَازَا ستِجَازَةً ــــ اجازت طلب کرنا۔
الجَوز ــــ مصدر. اخروٹ کا درخت۔
وضعت ــــ وَضَعَ (ف) کمینہ بنانا۔
وَاضَعَهُ مُوَاضَعَةً ــــ شرط لگانا۔
اتَّضَعَ ــــ عاجز ہونا۔
تَوَاضَعَ ــــ ذلیل ہونا۔
الْوَضِيْعَة ــــ قیمت کی کمی۔ الْوَضْعُ. مصدر. جگہ (ج) اوضاع الْمُوَضَّع: مفعول. ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا۔

وضاحت

خلاصہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عثمان جن کو عبدان بھی کہتے ہیں یہ ابن مبارک کے ہم وطن بھی ہیں مگر عمر میں بائیس (۲۲) سال چھوٹے تھے۔

یہاں پر عبدان نے عبداللہ بن مبارک کو توجہ دلائی کہ آپ جو سلیمان بن حجاج سے روایت نقل کرتے ہیں آپ خود ہی غور کرلیں کہ وہ قابل اعتماد راوی بھی ہیں یا نہیں۔

اس کے بعد سے عبداللہ بن مبارک نے سلیمان بن حجاج سے روایت نقل کرنا چھوڑ دیا۔

انظر ما وضعت:

اس سے قبل قلت کا لفظ ہے اس کی طرف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی

کتاب لسان المیزان میں نقل کیا ہے اس کے بغیر عبارت کا مطلب بھی صحیح نہیں ہوتا۔[1]

حدیث عبداللّٰہ بن عمرو۔[2]

یوم الفطر یوم الجوائز.

علامہ نووی رحمہ اللہ نے پوری حدیث اس طرح نقل کی ہے۔

اذا کان یوم الفطر وقفت الملائکۃ علی افواہ الطریق ونادت یا معشر المسلمین اغدوا الی رب رحیم یامر بالخیر ویثیب علیہ الجزیل امرکم فصمتم واطعتم ربکم فاقبلوا جوائزکم فاذا صلوا العید نادیٰ مناد من السماء ارجعوا الی منازلکم راشدین فقد غفرت ذنوبکم کلھا و یسمیٰ ذالک الیوم یوم الجوائز.[3]

(٦) سلیمان بن حجاج رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

یہ سلیمان بن حجاج طائفی ہیں مجہول الحال راوی ہیں۔ ان کے بارے میں علامہ عقیلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی روایات میں وہم غالب ہوتا ہے۔ مگر ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ثقہ شمار کیا ہے۔ اسی طرح ابن ابی حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کوئی جرح نہیں کی۔[4]

قال ابن قھزاذ وسمعت وھب بن زمعۃ یذکر عن سفیان بن

---

[1] لسان المیزان

[2] یہ روایت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے، کنزالعمال ٦٤٤/٨، امام مسلم سے تسامح معلوم ہوتا ہے۔

[3] شرح مسلم للنووی ١٤/١، فتح الملھم ١٣٣/١، بحوالہ المستقصیٰ فی فضائل مسجد اقصیٰ

[4] مزید حالات کے لئے: لسان ٨٠/١، میزان الاعتدال ١٩٨/٢، عقیلی ١٢٣/٢، ثقات لابن حبان ٢٧٣/٨

عبدالملك قال قال عبدالله يعنى ابن المبارك رايت روح بن غطيف صاحب الدم قدر الدرهم وجلست اليه مجلسا فجعلت استحيى من اصحابى ان يرونى جالسًا معه كره حديثه۔[۱]

ترجمہ

ابن قہزاذ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے وہب رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ سفیان بن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے بقدر درہم خون، والے روح بن غطیف کو دیکھا اور اس کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھ گیا پس میں اپنے تلامذہ سے شرمانے لگا اس بات سے کہ وہ مجھے اس کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھ لیں اس کی حدیث کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔

حل لغات

استحی ـــــ حَيِیَ. (س) زندہ رہنا۔

حَايَا مُحَايَاةً ـــــ شرم دلانا۔

احْيَاه ـــــ زندہ کرنا۔

الْحَيَا ـــــ شرم وحیا، کسی چیز سے منقبض ہونا۔

الحَيُّوت ـــــ نر سانپ۔

کره ـــــ كَرِهَ (س) ناپسند کرنا۔

اَكْرَهَ ـــــ مجبور کرنا۔

اسْتَكْرَه ـــــ قبیح پانا۔

الْكَرَهَة ـــــ مصدر. سخت زمین۔

وضاحت

خلاصہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا روح بن غطیف کو واضع حدیث بتانا ہے۔

---

[۱] مسلم شريف ۱/۱۴

صاحب الدم قدرالدرھم: اس جملہ سے روح بن غطیف کا تعارف کروانا ہے کہ جو یہ روایت نقل کرتا ہے۔

حدیث دم والی روایت سے مراد یہ ہے۔

جس کو روح بن غطیف نے زہری عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے۔ **تعادالصلوہ من قدرالدرھم۔**[1]

کہ ایک درہم کے پھیلاؤ کے بقدر بھی خون بدن یا کپڑے پر لگا ہو تو نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

حدیث الدم والی روایت کا حکم۔

اس روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تاریخ میں[2]۔

اور علامہ عقیلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الضعفاء میں نقل کیا ہے۔

مگر اس حدیث کے بارے میں علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **ھو حدیث باطل لا اصل له عنداھل الحدیث۔**[3]

⑦ روح بن غطیف رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ان کا پورا نام روح بن غطیف ثقفی جزری ہے۔

ان کو یحیٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے واھی الحدیث کہا، علامہ نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متروک الحدیث، دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے منکر اور ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیس بثقۃ فرمایا ہے۔[4]

---

[1] شرح مسلم للنووی ۱۴/۱، فتح الملھم ۱۳۳/۱

[2] تاریخ الکبیر بحوالہ لسان المیزان ٦٤٧/٢

[3] شرح مسلم للنووی ۱۴/۱ وھکذا فی فتح الملھم ۱۳٤/۱

[4] مزید حالات کے لئے: لسان المیزان ٤٦٧/٢، میزان الاعتدال ٦٠/١ عقیلی ٥٦/٢، التاریخ الکبیر للبخاری ۳۰۸/۲/۱ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی ۱۱۲

اس نے ہی **تعاد الصلوٰہ من قدر الدرھم** والی حدیث گھڑی ہے۔

وحدثنی ابن قهزاذ قال سمعت وهبا یقول عن سفیان عن عبدالله بن المبارك قال بقیة صدق اللسان، ولکنه یأخذ عمن اقبل و ادبر.

ترجمہ

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ بقیّہ زبان کے سچے ہیں مگر ہر آنے جانے والے سے روایت لے لیتے ہیں۔

حلِّ لغات

ادبر —— دَبَرَ (ن) گزر جانا۔

دَبَّرَ —— انجام سوچنا۔

تَدَابَرَ —— باہم دشمنی کرنا۔

اِسْتَدْبَرَہ —— پشت دینا، اختیار کرنا۔

الدَّبْرَۃ —— لڑائی میں شکست

وضاحت

بقیہ کے بارے میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ ہر آنے جانے والے سے یعنی ثقہ اور غیر ثقہ سے بغیر تحقیق کے روایات نقل کردیتے ہیں تو ان کی روایت کی تحقیق ضروری ہے۔[1]

⑧ بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات.

نام بقیہ کنیت ابو یُحمد پورا نام بقیہ بن ابولید بن صائد کلاعی ہے، ولادت ۱۱۰ھ میں ہوئی۔

---

[1] فتح الملهم ۱/۱۳٤

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے تعلیقاً روایت لی ہے اور باقی اصحاب صحاح خمسہ نے ان سے روایت لی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بقیہ اگر معروف راوی سے روایت نقل کریں تو مقبول ہے ورنہ نہیں۔

ابومہر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں احادیث بقیة لیست بنقیة فکن منها علی تقیّة۔

ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں صدوق کثیر التدیس عن الضعفاء۔[1]

❶ حدثنا قتیبة بن سعید قال نا جریر عن مغیرة عن الشعبی قال حدثنی الحارثُ الاعورُ الهمدانیُّ و کان کذّابا۔

❷ حدثنا ابوعامر عبداللّٰه بن براد الاشعری قال نا ابواسامة عن مفضل عن مغیرة قال سمعت الشعبی یقول حدثنی الحارث الاعور وهو یشهد انه احدالکاذبین۔

❸ وحدثنا قتیبةُ بنُ سعید قال نا جریرٌ عن مغیرةَ عن ابراهیم قال قال علقمةُ قرأتُ القرآن فی سنتین فقال الحارثُ القرآن هین والوحی اشد۔

❹ وحدثنی حجاج بن الشاعر قال نا احمد یعنی ابن یونس قال نا زائدة عن الاعمش عن ابراهیم ان الحارث قال تعلمتُ القرآنَ فی ثلاث سنین والوحی فی سنتین اوقال الوحی فی ثلاث سنین والقرآن فی سنتین۔

---

[1] مزید حالات کے لئے: تهذیب التهذیب ۴۷۳/۱، تقریب ۱۵۰/۱، میزان الاعتدال ۳۳۱/۱، عقیلی ۱۶۳/۱ وغیره

۵ وحدثنی حجاجُ بن الشاعر قال حدثنی احمد هو ابن یونس قال نا زائدة عن منصور والمغیرة عن ابراهیم ان الحارث اتهم.

۶ وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا جریر عن حمزة الزیات قال سمع مرة الهمدانی من الحارث شیئا فقال له اقعد بالباب قال فدخل مرة وأخذ سیفه وقال واحس الحارث بالشرفذهب.

ترجمہ

١ امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ (عامر بن شراحیل) نے فرمایا مجھ سے حارث اعور ہمدانی نے حدیث بیان کی اور وہ بڑا جھوٹا تھا۔

٢ امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ حارث جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

٣ علقمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے دو سال میں قرآن پڑھا ہے تو اس پر حارث (اعور) نے کہا قرآن آسان ہے وحی اس سے زیادہ مشکل ہے۔

۴ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حارث اعور نے کہا کہ میں نے قرآن تین سال میں سیکھا ہے اور وحی دو سال میں یا یہ کہا کہ وحی تین سال میں اور قرآن دو سال میں۔

۵ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حارث کو مطعون کیا گیا ہے۔

۶ زیات رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مرہ ہمدانی نے حارث سے کوئی بات سنی تو اس سے کہا کہ آپ دروازے پر بیٹھیں حمزہ کہتے ہیں پھر مرہ گھر میں گئے اور اپنی تلوار لی حمزہ کہتے ہیں کہ حارث کو خطرہ محسوس ہوگیا وہ چلا گیا (کہ یہ مجھ کو قتل کر دیں گے)۔[1]

حل لغات

یَشهد ــــ أَشْهَدَهٗ. حاضر کرنا۔ شاهَدَهٗ مُشَاهَدَة. معاینہ کرنا۔ اسْتَشْهَدَهٗ.

[1] فتح الملہم ١/١٣٤

گواہی دینے کو کہنا۔ تَشَہَّدَ. گواہی طلب کرنا۔ المُشَہَّدَ. اللہ کے راستہ کا مقتول۔

اشد ـــــ شَدَّ (ن. ض) دشمن پر حملہ کرنا۔ شَدَّدَہٗ. قوی کرنا۔ شَادَّہٗ. غالب ہونے کی کوشش کرنا۔ تَشَادَّ. مضبوط ہونا۔

تعلمت ـــــ علمه (ن، ض) نشان لگانا۔

عَلِمَ (س) ـــــ حقیقت علم کر پالینا۔ عَالَمَہٗ. علم میں غلبہ کرنا۔ العِلْم. مصدر. حقیقت شئی کا ادراک۔

اقعدہ ـــــ قَعَّدَہٗ. خدمت کرنا۔ تَقَعَّدَ. توقف کرنا۔ قَاعَدَہٗ مُقَاعَدَۃ. دوسرے کے ساتھ بیٹھنا۔ القَعَد. وہ لوگ جو شریک جنگ نہ ہوں۔

بالباب ـــــ بَابَ (ن) دربان ہونا۔ بَوَّبَ. ابواب میں تقسیم کرنا۔ تَبَوَّبَ. دربان بنانا۔

الْبَوابَۃِ ـــــ دربانی کی اجرت۔ الْبَوَّابُ. دربان (ج) بَوَّابُوْنَ.

حدثنا قتيبة بن سعيد، وحدثنى حجاج بن الشاعر.

تیسری، چوتھی میں ہے کہ **القراٰن هين والوحي اشدّ يا الوحى فى سنتين** کہ وحی قرآن سے زیادہ مشکل ہے، اس سے روافض کے اس عقیدے کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن ناقص ہے، اصل وحی ہے اور یہ وحی سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی پھر ان کے واسطے سے اماموں کو معلوم ہوتی رہی، یہ اسرار ہے جو شیعہ ہی جانتے ہیں دوسرے اس کو نہیں جانتے، **الوحى اشدّ** کہ ان اسرار کو عام لوگوں کا جاننا بہت دشوار ہے۔[1]

تو معلوم ہوا حارث الاعور رافضی تھا۔

(۹) حارث اعور کے مختصر حالات:

نام حارث بن عبداللہ ہمدانی تھا، کنیت ابو زبیر، ان کے بارے میں ائمۂ جرح و

[1] فتح الملہم ۱/۱۳۴

تعدیل کے اقوال مختلف ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ کذاب ہے۔

اسی طرح مغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ، علی بن المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ، جریر بن عبدالحمید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کذاب اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

مگر ابن ابی خیثمہ رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، احمد ابن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے توثیق کی ہے۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **والجمهور علي توهينه مع روايتهم لحديثه في الابواب**، سنن اربع نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

وفات ۶۵ھ میں ہوئی۔[1]

وحدثني عبيدُالله بن سعيد قال حدثني عبدالرحمن يعني ابن مهدى قال نا حمادُ بنُ زيدٍ عن ابن عون قال قال لنا ابراهيمُ اياكم والمغيرةَ بن سعيد وابا عبدالرحيمِ فانهما كذابان.

ترجمہ

ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہم سے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مغیرہ بن سعید اور ابوعبدالرحیم سے بچو کیونکہ وہ دونوں جھوٹے ہیں۔

حل لغات

كذابان ـــــ **كذب** (ض) جھوٹ بولنا۔ **كَذَّبَهٗ**. جھوٹ کی طرف نسبت کرنا۔

اَكْذَبَهٗ ـــــ جھوٹ پر آمادہ کرنا۔

---

[1] مزید حالات کے لئے: **تهذيب التهذيب ١/١٤٥، ميزان الاعتدال ١/٤٢٥، تقريب ١/١٤١، الضعفاء لابن جوزى ١٨١**، وغیرہ کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

تَكَذَّبَ ـــــ بتکلّف جھوٹ بولنا۔

اَلْاُكْذُوْبَةِ ـــــ جھوٹ۔ (ج) اَكَاذِيْب.

وَضَاحَت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ مغیرہ بن سعید اور ابوعبدالرحیم کو جھوٹا راوی کہہ رہے ہیں۔

(۱۲) مغیرہ بن سعید کے مختصر حالات:

نام مغیرہ بن سعید بجلی کوفی ہے، کنیت ابوعبداللہ، یہ رافضی اور بڑا خبیث شخص تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو احیاء موتی پر قادر مانتا تھا اور حضرات شیخین کی توہین کرتا تھا اور ان کو ملعون کہتا تھا۔

اور کہتا تھا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہیں تو قوم عاد اور قوم ثمود کو زندہ کردیں۔

پھر اس نے خود ہی نبوت کا دعویٰ کردیا کہ میں بھی قوم عاد اور ثمود کو زندہ کرسکتا ہوں۔

اس کو جادو بھی آتا تھا، لوگوں کو اس سے متاثر کرتا تھا۔

آخر میں اس کو ۱۲۰ھ میں جلا دیا گیا۔[۱]

(۱۳) ابوعبدالرحیم کے مختصر حالات:

نام شقیق یا ابراہیم تھا۔ یہ خارجیوں کا سردار تھا اور ضعیف راوی ہے، کوفہ کا واعظ تھا۔ اس وجہ سے اس کو قاضی کہتے تھے، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہی ابوعبدالرحیم مراد ہے، کہ یہ جھوٹا راوی ہے۔[۲]

---

[۱] مزید حالات کے لئے: لسان المیزان ۷۵/۶، میزان الاعتدال ۱٦۰/٤، الضعفاء للدارقطنی ۳۷۰ وغیرہ کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔ [۲] مزید حالات کیلئے: لسان ۱۵۱/۳، میزان ۳۷۹/۲ والضعفاء للعقیلی ۱۸٦/۲ وغیرہ کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

واضح رہے کہ شقیق نام کے دوراوی ہیں ① شقیق بن سلمہ اسدی جس کی کنیت ابووائل ہے، یہ ثقہ راوی ہے ② شقیق ابوعبدالرحیم جس کے حالات ابھی گذرے یہ ضعیف راوی ہے۔ مراد متن میں ثانی ہے۔

وحدثني ابوكامل الجَحْدَرِيُّ قال نا حماد وهو ابن زيد قال نا عاصم قال كنا نأتى ابا عبدالرحمن السلمى و نحن غِلْمَةٌ ايفَاعٌ فكان يقول لنا لا تجا لسوا القُصّاص غير ابى الاحوص واياكم وشقيقا قال وكان شقيق هذا يراى رأى الخوارج وليس بابى وائل.

ترجمہ

عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبدالرحمٰن سلمیٰ کے پاس (حدیثیں پڑھنے) جایا کرتے تھے، جب کہ ہم نوجوان لڑکے تھے، پس وہ ہم سے فرمایا کرتے تھے کہ واعظوں کے پاس حدیثیں پڑھنے نہ جایا کرو البتہ حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ تعالیٰ (یعنی عوف بن مالک) اس سے مستثنیٰ ہیں اور شقیق سے بچو، عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ شقیق خارجیوں کا عقیدہ رکھتا تھا اور یہ وہ شخص نہیں ہے جن کی کنیت ابووائل ہے۔

حلِّ لغات

قصاص —— قَصَّ (ن) بیان کرنا۔ قَصَّصَ. الشیئی. ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
اِسْتَقَصَّهُ —— قصاص یا بدلہ لینے کو کہنا۔
المِقَص —— قینچی۔ (ج) مَقَاصّ.
یریٰ —— اَرْأَى اِرْءَ اءً. عقل ورائے والا ہونا۔
اِرْتَأَى —— شک کرنا، سوچنا۔
اِسْتَرْأَى —— دیدار چاہنا، رائے طلب کرنا۔
الرُؤْیَا —— خواب (ج) رؤًى.

وضاحت

یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ شقیق جو خارجیوں کا سردار تھا ان کی مذمت کر رہے ہیں جس کے حالات ابھی گذرے یہ وہ شقیق نہیں جو ثقہ ہیں جن کے مختصر حالات یہ ہیں۔

یہ شقیق بن سلمہ الضبی الکوفی ہے۔ یہ قاضی تھے۔ کبار تابعین میں سے ہیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں، ثقات راویوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی کنیت ابووائل ہے۔

١ حدثنا ابوغسّان محمدُ بن عمروالرازی قال سمعتُ جریرًا یقول لقیت جابر بن یزید الجعفی فلم اکتبَ عنه وکان یؤمن بالرَجعة.

٢ حدثنا حسن الحلوانی قال نا یحیی بن اٰدم قال نا مسعر قال نا جابر بن یزید قبل ان یُحْدِث مَا اَحَدَثَ.

٣ وحدثنی سلمةُ بنُ شبیب قال نا الحمیدی قال نا سفیان قال کان الناسُ یَحْملون عن جابر قبل ان یُظهر مااَظهر فلما اَظهر ما اظهر اِتَّهَمَه الناسُ فی حدیثهٖ وترکَه بعضُ الناس فقیل له وما اَظهر قال الایمان بالرَجعة.

٤ وحدثنی حسن الحلوانیُّ قال نا ابویحیی الحمانیُّ قال نا قبیصةُ واخوه انهما سمعا الجراح بن مَلِیحٍ یقول سمعتُ جابرَ بنَ یزیدَ یقولُ عندی سَبعُون اَلْفَ حدیثٍ عن ابی جعفر عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کلُّها.

٥ وحدثنی حجاجُ بنُ الشاعر قال نا احمد بن یونس قال سمعت زهیرا یقول قال جابر او سمعت جابرًا یقول ان عندی لخمسین

الفَ حديث ماحدثتُ منها بشی قال ثم حدّث یوما بحدیث فقال هذا من الخَمسین اَلْفًا.

❻ وحدثنی ابراهیمُ بنُ خالدِ الیَشکُریُّ قال سمعتُ ابا الولید یقول سمعت سلام بن ابی مطیع یقول سمعت جابر الجعفی یقول عندی خمسون الف حدیث عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم.

❼ وحدثنی سلمة بن شبیب قال نا الحمیدی قال نا سفیان قال سمعت رجلا سأل جابرًا عن قوله تعالیٰ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِی اَبِی اَوْ یَحْکُمَ اللّٰهُ لِی وَهُو خَیْرُ الحٰکمین.

قال فقال جابر لم یجئ تاویل هذه قال سفیان وکذب فقلنا لسفیٰن وما اراد بهذا؟ فقال اِن الرافضة تقول ان علیا فی السحاب فلا نخرج مع من یخرج من ولده حتی ینادی منادٍ من السماء یرید علیا انه ینادی اخرجوا مع فلان یقول جابرا فذا تأویل هذه الأیة وکذب کانت فی اخوة یوسف.

❽ وحدثنا سلمة قال نا الحمیدی قال نا سفیان قال سمعت جابرا یحدث بِنحوِ من ثلاثین اَلْفَ حدیثٍ مااستحلَّ اَن اَذکُرَ منها شیئا واَنّ لی کذا وکذا.

ترجمہ

❶ جریر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری جابر جعفی سے ملاقات ہوئی ہے مگر میں نے اس سے حدیثیں نہیں لکھیں وہ رجعت کا عقیدہ رکھتا ہے۔

❷ مسعر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم سے جابر جعفی نے حدیث بیان کی نئی بات ایجاد کرنے سے پہلے۔

قبل ان یحدث ما احدث، اس کا لفظی ترجمہ تو یہ ہوگا ''اس کے پیدا

کرنے سے پہلے اس چیز کو جو اس نے (بعد میں) پیدا کی۔"

۳ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب تک جابر جعفی نے اپنی بداعتقادی ظاہر نہیں کی تھی تو لوگ اس سے احادیث لیا کرتے تھے پھر جب اس نے اپنی بداعتقادی ظاہر کی تو لوگوں نے اس پر اس کی احادیث کے بارے میں بدگمانی کی اور بعض لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ اس نے کیا بداعتقادی ظاہر کی؟ تو ابن عیینہ نے جواب دیا کہ "رجعت کا عقیدہ۔"

۴ جراح رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس ستر ہزار حدیثیں ہیں جو ابوجعفر محمد باقر رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہیں اور سب کی سب مرفوع ہیں۔

۵ زہیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جابر نے کہا، یا میں نے جابر جعفی کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس ایسی پچاس ہزار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک بھی میں نے لوگوں سے بیان نہیں کی ہے زہیر کہتے ہیں اس نے ایک دن ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا کہ یہ ان پچاس ہزار میں سے ہے۔

۶ سلام بن ابی مطیع رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس ایسی پچاس ہزار احادیث ہیں جو سب کی سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

۷ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا جس نے جابر جعفی سے اس آیت کا مطلب پوچھا تھا۔

﴿فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی وھو خیر الحکمین.﴾ [۱]

"میں اس وقت تک یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت

[۱] سورۃ یوسف آیت ۸۰

نہ دے دیں یا اللہ میرے حق میں کوئی فیصلہ فرما دیں اور وہ بہترین فیصلہ فرمانے والے ہیں۔“

اس آدمی نے کہا کہ پس جابر نے جواب دیا کہ ابھی اس آیت کا مصداق ظاہر نہیں ہوا ہے۔ سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں جابر نے جھوٹ کہا، حمیدی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے سفیان سے پوچھا کہ جابر کی غرض کیا تھی؟ سفیان نے بتایا کہ رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادلوں میں ہیں اور ان کی اولاد میں سے جو بھی شخص حکومت وقت سے بغاوت کرتا ہے ہم اس کے ساتھ اس وقت نکلتے ہیں جب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے۔

جابر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مراد لے رہا ہے یعنی ابی سے مراد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں وہ پکار کر کہتا ہے کہ فلاں شخص کے ساتھ بغاوت کرو۔ جابر کہتا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہی ہے اور وہ جھوٹ بکتا ہے یہ آیت تو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے بارے میں ہے۔

❽ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی سے تقریباً تیس (۳۰) ہزار ایسی احادیث سنی ہیں جن میں سے ایک کو بھی ذکر کرنا جائز نہیں سمجھتا اگرچہ مجھے دولت کے انبار مل جائیں۔

حلِ لُغات

استحل ـــــ حَلَّ (ن) کھولنا۔ حَلَّ (ض). حلال ہونا۔ حَلَّ (س) پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا۔

اَحَلَّ اِحْلَالًا ـــــ عہد و میثاق سے آزاد ہونا۔

اَلْحِلّ ـــــ مصدر. مکہ معظمہ کے ارد گرد حرم محترم کے علاوہ جگہ۔ مَحَلُّ. ادائیگی قرض کا وقت۔

وضاحت

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں پر جابر جعفی کے بارے میں حکم لگانا چاہتے ہیں کہ یہ راوی رافضی ہوگیا تھا اور جھوٹا راوی ہے اس کا عقیدہ رجعت والا تھا۔

"عقیدۂ رجعت" کیا ہے

روافض کے یہاں اس میں متعدد اقوال ملتے ہیں مثلاً:

❶ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادلوں میں ہیں۔ قیامت کے قریب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئیں گے اور آواز لگائیں گے کہ میری اولاد میں سے فلاں کی تائید کرو، یہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت ہوگا۔[1]

اور یہ آیت فلن ابرح الارض...... الخ کے قائل حضرت مہدی ہیں اور حتی یاذن لی سے مراد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

دوسرا یہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت کے قریب دوبارہ زندہ ہوکر آئیں گے اس صورت میں الارض سے قبر اور ابی سے اللہ تعالیٰ کو مراد لیتے ہیں۔

تیسرا قول یہ بھی ہے کہ امام غائب نکلے گا تو اس صورت میں الارض سے مراد وہ غار یا کنواں ہے جہاں امام چھپ کر بیٹھا ہے جس کو "سر من رای" کہتے ہیں۔

⑭ جابر جعفی کے مختصر حالات:

یہ شروع میں صحیح روایات کو بیان کرتا تھا پھر جب سے یہ سبائی شیعہ ہوگیا تو لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ جابر کے ہم وطن ہیں وہ بھی فرماتے ہیں کہ میں نے جابر الجعفی سے زیادہ جھوٹا کسی کو بھی نہیں دیکھا جو بات میں قیاس سے کہتا وہ فوراً اس کے لئے حدیث گھڑ لاتا۔

---

[1] فتح الملہم ۱۳۹/۱

ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ سبائی (یعنی عبداللہ بن سبا کا پیروکار تھا) اور لکھا ہے کہ جابر جعفی کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا علم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا انہوں نے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا یہاں تک کہ یہ سلسلہ جعفر رحمہ اللہ تک پہنچا۔

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ضعیفٌ رافضیٌ.

وفات: ۱۲۷ھ، ۱۲۸ھ میں اس کا انتقال ہوا۔[1]

(وقال مسلم رحمه الله تعالىٰ) وسمعتُ ابا غسان محمد بن عمرو الرازي قال سألتُ جرير بن عبدالحميد فقلت الحارث بن حَصِيرةَ لقيتَهُ قال نعم شيخ طويل السكوت يُصِرُّ على امرٍ عظيمٍ.

ترجمہ

ابوغسان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے جریر رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ آپ کی حارث بن حصیرہ سے ملاقات ہوئی ہے انہوں نے کہا جی ہاں وہ خاموش طبع بوڑھا شخص تھا جو سنگین بات پر اصرار کرتا تھا۔

حل لغات

طویل ـــــ **طَالَ** (ن) لمبا ہونا۔

طَوَّلَهُ ـــــ مہلت دینا۔ **تَطَوَّلَ**. احسان کرنا

طَاوَلَهُ مُطَاوَلَةً ـــــ لمبائی یا فضل و بخشش میں غالب ہونا۔

الطُوَّل ـــــ لمبی ٹانگوں کا ایک آبی پرندہ۔

السکوت ـــــ **اَسْكَتَ**. کلام منقطع ہونا۔

سَاكَتَهُ ـــــ چپ رہنے میں مقابلہ کرنا اور غالب رہنا۔

---

[1] مزید حالات کے لئے: تقریب ٥٣، تهذيب ٤٦/٢، ميزان ٣٧٩/١، العقيلي ١٩١/١، الضعفاء للدارقطني ١٦٨

السُکْتَة ـــــ بچہ وغیرہ کو چپ کرانے کی چیز۔
یصر ـــــ صَرَّ (ن) تھیلی کو باندھنا۔
صَارَّہٗ مُصَارَّة ـــــ مجبور کرنا۔
الصَرَّة ـــــ لڑائی یا گرمی کی تیزی۔
الصَرِیْرَة ـــــ تھیلی میں رکھے ہوئے دراہم (ج) صَرَائِر.

وضاحت

علی امر عظیم: امرِعظیم سے مراد یہاں یہ عقیدۂ رجعت ہے جس کی تفصیل اس سے پہلے والی حدیث میں گذری ہے۔

یہاں پر بھی امام مسلم رحمہ اللہ حارث بن حصیرہ کو ضعیف راوی فرما رہے ہیں۔

⑮ حارث بن حصیرہ کے مختصر حالات:

نام حارث، کنیت ابوالنعمان ہے۔ یہ جابر جعفی کا شاگرد اور اپنے استاذ کی طرح عقیدۂ رجعت کا قائل تھا۔ شروع میں صحیح العقیدہ تھا اس وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے الادب المفرد میں، امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سنن نسائی میں ان سے روایت لی ہے۔

اسی ابتدائی حالات کی وجہ سے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔

مگر بعد میں جب انہوں نے رجعت کا عقیدہ اختیار کیا تو پھر انہوں نے احادیث گھڑنی شروع کیں تو اس وجہ سے ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ، دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ان کو شیعوں کا شیخ اور غالی فی التشیع کہا ہے۔[1]

---

[1] مزید حالات کے لئے: لسان المیزان ۱۴۰/۲، تقریب ۵۹، میزان الاعتدال ۴۳۲/۱، الضعفاء للعقیلی ۲۱۶/۱ و دارقطنی ۱۷۹ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

❶ حدثنا احمدُ بن ابراهیم الدَوْرَقِیٌّ قال حدثنی عبدالرحمن بن مهدی عن حماد بن زید قال وذکر ایوبُ رجلًا یومًا فقال لم یکن بِمُستقیمِ اللسان وَذَکَرَ آخرَ فقال هو یزیدُ فی الرقم.

❷ حدثنی حجاج بن الشاعر قال نا سلیمان بن حرب قال نا حماد بن زید قال قال ایوب اِن لی جارًا ثم ذَکَرَ من فضله ولو شهد علیٰ تَمرتَیْن مارأیتُ شهادتَه جائزةً.

ترجمہ

❶ حماد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایوب (سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ایک دن ایک شخص کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ وہ درست زبان کا نہیں ہے اور ایک دوسرے شخص کا بھی تذکرہ فرمایا کہ وہ قیمت بڑھایا کرتا تھا۔

❷ ایوب (سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ میرا ایک پڑوسی ہے پھر ایوب (سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ) نے اس کے فضائل بیان فرمائے اگر وہ میرے سامنے دو کھجوروں کے بارے میں گواہی دے تو میں اس کی گواہی کو معتبر نہیں سمجھوں گا۔

حلِّ لغات

شهد ــــ اَشْهَدَهٗ. حاضر کرنا۔

شَاهَدَهٗ مُشَاهَدَةً ــــ معاینہ کرنا۔

اِسْتَشْهَدَهٗ ــــ گواہی دینے کو کہنا۔

المُشْهَدُ ــــ اللہ کے راستے کا مقتول۔

وضاحت

پہلی حدیث میں یہ کہا جارہا ہے کہ "یزید فی الرقم" وہ قیمت بڑھاتا ہے اصل میں یہ جملہ زیادتی کذب و دجل سے کنایہ ہے کہ جس طرح کوئی بائع اپنے سامان کو خوب چمکاتا ہے تاکہ خریدنے والا دھوکے میں آجائے تو اسی طرح یہ راوی بھی

ظاہراً خوب نیکیاں وغیرہ کرتا ہے تاکہ لوگ اس کے زہد وتقویٰ وغیرہ کو دیکھ کر ہر قسم کی احادیث کو قبول کرلیں۔

دوسری میں یہ کہا جارہا ہے کہ اس کی گواہی کھجور جیسی معمولی چیز میں بھی قبول نہیں تو پھر حدیث شریف کا معاملہ تو بہت اہم ہے اس میں اس کا کیسے اعتماد کیا جاسکے گا؟

وحدثني محمدُ بن رافعٍ و حجاجُ بن الشاعر قالاَ نا عبدالرزاق قال قال معمرٌ ما رايتُ ايوبَ اِغتابَ احدًا قطّ اِلّا عبدالكريم يعني ابا اميةَ فانه ذكره فقال رحمه الله كان غيرَ ثقةٍ لقد سَأَلني عن حديث لعكرمة ثم قال سمعتُ عكرمةَ.

ترجمہ

معمر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ایوب (سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ) کو کبھی کسی کی غیبت کرتے ہوئے نہیں سنا علاوہ عبدالکریم کے جس کی کنیت ابوامیّہ ہے ایوب سختیانی نے جب اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے وہ ثقہ (راوی) نہیں ہے اس نے مجھ سے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث پوچھی (یعنی سنی ہے) مگر جب بیان کرتا ہے تو سمعت عکرمۃ کہتا ہے۔

حلِّ لغات

اغتاب ـــــ غَابَ (ض) جدا ہونا، دور ہونا۔

غَابَهٗ غَیْبَۃً ـــــ پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا۔

الْغَیْبُ ـــــ مصدر۔ پست زمین۔

الْغَابَة ـــــ بانس کی جھاڑی (ج) غَابَات۔

قط ـــــ قَطَّ (ن) قلم پر قط لگانا۔ قَطَّ (ض) بھاؤ گراں ہونا۔

قَطَّطَ ـــــ خرادی کا لکڑی کو تراشنا اور ہموار کرنا۔

الْقِطَاط ـــــ بالوں کا گھنگھریالا پن۔

المَقطّ ـــــ گھوڑے کے پہلو کی ہڈی کے سرے کا منتہا۔

وضاحت

خلاصہ یہ ہے کہ عبدالکریم اپنے استاذ کو حذف کر کے روایت کو نقل کرتے ہیں اس لئے ان میں ضعف آ گیا۔

(۱۷) عبدالکریم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام عبدالکریم، کنیت ابوامیہ، والد کا نام ابوالمخارق ان کا اصل نام قیس یا طارق تھا۔ یہ بصری تھے مگر مکہ میں مقیم ہو گئے تھے۔[۱]

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ تعالیٰ، احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

بعض لوگوں نے ثقہ کہا ہے اس وجہ سے ان سے سنن نسائی میں چند اور ترمذی اور ابن ماجہ میں کافی روایات موجود ہیں۔

ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بعد میں ان کو وہم ہونے لگا تھا تو شروع میں یہ ثقہ تھے مگر بعد میں جب وہم ہونے لگا تو پھر ان کو ضعیف کہہ دیا گیا۔

وفات: ۱۲۷ھ یا ۱۲۶ھ میں ہوئی۔[۲]

(۱) حدثنی الفضلُ بنُ سهل قال حدثنی عفانُ بن مسلم قال نا همام قال قَدِمَ علینا ابوداؤدَ الاعمیٰ فجعل یقول ثنا البراءُ وثنا زید بن ارقم فذکرنا ذلك لقتادة فقال کَذَبَ ما سمع منهم انما کان ذلك سائلاً یَتَکَفَّفُ الناسَ زَمَنَ طاعونِ الجارِف.

[۱] تقریب ۲۱۷

[۲] مزید حالات کے لئے: تهذیب ۳۷۶/۲، تقریب ۲۱۷، میزان ۶٤٦/۲، الضعفاء للعقیلی ۶۳/۳، دارقطنی ۲۸۸ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

۲ وحدثني حسن بن علي الحلوانيؒ قال نا يزيد بن هارون قال انا همام قال دخل ابوداؤد الاعمى على قتادة فلمّا قام قالوا ان هذا يزعم انه لَقِيَ ثمانيةَ عشر بدريا فقال قتادةُ هذا كان سائلا قبل الجارِف لا يَعرِضُ لشئٍ من هذا ولا يتكلم فيه فواللّٰهِ ما حدّثنا الحسنُ عن بدريّ مشافهةً ولا حدثنا سعيدُ بن المسيب عن بدرى مشافهة الاعن سعد بن مالك.

ترجمہ

۱ ہمام کہتے رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں کہ ہمارے یہاں ایک مرتبہ ابوداؤد الاعمیٰ آیا پس اس نے بیان کرنا شروع کردیا حدثنا البراء حدثنا زید بن ارقم، (یعنی صحابہ سے روایت نقل کرنا شروع کردی) اس بات کا تذکرہ جب ہم نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ اس نے ان حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نہیں سنی وہ تو طاعون جارف کے زمانے میں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگا کرتا تھا۔

۲ ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ابوداؤد اعمیٰ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا پھر جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو طلبہ نے کہا کہ یہ شخص گمان کرتا ہے کہ اس نے اٹھارہ بدری صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی ہے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تو طاعون جارف سے پہلے بھیک مانگا کرتا تھا۔ فن حدیث سے اس کو کوئی سروکار نہیں تھا اور نہ اس فن میں کوئی گفتگو کرتا تھا پس خدا کی قسم نہ تو حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی بدری صحابی سے سن کر حدیث بیان کی اور نہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کوئی روایت بذات خود کسی بدری صحابی سے سن کر بیان کی سوائے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

حلِّ لغات

یتکفف ـــــ کَفَّ (ن) لنگر کرنے کے بعد دوبارہ سینا۔

اِنْکَفَّ ـــــ باز رہنا۔ اسْتَکَفَّ. ہاتھ میں لینا۔

تَکَفَّفَ ـــــ سوال کے لئے ہاتھ پھیلانا۔

الْمُکَافَّۃِ ـــــ ایک دوسرے کو روکنا۔

الْجَارِف ـــــ جَرَفَ (ن) واِجْتَرَفَ. کل یا اکثر حصہ کو لے جانا۔

اَجْرَفَ ـــــ سیلاب زدہ ہونا۔

اَلْجَرَّاف ـــــ بہت تیز بہالیجانے والا۔

الْجَرف ـــــ مصدر. بہت مال۔

وضاحت

بات کے سمجھنے سے پہلے طاعون جارف کو سمجھنا ضروری ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر مفصل کلام کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوالحسن المدائنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ اسلام میں بڑے بڑے چند طاعون آئے ہیں۔[1]

❶ طاعون شیرویہ: یہ مدائن میں ۶ھ میں عہد نبوی کے دوران آیا۔

❷ طاعون عمواس: ۱۸ھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت میں ملک شام میں آیا۔

عمواس: یہ ایک بستی ہے رملہ اور بیت المقدس کے درمیان اسی طاعون میں حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما جیسے اکابر صحابی فوت

---

[1] طاعون کی تعریف: طاعون اس وباء کو کہتے ہیں کہ اس میں بغل، ران میں ابتداءً پھنسیاں نکلتی ہیں اور انتہائی گرم ورم پیدا ہونے لگتا ہے پھر اس کے اردگرد سبز یا سیاہ یا سرخ حلقے بن جاتے ہیں ساتھ ساتھ دل کی دھڑکن تیز اور قے شروع ہوجاتی ہے۔

ہوئے اس طاعون میں تقریبًا پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) افراد فوت ہوئے۔

۳ طاعون جارف: جارف کہتے ہیں صاف کرنے کو، یہ طاعون حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حکومت میں ۶۷ھ میں آیا تین دن مسلسل لوگ فوت ہوتے رہے روزانہ تقریباً ستر ہزار افراد فوت ہوئے اسی طاعون میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے تراسی (۸۳) اولاد فوت ہوئے۔

۴ طاعون فتیات یا طاعون اشراف: یہ عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں شوال ۸۷ھ میں بصرہ، شام، کوفہ میں آیا اس میں ابتداءً نوجوان لڑکیاں فوت ہوئیں پھر شرفاء فوت ہوئے اس وجہ سے اس کو طاعون فتیات واشراف کہتے ہیں۔

۵ طاعون مسلم بن قتیبہ: یہ رجب ۱۳۱ھ میں آیا یہ تین چار ماہ تک چلتا رہا روزانہ ایک ہزار آدمی تقریباً فوت ہوتے تھے، اسی طاعون میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے محدث کا بھی انتقال ہوا۔[1]

یہاں پر طاعون جارف فطری معنی کے اعتبار سے لیا جاسکتا ہے کہ زمین کو آبادی سے صاف کرنے والا۔

پہلا قول: ۶۷ھ والا طاعون جارف مراد ہے۔ مگر اس وقت حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چھ سال تھی یہ قول مرجوح ہے۔

دوسرا قول: حافظ عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کا ہے کہ یہاں طاعون جارف سے ۸۷ھ والا مراد ہے جس کو طاعون فتیات کہتے ہیں اس قول کو علامہ نووی رحمہ اللہ نے بھی ترجیح دی ہے۔[2]

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کا خلاصہ یہ ہوا کہ ابوداؤد اعمیٰ تو طاعون جارف کے زمانے میں ایک گداگر تھا وہ اچانک محدث کیسے بن گیا اس لئے وہ جھوٹا ہے۔

فواللّٰہ ماحدثنا الحسن عن بدری.

---

[1] شرح مسلم للنووی ۱/۱۶ [2] شرح مسلم للنووی

مطلب یہ ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالیٰ یہ دونوں ابوداؤد اعمیٰ سے ہر اعتبار سے بلند ہیں، جب کہ یہ بھی صرف سعد بن مالک بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں تو پھر ابوداؤد اعمیٰ اٹھارہ بدری صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیسے روایات نقل کرنے لگا؟

(۱۸) ابوداؤد اعمیٰ کے مختصر حالات:

نام نفیع بن الحارث، کنیت ابوداؤد ہے کوفی ہے نہایت ضعیف راوی بلکہ متروک ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے۔

عمرو بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متروک کہا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **لیس هوبشئ.**

ابوحاتم نے ان کو منکر حدیث کہا ہے۔[۱]

حدثنا عثمانُ بنُ ابی شَیبة قال نا جریرٌ عن رقبة اَن ابا جعفر الهاشمیّ المدنیّ کان یَضَعُ احادیثَ کلامِ حقٍ و لیستْ من احادیث النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و کان یرویها عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم.

ترجمہ

رقبۃ رحمہ اللہ تعالیٰ (بن مصقلہ) کہتے ہیں کہ ابوجعفر ہاشمی مدنی احادیث گھڑا کرتا تھا کہ صحیح باتوں کو حدیث بنا کر بیان کردیا کرتا تھا حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نہیں ہوتے تھے، مگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردیا کرتا تھا۔

حل لغات

یضع ـــــ وَضِعَ (س) نقصان اٹھانا۔ وَضُعَ (ك) خسیس ہونا۔

[۱] مزید حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: تقریب ۳۵۹/۲، میزان ۳۷۲/٤، الضعفاء الکبیر للعقیلی ۳٦/٤ وغیرہ

وَاضَعَهٗ مُوَاضَعَةً ــــ کسی معاملہ میں موافقت کرنا۔
تَوَاضَعَ ــــ خاکسار ہونا۔
المُوَضَّع ــــ مفعول۔ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا۔

وضاحت

اس میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ابوجعفر ہاشمی پر وضع حدیث کا حکم لگا رہے ہیں۔

(۱۹) ابوجعفر ہاشمی مدنی کے مختصر حالات:

نام عبداللہ بن مسور، کنیت ابوجعفر۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ پر ان کو المدائنی کہا ہے اور یہاں پر مدنی کہا ہے۔

ابوحاتم نے ابوجعفر کو ضعیف کہا ہے۔ مگر امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ، جریر رحمہ اللہ تعالیٰ، رقبہ رحمہ اللہ تعالیٰ، مغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ، اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے اس کو واضع حدیث یعنی احادیث کو گھڑنے والا کہا ہے۔ علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ایسی احادیث گھڑتا تھا جس میں نصیحت کی باتیں ہوں اور جب کوئی منع کرتا تو یہ کہتا کہ یہ تو نیکی کا کام ہے۔[۱]

(۱) حدثنا الحسن الحلوانیُّ قال نا نعیم بن حماد قال ابواسحق ابراهیم بن محمد بن سفیان وحدثنا محمد بن یحییٰ قال حدثنا نعیم بن حماد قال ثنا ابوداوٗد الطَّیَّالِسیُّ عن شُعبة عن یونس بن عبید قال کان عمرو بن عبید یکذِب فی الحدیث.

(۲) حدثنی عمروبن علی ابوحفص قال سمعت معاذ بن معاذ یقول قلت لعوف بن ابی جمیلة ان عمرو بن عبید حدثنا عن

---

[۱] مزید حالات کے لئے: لسان ۳/۳۶۰، ۳۶۱ دیکھیں (پہلے بھی حالات گذر چکے ہیں)

الحسن ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا قال کَذَبَ واللّٰہِ عمرٌو ولکنہ اَرَادَ اَن یَّحُوزَھَا الی قولہ الخبیث.

۳ وحدثنا عبیداللّٰہ بن عمر القَوَارِیْرِیُّ قال ثنا حماد بن زید قال کان رجل قد لَزِمَ ایوب و سمع منہ ففقدہ ایوب فقالوا لہ یا ابا بکرانہ قد لزم عمروبن عبید قال حماد فبینا انا یومًا مع ایوب وقد بکرنا الی السوق فاستقبلہ الرجلُ فسلّم علیہ ایوب وسألہ ثم قال لہ ایوب بلغنی انک لزمت ذالک الرجل قال حماد سمّاہ یعنی عمرا قال نعم یا ابابکر انہ یَجِیئُنا باشیاءَ غرائبَ قال یقول لہ ایوب انما نَفِرُّ اَوْ نَفْرَقُ من تلک الغرائبِ.

۴ وحدثنی حجاج بن الشاعر قال حدثنا سلیمان بن حرب قال نا ابن زید یعنی حمادًا قال قیل لایوب ان عمرو بن عبید روی عن الحسن قال لا یُجْلَدُ السَّکرانُ من النبیذ؟ فقال کَذَبَ اِنما سمعتُ الحسنَ یقول یُجلد السکرانُ من النبیذ.

۵ وحدثنی حجاج قال نا سلیمان بن حرب قال سمعت سلام بن ابی مطیع یقول بلغ ایوب انی اتی عمراً فاقبل علی یوما فقال اَرایتَ رجلاً لا تامنُہ علٰی دینِہٖ کیف تامنہ علی الحدیث.

۶ وحدثنی سلمۃ بن شبیب قال نا الحمیدی قال نا سفیان قال سمعت ابا موسیٰ یقول نا عمروبن عبید قبل ان یحدث.

ترجمہ

۱ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (پہلی سند) کہ ہم سے حسن حلوانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیااور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے نعیم بن حماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا،

(دوسری سند) امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ابواسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا، نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا وہ شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں پھر وہ یونس سے اور یونس کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید احادیث کے نقل کرنے میں جھوٹا ہے۔

❷ معاذ (عنبری رحمہ اللہ تعالیٰ) نے عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے (جو حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہیں) کہا کہ عمرو بن عبید نے حسن بصری سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ حدیث بھی بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عوف نے فرمایا بخدا عمرو نے جھوٹ بولا ہے وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس حدیث کو اپنے گندے عقیدے کے ساتھ جمع کرے۔

❸ حماد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ایک شخص ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ (سختیانی) کا خاص شاگرد تھا اور اس نے حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ (سختیانی) سے احادیث بھی سنی تھیں ایک دن ایوب سختیانی نے اس کو نہ پایا تو اس کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا کہ ابوبکر وہ تو عمرو بن عبید کے پاس رہنے لگا ہے۔

حماد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گیا اور ہم صبح سویرے بازار جا رہے تھے کہ وہ شخص حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ (سختیانی) کے سامنے آ گیا، ایوب نے اس کو سلام کیا اور خیریت پوچھی پھر اس سے پوچھا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ رہنے لگے ہو؟ حماد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایوب نے اس شخص کا نام لیا تھا یعنی عمرو بن عبید۔ اس شخص نے جواب دیا کہ جی ہاں اے ابوبکر وہ ہم سے عجیب چیزیں بیان کرتا ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ اس شخص سے ایوب نے کہا کہ ہم ایسی عجیب وغریب حدیثوں سے دور بھاگتے ہیں یا یہ فرمایا کہ

ڈرتے ہیں۔

۴ حماد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ عمرو بن عبید حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کرتا ہے کہ جو شخص نبیذ پی کر مست ہو جائے اس کو حد نہ لگائی جائے گی۔ ایوب نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتا ہے میں نے خود حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے سنا ہے کہ جس کو نبیذ پینے سے نشہ آجائے اس کو حد لگائی جائے گی۔

۵ سلام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایوب سختیانی کو یہ خبر پہنچی کہ میں عمرو بن عبید کے پاس جایا کرتا ہوں تو ایک دن میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ بتاؤ جس شخص کے دین سے تم مطمئن نہ ہو اس کی احادیث پر کیسے اطمینان کر لیتے ہو؟

۶ ابوموسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ (اسرائیل بن موسیٰ) کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید نے ہمیں نئی بات نکالنے سے پہلے حدیث بیان کی۔

حلِّ لغات

حمل —— حَمَلَهٗ واَحْمَلَهٗ. بوجھ اٹھانے میں مدد کرنا۔

تَحَامَلَ —— باوجود مشقت کے اپنے ذمہ لینا۔

اِسْتَحْمَلَ —— اٹھانے کی طاقت رکھنا۔

اَلْحَمْلَۃ —— مصدر۔ ایک مرتبہ کا بوجھ۔

لزم: اَلْزَمَ —— لازم کرنا۔

اسْتَلْزَمَ —— لازم سمجھنا۔

اَللِزَام —— مصدر۔ بہت چمٹنے والا۔

لَزَامِ —— لگاتار، پیوستہ۔

بکرنا —— بَکَرَ (ن) آگے بڑھنا۔ بَکِرَ (س) جلدی کرنا۔

اِبْتَکَرَ —— کسی چیز کے ابتدائی حصہ پر قابض ہونا۔

الْمُبْكِر ــــ فا۔ موسم بہار کی پہلی بارش۔

الْبَكِيْرَة ــــ پھل یا درخت خرما جو پہلے تیار ہو جائے (ج) بَكَائِر۔

غرائب ــــ غَرَبَ (ن) وطن سے علیحدہ ہونا۔

اَغْرَبَ ــــ شہروں میں دور تک جانا۔

اسْتَغْرَبَ ــــ نادر پانا یا سمجھنا۔

الْغَرَب ــــ مصدر۔ ہر چیز کا اول۔

نفرٌ ــــ نَفَرَ (ن، ض) ڈر کر دور ہونا۔

نافَرَهٗ مُنَافَرَة ــــ حسب ونسب میں فخر کرنا۔

تَنَافَرَ ــــ باہم فیصلہ کے لئے جانا۔

النَّفِير ــــ مصدر. دس مردوں سے کم کی جماعت۔

يجلد ــــ جَلُدَ (ك) صبر واستقلال وقوت دکھلانا۔

جَالَدَهٗ ــــ تلوار سے مارنا۔ اَجْلَدَهٗ. محتاج بنانا۔

جَلَّدَ ــــ جلد باندھنا۔

الْجَلَد ــــ مصدر۔ آسمان یا نیلا گنبد۔

وَضَاحَت

حدثني عمروبن علي ابوحفص .... مَن حمل علينا السلاح فليس منا.

"قال كذب"

اس حدیث کے بارے میں عوف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ بخدا عمرو نے جھوٹ کہا۔

سُؤال: یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الایمان[1]۔

[1] مسلم شریف ٦٩

میں موجود ہے تو پھر عمرو بن عبید کو کیوں جھوٹا کہا گیا۔

جواب ①: عوف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کی حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کو جھوٹا کہا ہے حدیث کو جھوٹ نہیں کہا۔

جواب ②: عوف رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمرو بن عبید کو جھوٹا کہا ہے وہ اس وجہ سے کہ عمرو بن عبید نے حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کوئی روایت نہیں سنی۔

جواب ③: عمرو بن عبید کو عوف نے جھوٹا کہا، کیونکہ وہ حدیث کا غلط مطلب نکالتا تھا۔

کیونکہ یہ عمرو بن عبید معتزلی تھا۔ معتزلہ کا استدلال یہ ہے کہ آدمی کبیرہ گناہ سے اسلام سے خارج ہوجاتا ہے اور وہ استدلال حدیث بالا سے بھی کرتے ہیں کہ "فليس منا" کہ جو اسلحہ مسلمانوں پر اٹھائے وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔

جواب ①: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حلال سمجھے تب فليس منا کی وعید ہے۔

جواب ②: نفی کمال اسلام پر محمول ہوگی۔

جواب ③: یہ حدیث تہدید وتشدید اور تغلیظ پر محمول ہے۔

⑳ عمرو بن عبید کے مختصر حالات:

نام عمرو بن عبید، کنیت ابوعثمان، یہ مذہباً معتزلی ہے۔ پھر اپنے مذہب کا داعی بھی تھا اگرچہ عبادت گذار تھا مگر اس کو اسماء الرجال والوں نے ضعیف کہا ہے بلکہ اس کی حدیث کے ترک پر اجماع نقل کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث متروک ہے کیونکہ یہ مذہب معتزلہ کا داعی تھا۔

وفات: ۱۴۲ھ یا ۱۴۳ھ میں انتقال ہوا۔[1]

[1] مزید حالات کے لئے: تهذيب ٤٢/١، تقريب ٢٤/٢، الضعفاء للعقيلي ٢٧٧/٣، ميزان ٢٧٣/٣

حدثنی عبیدُاللّٰہ بن معاذ العنبریؒ قال نا اَبی قال کتبتُ الی شُعبۃَ اسالُہ عن ابی شیبۃ قاضی واسطٍ فکتبَ الیّ لا تَکْتُبُ عنہ شیئا و مزِّق کتابی.

ترجمہ

معاذ عنبری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا اور ابوشیبہ قاضیِ واسط کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ اس سے کوئی حدیث نہ لکھنا اور میرا خط پھاڑ دو۔

حلِ لغات

واسط ـــــ وَسُطَ (ك) صاحب حسب ہونا۔

اَوْسَطَ اِیْسَاطًا ـــــ بیچ میں داخل ہونا۔

تَوَسَّطَ ـــــ بیچ میں بیٹھنا۔

الْوَسِیط ـــــ دو جھگڑا کرنے والوں کے درمیان ثالث (ج) وُسَطَاء۔

تکتب ـــــ کَاتَبَہٗ مُکَاتَبَۃً. خط و کتابت کرنا۔

تَکَتَّبَ ـــــ کپڑے سمیٹ کر ہوشیار ہونا۔

تَکَاتَبَ ـــــ ایک دوسرے سے خط و کتابت کرنا۔

الْکِتَابَۃ ـــــ مصدر. مال معین کی ادائیگی پر غلام کو آزاد کرنا۔

مزق ـــــ مَزَقَ (ن، ض) پھاڑنا۔

مَازَقَہٗ ـــــ دوڑنے میں آگے بڑھ جانا۔

تَمَزَّقَ ـــــ پھٹنا، متفرق ہونا۔

الْمِزْقَۃ ـــــ کپڑے وغیرہ کا ٹکڑا۔

وضاحت

ومزق کتابی میرا خط پڑھنے کے بعد پھاڑ دینا کیونکہ یہ میرے خلاف بھی

کوئی فتنہ کھڑا نہ کردے اور مجھ کو ایذا نہ پہنچائے۔

(۲۱) ابوشیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ قاضی واسط کے مختصر حالات:

نام ابراہیم بن عثمان، عبسی، کوفی تھے۔ یہ واسط علاقے کے قاضی تھے۔ یہ صاحب مصنف ابن ابی شیبہ کے دادا ہیں۔

دار قطنی رحمہ اللہ تعالیٰ، احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، دولابی وغیرہ نے متروک کہا ہے، امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ضعف پر اتفاق نقل کیا ہے۔

وفات: انتقال ۱۶۹ھ میں ہوا ہے۔[1]

وحدثنا الحلوانیّ قال سمعتُ عفانَ قال حدث حماد بن سلمة عن صالحِ المُرّی بحدیث عن ثابتٍ فقال كَذَبَ و حَدّثتُ هَمَّامًا عن صالح المَرّی بحدیث فقال كذب.

ترجمہ

عفان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے صالح مری کی ثابت سے روایت نقل کی (تصدیق کے لئے) تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ کہا، ہمام سے صالح مری کی ایک حدیث بیان کی تو انہوں نے بھی فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔

حل لغات

کذب ــــ كَذَّبَهُ. جھوٹ کی طرف نسبت کرنا۔

اَكْذَبَهُ ــــ جھوٹ پر آمادہ کرنا۔

---

[1] مزید حالات کے لئے: تهذيب ٤٢/١، تقريب ٢٤/١، ميزان ٤٧/١، الضعفاء للعقيلی ٥٩/١، التاريخ الكبير للبخاری ٢٧٢/١، التاريخ الصغير للبخاری ١٧/٢ ملاحظہ فرمائیں۔

تَكَاذَبَ ـــــ ایک دوسرے کو جھوٹا کہنا۔

اَلتَّكَاذِيْب ـــــ لغو و باطل باتیں۔

وضاحت

اس میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صالح مری کو ضعیف ثابت کیا ہے۔

(۲۲) صالح مری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

یہ صالح بن بشیر مری ہے۔ مری یہ نسبت ہے قبیلہ بنی مرہ کی طرف کیونکہ صالح کو بنی مرہ کی ایک عورت نے آزاد کیا تھا، اس لئے ان کو مری کہتے ہیں یہ بہت ہی نیک، عالم اور واعظ تھے۔[1]

جب یہ قرآن مجید پڑھتے تو سامعین پر عجیب سکتہ طاری ہو جاتا تھا اور بعض کا انتقال بھی ہو گیا۔[2]

علمی تحقیق سے دور ہونے کی وجہ سے ہر ایک کی روایت بیان کرنے کی وجہ سے ضعیف راوی بن گئے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ، عمرو بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ان کے ضعف اور نکارت پر تصریح کی ہے۔

وفات: ۱۷۲ھ یا ۱۷۶ھ میں ہوئی۔[3]

وحدثنا محمودُ بنُ غيلان قال ثنا ابوداوُدَ قال قال لِي شُعبةُ ائتِ جريرَ بنَ حازم فقُل له لا يَحلّ لك ان تروىَ عن الحسن بن

---

[1] فتح الملهم ۱۲۸/۱ [2] شرح مسلم للنووی ۱۷/۱

[3] مزید حالات کے لئے: تهذيب التهذيب ۱۴۴/۱، تقريب ۱۴۸/۱، الضعفاء للعقيلى ۵۹/۱، التاريخ الكبير للبخارى ۲۷۲/۱، التاريخ الصغير للبخارى ۱۷۰/۲ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

عُمارة فانه يكذِب قال ابوداوٗد قلتُ لشعبةَ وكيف ذاك فقال حدَّثنا عن الحكمِ بأشياءَ لم اَجدْ لها اصلًا قال قلتُ له بايّ شئی؟ قال قلت للحكم أَصلّٰی النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم علی قَتلیٰ اُحدٍ؟ فقال لَمْ يصلِّ عليهم فقال الحسنُ بن عُمارة عن الحكم عن مِقْسَمٍ عَنِ ابنِ عباس اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم صلّٰی عليهم ودَفَنَهُم قلتُ للحكم ما تقولُ فی اولادِ الزنا؟ قال يُصلّٰی عليهم قلتُ مِنْ حديثِ مَن يُّرویٰ قال يُرویٰ عن الحسنِ البصری فقال الحسنُ بن عُمارة ثنا الحكم عن يحيی ابن الجزار عن علی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه.

ترجمہ

ابوداؤد (طیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ) کہتے ہیں کہ مجھ سے امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم جریر بن حازم کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ کے لئے جائز نہیں ہے کہ آپ حسن بن عمارہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کریں کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟

شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس نے ہمیں حکم بن عتبہ سے چند ایسی حدیثیں بیان کی ہیں کہ میں ان کی کوئی اصلیت نہیں پاتا، ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اس نے کون سی احادیث بیان کی ہیں؟

شعبہ نے کہا کہ میں نے حَکَم سے معلوم کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہداء کی نماز جنازہ پڑھی ہے؟ تو حَکَم نے کہا کہ نہیں پڑھی ہے۔ اب حسن بن عمارہ حکم عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے بیان کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی ہے اور ان کو دفن کیا ہے۔

اسی طرح میں نے حَکَم سے معلوم کیا ہے کہ آپ ولدالزنا کے بارے میں کیا

فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ میں نے معلوم کیا کہ یہ کس روایت سے ثابت ہے تو انہوں نے کہا کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے۔ اب حسن بن عمارہ کہتے ہیں کہ ہمیں حَکَم نے بیان کیا یحییٰ بن جزار سے روایت کرتے ہوئے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ولدالزنا کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی حالانکہ یہ حسن بصری کا فتویٰ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ نہیں ہے۔

حلِ لغات

یکذب —— (ض) جھوٹ بولنا۔

وضاحت

صلی علیھم: شہداء اُحد کے بارے میں روایات مختلف وارد ہوئی ہیں۔ اسی لئے ائمہ مجتہدین میں اس بات میں اختلاف ہوا کہ شہداء کو غسل اور جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی یا نہیں۔ اس میں دو مذہب ہیں۔

پہلا مذہب:

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ، اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کے نزدیک شہداء پر جنازہ نہیں پڑھا جائے گا کیونکہ شہداء کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔

دوسرا مذہب:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ، امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ، صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ، ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ، سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کے نزدیک شہداء کی جنازہ کی نماز پڑھائی جائے گی۔ دلیل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ روایت ہے جو امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مراسیل میں علماء سے روایت کی ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین اُحد پر نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

اسی طرح بخاری[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین اُحد پر جنازہ کی نماز پڑھائی ہے۔

(۲۳) حسن بن عمارہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

حسن بن عمارہ کوفی ہیں، کنیت ابومحمد، یہ خلیفہ منصور کے زمانے میں بغداد کے قاضی تھے۔[2] امام نووی رحمہ اللہ نے ان کے ضعف اور ترک پر محدثین کا اتفاق نقل کیا ہے۔[3]

شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ، احمد رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ، عمرو بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ان کے بارے میں ضعف اور ترک کے اقوال نقل کئے ہیں۔ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ تدلیس کرتے تھے۔ صحاح ستہ میں ان سے صرف ابن ماجہ میں ایک روایت منقول ہے۔ وفات: ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔[4]

وحدثنا الحسنُ الحلوانی قال سمعتُ یزیدَ بن ھارون و ذَکر زیادَ بنَ میمونٍ فقال حلفتُ ان لا اَرْوِی عنه شیئا ولَا عَنْ خالدِ بن محدوج وقال لقیتُ زیادَ بنَ میمونٍ فسألتُه عن حدیثٍ فَحدَّثنی به عن بکر المُزَنی ثم عدتُ الیه فحدثنی به عن مَورِّقٍ ثم عدتُ الیه فحدثنی به عن الحسن وکان یَنْسِبُھما الی الکذب قال الحلوانی سمعتُ عبدَالصَّمدِ وذکرتُ عنده زیادَ بن میمونٍ فَنَسَبَه الی الکذبِ.

وحدثنا محمودُ بنُ غیلان قال قلتُ لابی داؤد الطَّیَالِسی قد

---

[1] بخاری ۱۷۹/۱ [2] تھذیب التھذیب ۳۰۴/۲ [3] شرح مسلم للنووی ۱۷/۱
[4] مزید حالات دیکھنے کے لئے: تقریب ۱۶۹/۱، میزان ۵۱۳/۱، الضعفاء للعقیلی ۱۳۷/۱، تھذیب ۳۰۴/۲ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

اَكثَرْتَ عن عباد بن منصور فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنه حديثَ العطارة الذى رَوىٰ لنا النضرُبنُ شُمَيل فقال لِي اُسكُتْ فَاَنَا لقيتُ زيادَ بنَ ميمون وعبدَالرَّحمٰنِ بنَ مهدى فسألناه فقلنا له هٰذه الاحاديثُ التى ترويها عن انس؟ فقال اَرَأَيتُما رجلًا يُذنِبُ فيتوبُ اليس يَتُوب اللّٰهُ عليه؟ قال قلنا نعم قال ما سمعتُ من انس من ذا قليلا ولا كثيرا ان كان لا يعلم الناسُ فانتما لا تعلمان؟ انى لم اَلقِ انساً قال ابوداوُد فَبَلَغَنَا بعد انه يَروى فاتيناه انا وعبدُالرحمن فقال اَتوبُ ثم كان بعد يحدث فتركناه.

ترجمہ

یزید بن ہارون رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیاد بن میمون کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ اس سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا اور نہ خالد بن محدوج سے۔ پھر یزید بن ہارون نے کہا کہ میری زیاد سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے ایک حدیث پوچھی اس نے وہ حدیث بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کر کے مجھ کو سنائی پھر میں دوبارہ اس سے ملا تو اس نے اسی حدیث کو مورق (بن فتمرج بن عبداللہ ابوالمعتر عجلی) سے روایت کر کے سنائی پھر میں تیسری مرتبہ اس سے ملا تو اس نے اسی حدیث کو حسن بصری سے روایت کر کے سنایا۔ حلوانی کہتے ہیں یزید بن ہارون ان دونوں کو یعنی (زیاد اور خالد) کو جھوٹ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ حلوانی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالصمد[1] کے سامنے زیاد بن میمون کا تذکرہ کیا تو انہوں نے بھی اس کو جھوٹ کی طرف منسوب کیا۔ محمود بن غیلان کہتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد طیالسی سے کہا کہ آپ عباد بن منصور سے بہت زیادہ روایات نقل کرتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے عطارہ والی روایت جو نضر بن شمیل نے ہم سے بیان کی ہے عباد بن منصور سے نہیں سنی؟

[1] اس سے عبدالصمد بن عبدالوارث عنبری تنوری ابوسہل بصری مراد ہیں۔

اس پر طیالسی نے جواب دیا کہ چپ ہو جاؤ (کہ وہ حدیث روایت کے قابل ہی نہیں ہے) کیونکہ میں نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے زیاد سے (جو عباد کا استاذ بھی ہے) ملاقات کی تو ہم نے اس سے پوچھا کہ یہ حدیثیں جو آپ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں (کیسی ہیں کیا آپ نے خود حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں) تو اس نے جواب دیا کہ آپ دونوں مجھے بتائیں کہ اگر کوئی شخص گناہ کرے پھر توبہ کرلے تو کیا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائیں گے؟

ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں کہ ہم نے کہا ہاں (ضرور توبہ قبول فرمائیں گے) زیاد نے کہا کہ میں نے ان حدیثوں میں سے کوئی بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی۔ تھوڑی نہ زیادہ، اگر دوسرے لوگ یہ بات نہیں جانتے تو کیا آپ حضرات بھی اس بات کو نہیں جانتے کہ میری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی؟

ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں کہ پھر (دوبارہ) ہمیں اطلاع ملی کہ وہ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے تو میں اور عبدالرحمٰن بن مہدی دوبارہ اس کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ میں توبہ کرتا ہوں پھر اس کے بعد بھی وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ پھر ہم نے اس کو چھوڑ دیا (یعنی متروک الحدیث قرار دے دیا)۔

حلِّ لغات

الق ــــ لَقِيَ (س) ملاقت کرنا۔

لَقّٰى تَلْقِيَةً ــــ پھینکنا۔ اَلْقٰى. ڈال دینا۔

تَلَقّٰى ــــ استقبال کرنا۔ اسْتَلْقٰى. چت سونا۔

اَلتَّلَاقِي ــــ مصدر. قیامت کا دن۔

اتوب ــــ تَابَ (ن) نادم وپشیمان ہونا۔

اسْتَتَابَهُ ــــ توبہ کرنے کی ترغیب دینا۔

اَلتَّائِب ـــ توبہ کرنے والا۔

فترکنا ـــ تَارَکَہٗ مُتَارَکَۃً. مصالحت کرنا۔

التَرکَۃ والتَرِیْکۃ ـــ شترمرغ کا چھوڑا ہوا انڈا۔

اَلتَّرَّاك ـــ بہت چھوڑنے والا۔

التَرِیْك ـــ چھوڑا ہوا۔

وضاحت

حدثنا الحسن الحلواني وقال ينسبهما الى الكذب.

اس کا ترجمہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ لکھا ہے کہ حلوانی فرماتے ہیں کہ یزید بن ہارون، خالد بن محدوج اور زیاد بن میمون کو جھوٹ کی طرف منسوب کیا کرتے تھے۔[1]

وحدثنا محمود بن غيلان...... حدیث العطارہ، حدیث عطارہ سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت تھی جس کا نام حولاء بنت عطارہ تھا، اس سے ایک لمبی حدیث مروی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور اپنے شوہر کی شکایت کی اس پر آپ نے اس کو شوہر کے فضائل سنائے اور ازدواجی تعلقات کے بھی اس کو فضائل سنائے۔ وہ روایت یہ ہے:

حدیث عطارہ۔

قال الخطيب بطريق ابى الوليد عن انس بن مالك قال كانت امرأة عطارة يقال لها الحولاء فجاءت الى عائشة فقالت يا ام المؤمنين نفسي لك الفداء انى ازين نفسي لزوجي كل ليلة حتى كاني العروس ازف اليه قال الخطيب و ذكرالحديث قال المؤلف وتمامه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للحولاء ليس من

---

[1] فتح الملهم ۱/۱۳۹، وهكذا مكمل ۱/۳٤

امرأة ترفع شيئا من بيتها من مكان و تضعه في مكان تريد بذالك اصلاحا الا نظراللّٰه اليها وما نظراللّٰه الى عبد قط فعذبه قالت زدنى يا رسول اللّٰه قال ما من امرأة من المسلمين تحمل من زوجها الا كان لها من الاجر كأجرالصائم القائم القانت فاذا ارضعته كان لها بكل رضعة عتق رقبة فاذا فطمته نادى مناد من السماء ايتها المرأة استانفى العمل فقد كفيت ما مضى فقالت عائشة يا رسول اللّٰه هذا للنساء فما للرجال قال ما من رجل من المسلمين ياخذ بيد امرأته يراودها الا كتب اللّٰه له عشر حسنات فاذاعانقها فعشرون حسنة فاذا قبلها فعشرون ومائة حسنة فاذا جا معها ثم قام الى مغتسله لم يمرالماء على شعرة من جسده الا كتب له بها عشر حسنات و حط عنه عشر خطيئات و ان اللّٰه عزوجل ليبا هى به الملائكة فيقول انظروا الىٰ عبدى قام فى هذهٖ الليلة الشديدة بردها فاغتسل من الجنابة ربه اشهد كم انى قد غفرت له قال الدار قطنى هذا حديث باطل. ذهب عبدالرحمن بن مهدى و ابوداوٗد الى زياد بن ميمون فانكرا عليه هذا الحديث فقال اشهدوا وانى قد رجعت انتهىٰ قال المؤلف زياد كذاب و الصباح منكر الحديث قلت اخرجه الطبرانى فى الاوسط حدثنا محمد بن احمد بن خيثمه حدثنا بقية عن ابن جريج أحمد بن محمد بن ابان بن صالح حدثنا القاسم بن الحكم العرفى حدثنا جرير بن ايوب البجلى عن حماد بن ابى سليمان عن زياد عن انس. (اللّاٰلى المصنوعة)

ترجمہ

خطیب نے ابوالولید کے واسطے سے کہا کہ انس بن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے

منقول ہے فرمایا عطارہ کی ایک عورت جسے حولاء کہا جاتا تھا پس آئی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہا اے اُم المؤمنین ! میری جان آپ پر قربان ہو۔ میں ہر رات اپنے شوہر کے لئے اپنے آپ کو سنوارتی ہوں گویا کہ میں دلہن ہوں اس کے پاس شب زفاف مناؤں گی (کہا خطیب نے اور پوری حدیث ذکر کی مؤلف یہ کہتا ہے اور اس کی پوری حدیث یہ ہے) کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حولاء سے کہ نہیں کوئی عورت اٹھاتی ہے کوئی چیز اپنے گھر میں سے کسی جگہ سے اور رکھتی ہے اس کو کسی جگہ پر اس سے اس کو درست کرنا چاہتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی طرف شفقت کی نظر فرماتے ہیں اور نہیں عذاب دیتے اللہ تعالیٰ اس بندے کو جس کی طرف شفقت کی نظر کرتے ہیں، اس نے کہا اے اللہ کے رسول اور کچھ اضافہ کیجئے تو ارشاد فرمایا مسلمانوں میں سے جو بھی عورت اپنے شوہر کے حمل کو اٹھاتی ہے تو اس کے لئے خشوع کے ساتھ پوری رات قیام کرنے والے روزے دار کے مانند اجر ہوگا پس جب دودھ پلاتی ہے اپنے بچہ کو تو اس کے لئے ہر گھونٹ کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے اور جب اس کا دودھ چھڑا دیتی ہے تو ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے کہ اے عورت اپنے کام کو دوبارہ کر (فقد کفیت مامضیٰ) پس کافی ہے جو کچھ گذرا تو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اے اللہ کے رسول یہ عورتوں کے لئے ہے پس مردوں کے لئے کیا اجر ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی مسلمان مرد اپنی عورت کا ہاتھ پکڑتا ہے اور بہلاتا پھسلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں پھر جب اس سے لپٹ جاتا ہے تو بیس نیکیاں پھر جب اس کو بوسہ دیتا ہے تو ایک سو بیس نیکیاں اور جب اس سے مجامعت کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اپنے غسلخانہ کی طرف نہیں گذرتا ہے اس کے بدن کے بالوں میں سے پانی کسی بال پر مگر لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں اور مٹا دی جاتی ہیں اس سے دس برائیاں اور اللہ عزوجل اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں دیکھو میرے بندے کی طرف جو اس سخت سردی والی

رات میں کھڑا ہوا پھر غسل کیا جنابت سے ایمان کی حالت میں اپنے پروردگار کے پاس آیا گواہ بناتا ہوں میں تم کو کہ میں نے اس کی مغفرت فرمادی۔ دارقطنی کہتے ہیں یہ حدیث باطل ہے، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابوداؤد گئے زیاد بن میمون کے پاس اس حدیث کو ان دونوں نے انکار کیا تو زیاد بن میمون نے کہا تم گواہ رہو میں نے اس حدیث سے رجوع کرلیا ہے، انتہی مؤلف کہتا ہے کہ زیاد کذاب ہے، اور صباح منکرالحدیث ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں میں کہتا ہوں طبرانی نے اوسط میں اس کی تخریج کی ہے اور محمد بن احمد بن ابی خیثمہ کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

محدثین کے نزدیک یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

خلاصۃ: ان عبارتوں میں زیاد بن میمون اور خالد بن محدوج کو ضعیف راوی بتایا جارہا ہے۔

(۲۴) زیاد بن میمون کے مختصر حالات:

یہ زیاد بن میمون الثقفی ہے، اس کی کنیت ابوعمار ہے، اس کو یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے۔ یزید بن ہارون رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کذاب فرمایا ہے۔

بشر بن عمر الزہرانی فرماتے ہیں کہ اس نے خود میرے سامنے اپنے واضع حدیث ہونے کا اقرار بھی کیا۔[1]

(۲۵) خالد بن محدوج کے مختصر حالات:

اس کی کنیت ابوروح ہے، نام خالد بن محدوج واسطی ہے، امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ

[1] لسان المیزان ۴/۴۱۷، مزید حالات کے لئے: میزان /۹۴، الضعفاء للعقیلی ۲/۷۷، الضعفاء لابن الجوزی ۱/۳۰۱، دارقطنی ۲۱۸ وغیرہ

نے اس کو کذاب کہا اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ضعفاء میں شمار فرمایا ہے۔
اسی طرح عقیلی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن الجارود رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ضعیف کہا ہے، امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو لیس بثقۃ کہا، ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منکر حدیث اور ضعیف راوی فرمایا ہے۔

ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خالد بن محدوج کی اکثر روایات منکر ہوتی ہیں۔[1]

حدثنا حسن الحلوانیُّ قال سمعتُ شَبَابَةَ قال كان عبدُالقدوسِ يُحدِّثُنا فيقولُ سُوَيْدُ بنُ عَقلَةَ قال شَبَابةُ وسمعتُ عبدَالقدوس يقول نهٰى رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم اَنْ يُتَّخَذَ الرَّوْحُ عَرَضًا قال فقيل له ایُّ شئِیٍ هذا؟ قال يعنی يُتَّخَذُ كوّةٌ فی حائط ليدخلَ عليه الروحُ.

ترجمہ

شبابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں عبدالقدوس ہم سے یہ حدیث بیان کیا کرتا تھا تو سوید بن غفلہ کی جگہ سوید بن عقلہ (یعنی غین کے بدلے عین، فا، کی جگہ پر قاف کہا کرتا تھا)۔

شبابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالقدوس کو یہ حدیث **ان یتخذ الروح عرضا**، یعنی کسی جاندار کو نشانہ کی مشق کے وقت تیروں کا نشانہ بنائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مگر اس حدیث کو عبدالقدوس **ان یتخذ غرضا** کی جگہ **عرضا** بیان کرتا تھا، شبابہ کہتے ہیں کہ عبدالقدوس سے پھر ان الفاظ کے ساتھ حدیث کا مطلب پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ

---

[1] مزید حالات کے لئے: میزان ۶۴۲/۱، لسان المیزان ۳۸۶/۲، الضعفاء للعقیلی ۷۵/۲، دارقطنی ۱۹۹

دیوار میں روشن دان عرضاً کھولا جائے جس سے ہوا آئے (یعنی مطلب یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار میں عرضاً یعنی چوڑائی میں روشن دان کو کھولنے سے منع فرمایا)۔

حلِّ لغات

حائط ـــــ دیوار۔ حَوّطه. نگہبانی کرنا۔

اَحاطَ و احتَاطَ ـــــ احاطہ کرنا۔

اسْتَحَاطَ ـــــ . احتیاط کرنے میں مبالغہ کرنا۔

الْحُوَاطَة ـــــ غلہ کی حفاظت کے لئے بنی ہوئی جگہ۔

وضاحت

خلاصہ یہ ہے کہ عبدالقدوس نے سند میں بھی تصرف کیا کہ سوید بن غفلہ کے بجائے سوید بن عقلہ بیان کیا، اور متن میں بھی تصرف کیا کہ ان یتخذ الروح غرضاً[1] کہ روح میں ''راء'' کا ضمہ اور غرضا میں ''غین'' کے بجائے الروح عرضا یعنی الروح میں راء پر فتحہ اور عرضا میں غین کے بجائے عین کے ساتھ نقل کیا۔[2]

(۲۶) عبدالقدوس شامی کے مختصر حالات:

یہ عبدالقدوس بن حبیب کلاعی دمشقی شامی ہے، اس کی کنیت ابوسعید ہے۔

فلاس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی حدیثوں کے ترک پر سب ہی کا اتفاق ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں اس کی تمام احادیث خلط ملط ہوتی ہیں۔[3]

---

[1] یہ حدیث کتاب الصید والذبائح میں لا تتخذوا شیأ فیه الروح غرضا کے الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

[2] فتح الملهم ۱۴۰/۱، شرح مسلم للنووی ۱۸/۱، وهكذا، ومكمل ۳۵/۱

[3] ان کے حالات پہلے پر گذر چکے ہیں۔

(قال مسلم رحمه الله تعالیٰ) و سمعتُ عبیدَالله بن عمر القواریری یقول سمعتُ حمادَ بنَ زیدٍ یقول لرجل بعدَ ماجلس مهدیٌّ بنُ هلالٍ بایامٍ ما هذهِ العینُ المالحةُ التی نبعتْ قِبلَکُم قال نعم یا ابا اسماعیل.

ترجمہ

حماد بن زید نے مہدی بن ہلال کے شروع شروع کے چند دنوں کے بعد ایک شخص سے کہا کہ یہ کیسا چشمہ ہے جو تمہاری طرف سے اُبل رہا ہے اس شخص نے کہا کہ جی ہاں اے ابا اسماعیل (''ابا اسماعیل'' یہ حماد بن زید کی کنیت ہے)۔

حلِّ لغات

العین المالحه —— نمکین چشمہ مَلَحَ (ف) کھانے میں نمک ڈالنا۔

مَلِحَ (س) —— نیلگوں رنگ کا ہونا۔

اَمْلَح —— پانی خوش گوار ہونے کے بعد کھاری ہونا۔

المَلْح —— عمدہ عمدہ باتیں۔

وضاحت

ماهذه العین المالحة: یہ کنایہ ہے مہدی بن ہلال کے ضعف کی طرف کہ وہ غلط سلط حدیث کے بیان کرنے میں نمکین وشور چشمہ کی طرح ہیں۔

نعم یا ابا اسماعیل: مخاطب نے مہدی کے ضعف کے بارے میں حماد کی موافقت کی یہ مخاطب مہدی کا ہم نشین تھا ویسے بھی محدثین کے نزدیک ان کی جرح و ضعف متفق علیہ ہے۔[1]

(۲۷) مہدی بن ہلال کے مختصر حالات:

نام مہدی بن ہلال بصری، کنیت ابوعبداللہ تھی، امام نووی رحمہ اللہ نے اس کے

[1] شرح مسلم للنووی ۱۸/۱، فتح الملهم ۱۴۰/۱

ضعف پر سب کا ہی اتفاق نقل کیا ہے، عقیلی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ، عجلی رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے اس کے بدعتی ہونے کی تصریح کی ہے۔ نیز علی بن المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف کذب کی نسبت کی ہے، اس کا تعلق فرقہ قدریہ کے ساتھ تھا۔[1]

❶ حدثنا الحسن الحلوانی قال سمعت عفان قال سمعتُ ابا عوانة قال ما بلغنی عن الحسن حديثٌ الا اتيتُ به ابان بن ابی عياش فقرأهُ عليّ.

❷ وحدثنا سويد بن سعيد قال ثنا علي بن مسهر قال سمعت انا وحمزة الزيات من ابان بن ابی عياش نحوًا من الف حديث قال علی فلقيت حمزةَ فاخبرنی انه رأى النبی صلى الله عليه وسلم فی المنام فعَرَضَ عليه ما سمع من ابان فما عَرف منها الا شيئا يسيرا خمسةً اوستةً.[2]

ترجمہ

❶ ابوعوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ (وضاح بن عبداللہ یشکری) کہتے ہیں کہ مجھے جب بھی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی کوئی حدیث ملی تو میں اس کو ابان بن ابی عیاش کے پاس لے آتا تھا پھر ابان نے وہ احادیث مجھے سنائیں۔

❷ علی بن مسہر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اور حمزہ زیات رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابان سے تقریباً ایک ہزار احادیث سنیں، علی بن مسہر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ پھر میں

---

[1] مزید حالات کے لئے: ميزان ١٩٥/٤، لسان الميزان ١٠٦/٦، الضعفاء للعقيلی ٢٢٧/٤، التاريخ الكبير للبخاری ٤٢٥/٤، تاريخ الصغير للبخاری ٢٢٣/٢

[2] مسلم شريف

حمزہ زیات سے ملا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو ابان سے جو احادیث سنی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے چند ایک کو پہچانا پانچ یا چھ (احادیث کو)۔

حل لغات

بلغنی —— بَلَغَ پہنچنا۔ بَلُغ (ك) بلیغ ہونا۔
بَلَّغَه و اَبْلَغَه —— پہنچانا۔
تَبَالَغَ —— سخت ہونا اور انتہا کو پہنچنا۔
اَلْبَلَاغ —— کسی چیز تک پہنچنا۔
فعرض —— عَرَضَ پیش کرنا (ن) مکہ مدینہ یا ان کے اطراف جانا۔
عَرَّضَ —— کسی دوسرے پہ ڈال کے بات کہنا۔
تَعَارَضَ —— ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔
العِرِّیض —— وہ جو لوگوں سے شر کے ساتھ پیش آئے۔
عرف —— پہچاننا۔ عَرُف (ك) چودھری ہونا۔
عَرَّفَ —— خوشبودار کرنا۔
تَعَارَف —— ایک دوسرے کو پہچاننا۔
العُرْفَة —— دو چیزوں کے درمیان کی حد۔

وضاحت

حدثنا الحسن الحلوانی .... اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابان نے حسن بصری سے کوئی روایت نہیں سنی ابوعوانہ نے مختلف لوگوں سے حسن بصری رحمہ اللہ کی روایات سن کر پھر وہ ابان کو سنائیں پھر ابان نے ان سنی ہوئی روایات کو حسن بصری کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو سنانا شروع کر دیا اسی وجہ سے ابان کو متروک الحدیث کہا گیا ہے۔

محدثین نے اس کی وضاحت اس طرح فرمائی کہ ابوعوانہ نے بصرہ میں مختلف استاذوں سے احادیث تو سنیں پھر وہ ابان کو سنائیں، ابان نے ان تمام احادیث کو اپنے پاس لکھ لیا، پھر ان احادیث کو حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو بیان کرنا شروع کر دیا، اس کے بعد ابوعوانہ کو خیال آیا کہ یہ تو وہی احادیث ہیں جن کو میں نے ابان سے بیان کیا تھا اس کے بعد ابوعوانہ نے ابان سے روایت ترک کر دی۔

حدثنا سوید بن سعید .... انه رای النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی المنام.

سؤال: خواب تو حجت شرعیہ میں سے نہیں، تو اس خواب کے ذریعہ سے ابان کو ضعیف کیسے کہہ دیا گیا؟

جواب: ابان کا ضعف دوسرے قرائن و دلائل سے بھی موجود ہے خواب سے تو صرف تائید مقصود ہے۔

سؤال: دوسری روایت میں ہے کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو اس نے حقیقۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کیونکہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں نہیں آ سکتا۔

جواب: خواب سے صرف نصوص کی تائید ہو سکتی ہے خلاف شرع بات میں خواب حجت نہیں ہوگا کیونکہ روایت کے صحیح ہونے کے لئے راوی کا ضابط ہونا ضروری ہے اور سونے والے کا ضبط صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تو غافل کے حکم میں ہے، وہ خواب کی ساری باتیں نہ سمجھ سکتا ہے اور نہ محفوظ رکھ سکتا ہے اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت صحیح ہے۔

(۲۸) ابان بن ابی عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

یہ نہایت نیک آدمی تھے، مگر روایت کے اعتبار سے ان کے ضعف پر اتفاق ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ، فلاس رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، دار قطنی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ان کی روایات کو ترک کا حکم دیا ہے۔

ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتے تھے مگر وہ شبہ میں غلطی کر جاتے تھے۔

ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کنوار کے کمزور ہونے کی وجہ سے ان سے غلطی ہو جاتی تھی، ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگرچہ ان کی روایات متروک ہیں۔ یہ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

وفات: ۱۲۷ھ، ۱۲۸ھ میں انتقال ہوا یا بقول علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۴۰ھ کے بعد انتقال ہوا[1]

❶ حدثنا عبداللّٰه بن عبدالرحمن الدارمی قال انا زکریا بن عديٍّ قال قالَ لی ابواسحاق الفزارِی اکتبْ عن بقیة ماروی عن المعروفین ولا تکتبْ عنه ماروی عن غیر المعروفین، ولا تکتب عن اسماعیل بن عیاش ماروی عن المعروفین ولا عن غیرهم.

❷ حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال سمعت بعض اصحابِ عبدِاللّٰه قال قال ابنُ المبارك نِعْمَ الرَّجُلُ بقیةُ لولا انه یَکْنِی الاَسَامِیَّ و یُسَمِّی الکُنٰی کان دهرًا یحدثنا عن ابی سعید الوُحَاظِیّ فنظرنا فاذا هو عبدالقدوس.

❸ حدثنی احمد بن یوسف الازدی قال سمعت عبدالرزاق یقول مارأیتُ ابنَ المبارکُ یُفْصِحُ بقوله کذّاب الا لعبدالقدوس فانی سمعتُه یقولُ له کذّاب.

---

[1] مزید حالات کے لئے: تقریب ۱/۱۸، تهذیب التهذیب ۱/۹۷، التاریخ الکبیر للبخاری ۱/۴۰۶، میزان ۱/۱۰، الضعفاء للعقیلی ۱/۳۸، دارقطنی ۱۴۷

ترجمہ

❶ ابو اسحٰق فزاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے زکریا سے فرمایا کہ بقیۃ (بن الولید) کی وہ روایتیں لکھو جو وہ مشہور اساتذہ سے نقل کرتے ہیں اور وہ روایتیں نہ لکھو جو وہ غیر مشہور اساتذہ سے نقل کرتے ہیں اور اسماعیل بن عیاش کی کوئی روایت نہ لکھو خواہ وہ معروف اساتذہ کی ہو یا غیر معروف اساتذہ کی ہو۔

❷ ابن مبارک، رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (بقیۃ بن الولید) اچھے آدمی تھے اگر وہ ناموں کو کنیت سے اور کنیت کو ناموں سے بدلا نہ کرتے وہ عرصہ تک ہمیں ابوسعید وحاظی سے حدیثیں سناتے رہے پھر جب ہم نے غور کیا تو وہ عبدالقدوس تھے۔

❸ عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کو کبھی کسی شخص کے بارے میں صاف کذاب کہتے نہیں سنا سوائے عبدالقدوس کے پس میں نے ابن مبارک کو عبدالقدوس کے بارے میں کذاب کہتے ہوئے سنا۔

حلِّ لغات

یکنی ـــــ کَنَا (ن) کَنیٰ (ض) کنایہ کرنا۔

اَلْکُنِی ـــــ کنیت۔

الکُنیۃ ـــــ وہ نام جو کسی کی تعظیم یا علامت کے لئے بولا جائے۔

الاسا می ـــــ سَمَا (ن) بلند ہونا۔

سَا میٰ مُسَا مَاۃً ـــــ فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔ اسْتَسْمٰی اسْتِسْمَاءً. نام پوچھنا۔

السَّمَاء ـــــ ہر وہ چیز جو تم سے اوپر ہو۔

یسمی ـــــ سَمَا (ن) بلند ہونا۔

اسمٰی ـــــ بلند کرنا۔

سَا میٰ مُسَامَاۃً ـــــ فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔

استَمیٰ اسْتِماءً —— شکار کی جرابیں پہننا۔
دھر —— دَھَرَ (ف) قوم پر امر ناپسندیدہ واقع ہونا۔
الدَّھْرِیّ —— بددین جو عالم کے قدیم وغیر مخلوق ہونے کا قائل ہو۔
الدِھَاروالمُدَاھَرَۃ —— غیر معین مدت کے لئے معاملہ کرنا۔
یفصح —— فَصَّ (ض) زخم کا بہنا۔
فَصَّصَ —— انگوٹھی پر نگینہ لگانا۔
اَفْصَحَ —— . فصاحت سے بولنا۔
الْفَصَاحۃ. مصدر —— کلام کا تعقید سے خالی ہونا۔

وضاحت

حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن ...... ولا تكتب عن اسماعيل بن عياش.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل بن عیاش کے بارے میں جو ابواسحٰق فزاری کا قول نقل کیا ہے کہ اسماعیل کی روایات صحیح نہیں ہے جمہور اسماء الرجال کے نزدیک یہ بات صحیح نہیں صحیح بات یہ ہے کہ اہل شام سے ان کی روایات معتبر ہیں اور اہل حجاز سے جو روایات نقل کرتے ہیں وہ معتبر نہیں ہوتیں۔

حدثنا اسحاق بن ابراهيم ...... لو لا انه كان يكنى الاسامى.

اسماعیل بن عیاش کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان میں یہ خامی ہے کہ اگر ضعیف راوی نام سے مشہور ہوتا ہے تو یہ اس کی کنیت کے ساتھ روایت کردیتے ہیں تاکہ لوگ نہ پہچانیں اسی طرح اگر کوئی ضعیف راوی کنیت سے مشہور ہوتا ہے تو اس کو نام کے ساتھ ذکر کردیتے ہیں۔ ان دونوں میں مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس روایت کو ضعیف نہ سمجھ سکیں اور اس روایت کو قبول کرلیں [1]

---

[1] فتح الملهم ۱۴۱/۱

اس عمل کو محدثین کی اصطلاح میں ''تدلیس'' کہتے ہیں کہ راوی اپنے استاذ کے نام وغیرہ کو چھپا دے۔

تدلیس کا حکم:

مختصر یہ کہ بعض لوگوں نے تدلیس کو مطلقاً قبول کرلیا ہے اور بعض نے مطلقاً اس کو مردود کہہ دیا ہے مگر جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ اگر مدلّس راوی کی عادت یہ ہے کہ وہ صرف ثقہ راویوں سے تدلیس کرے تو اس کی روایت مقبول ہوگی اور اگر وہ راوی ثقہ اور غیر ثقہ دونوں سے تدلیس کرے تو پھر اس کی روایت مقبول نہیں ہوگی۔[۱]

اس میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تین راویوں کا تذکرہ کیا ہے۔

① پہلے بقیۃ بن الولید ان کے حالات پہلے گذر چکے ہیں۔[۲]

② دوسرا عبدالقدوس شامی ان کے حالات بھی گذر چکے ہیں۔[۳]

③ تیسرے اسماعیل بن عیاش ان کے مختصر حالات حسب ذیل ہیں۔

(۲۹) اسماعیل بن عیاش کے مختصر حالات:

اسماعیل بن عیاش بن سلیم عینی، کنیت ابوعتبہ ہے۔ ولادت ۱۰۶ھ میں ہوئی۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کی روایات صحیح نہیں ہیں مگر یہ قول جمہور کے خلاف ہے بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ ابتداء میں اسماعیل کا حافظہ اچھا تھا اور ان کے پاس کتاب بھی تھی تو اس سے بیان کرتے تھے یہ اس وقت تھا جب کہ وہ شام میں تھے مگر جب آخری عمر میں وہ حجاز منتقل ہوگئے تو اس وقت ان کا حافظہ خراب ہوگیا اور کتاب بھی ضائع ہوگئی تھی تو اس وقت کی روایات معتبر نہیں ہوں گی اسی وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ماروی عن الشامیین اصح.

---

[۱] شروع میں اس پر مفصل بحث گذر چکی ہے۔ [۲] ص ...... [۳] ص ۲۱۱

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اسماعیل ثقه فیما رویٰ عن الشامیین واما روایته عن اهل الحجاز فان کتابه ضائع فخلط فی حفظه عنهم.

ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **صدوق فی روایته عن اهل بلده فخلط فی غیرهم.**

اسی وجہ سے سنن اربعہ میں ان سے روایات منقول ہیں۔

وفات ۱۸۲ھ میں ہوئی۔[1]

حدثنی عبدُاللّٰه بن عبدالرحمن الدارمیُّ قال سمعتُ ابا نعیم و ذکر المعلی بن عرفان فقال قال حدثنا ابووائل قال خرج علینا ابنُ مسعود بصفین فقال ابونعیم اَتُراهُ بُعِثَ بَعدَ المَوتِ.

ترجمہ

ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے معلّی بن عرفان کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس نے کہا بیان کیا ہم سے ابووائل نے کہ جنگ صفین کے موقع پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اس پر ابونعیم نے کہا کہ کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ مرے پیچھے زندہ کیے گئے ہیں؟

حل لغات

خرج ـــــ **خَرَّجَهٗ. الارض.** خراج مقرر کرنا۔

تَخَارَجَ ـــــ **الشُرکَاءُ.** آپس میں تقسیم کرنا۔

اِسْتَخْرَجَ ـــــ استنباط کرنا۔

المخْرَجَ ـــــ نکلنے کی جگہ۔

---

[1] مزید حالات کے لئے: میزان ۲۴۰/۱، تهذیب التهذیب ۳۲۱/۱، تقریب ۷۳/۱، التاریخ الکبیر للبخاری ۳۳۱/۱، الضعفاء للعقیلی ۸۸/۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بعث ـــــ بَعِثَ (س) نیند سے بیدار ہونا۔
تَبَعَّثَ ـــــ کسی چیز کا تیزی سے ظاہر ہونا۔
انْبَعَثَ ـــــ بھیجا جانا۔
البَعْث و البَعَث ـــــ ہر وہ جماعت جو کہیں بھیجی جائے۔(ج) بُعُث و بُعُوث

وضاحت

یہاں یہ روایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کر رہے ہیں حالانکہ یہ بالکل ناممکن ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات علی اختلاف ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی اور جنگ صفین حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان ۳۷ھ میں دورِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی، تقریباً پانچ سال پہلے ان کا انتقال ہو چکا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت جنگ صفین میں نسبت کرنا اسی صورت میں صحیح ہوسکتا ہے جب کہ وہ پانچ سال کے بعد دوبارہ زندہ ہوگئے ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ معلّی بن عرفان نے غلط بیانی کی ہے اور جھوٹ بولا ہے۔[1]

جھوٹ کی نسبت ابووائل کی طرف نہیں ہوگی کیونکہ وہ تو بالاتفاق ثقہ راوی ہیں یہ جھوٹ معلّی بن عرفان کا ہے۔

(۳۰) معلّی بن عرفان کے مختصر حالات:

معلّی بن عرفان یہ منکر الحدیث غالی شیعہ آدمی تھا۔ اس کے بارے میں یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لیس بشیء، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منکر الحدیث اور امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے اور ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو غالی شیعہ کہا ہے یہ اپنے چچا ابووائل شقیق بن سلمہ سے روایت

[1] فتح الملہم ۱/۱۴۱

کرتا ہے ان کے چچا بالاتفاق ثقہ راوی ہیں۔[1]

حدثنی عمروبن علی، وحسن الحلوانی كِلَاهُما عن عَفّانَ بنَ مسلم قال كنا عند اسماعيلَ بنِ عُلَيَّةَ فحدّث رجل عن رجل فقلتُ اِن هذا ليس بِثَبَتٍ قال فقال الرجلُ اِغْتَبتَه قال اسماعيلُ ما اغْتَابَه ولكنه حَكَمَ انه ليس بِثَبَتٍ.

ترجمہ

عفان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم ابن علیہ کے پاس تھے کہ ایک شخص نے کسی راوی کی روایت کی تو میں نے کہا کہ وہ مضبوط راوی نہیں ہے عفان کہتے ہیں اس شخص نے کہا کہ آپ نے اس کی غیبت کی تو ابن علیہ نے فرمایا کہ غیبت نہیں کی بلکہ حکم لگایا ہے کہ وہ مضبوط راوی نہیں ہے۔

حلِّ لغات

بثبت —— ثَبَتَ (ن) مداومت کرنا۔

اَثْبَتَ —— پوری طرح سے پہچاننا۔

اسْتَثْبَتَ —— مہلت سے کام لینا۔

الاِثبَات —— ایجاب، نفی کی ضد۔

حكم —— حَكُمَ (ك) دانا ہونا۔

حَكَّمَهٗ —— حاکم بنانا۔

اَحْكَمَ —— مضبوطی سے کرنا۔

الحُكم —— مصدر. فیصلہ، احکام۔

---

[1] مزید حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں، میزان ١٤٩/٤، لسان الميزان ٦٤/٦، الضعفاء للعقيلی ٢١٣/٤، دار قطنی ٣٥٨، التاريخ الكبير للبخاری ٣٥٥/٢

وضاحت

(۳۱) ایک تو اس میں ایک نامعلوم راوی پر جرح ہے دوسری بات یہ ہے کہ راویوں پر جرح کرنا یہ غیبت میں شمار نہیں ہے کیونکہ یہ جرح دین کی حفاظت کے لئے ہے کسی کی تحقیر کرنے کے لئے نہیں ہے۔

وحدثني ابوجعفر الدارمي قال ثنا بِشْرُ بنُ عُمر قال سألتُ مالكَ بنَ انسٍ عن محمدِ بنِ عبدِالرحمن الذي يَروي عن سعيد بن المسيب فقال ليس بثقة وسالتُ مالكَ بن انس عن ابي الحويرث؟ فقال ليس بثقةٍ وسألتُه عن شُعبةَ الذي يَروي عنه ابنُ ابي ذئب فقال ليس بثقةٍ وسألتُه عن صالح مولى التوأمة فقال ليس بثقةٍ وسالتُه عن حرام بن عثمان فقال ليس بثقةٍ وسالتُ مالكا عن هٰؤلاء الخمسة فقال لسيوا بثقةٍ في حديثهم وسألتُه عن رجل اٰخر نسيتُ اسمه فقال هل رأيتَه في كُتُبِي قلتُ لا قال لوكان ثقةً لرأيته في كتبي[۱]

ترجمہ

بشر بن عمر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے محمد بن عبدالرحمٰن کے بارے میں جو سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتا ہے دریافت کیا تو امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔ اور میں نے امام مالک سے ابوالحویرث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں دریافت کیا؟ تو فرمایا کہ وہ بھی ثقہ نہیں ہے اور میں نے ان سے شعبہ کے بارے میں جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں پوچھا تو فرمایا کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔

اور میں نے ان سے صالح مولی التوأمہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا وہ ثقہ نہیں

[۱] مسلم شریف

ہے۔ اور میں نے ان سے حرام بن عثمان کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ سب اپنی حدیثوں میں قابل اعتماد نہیں ہیں، میں نے ان سے ایک اور شخص جس کا نام میں بھول رہا ہوں دریافت کیا؟ تو فرمایا کہ تم نے اس کی روایت میری کتابوں میں دیکھی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں تو امام مالک نے فرمایا کہ اگر وہ ثقہ ہوتا تو تم اس کی احادیث کو میری کتابوں میں ضرور دیکھتے۔

حل لغات

نسیت ــــ نسٰی وانسٰی. فراموش کرانا۔

تَنَاسٰی ــــ اپنے آپ کو بھولا ہوا ظاہر کرنا۔

النَّسٰی ــــ اپنی قوم میں شمار نہ ہونے والا۔

النَّسْیَان والنَّسَّاء ــــ بہت بھولنے والا۔

کتبی ــــ کَتَبَ (ن) لکھنا۔

کَاتَبَهٗ مُکَاتَبَةً ــــ خط وکتابت کرنا۔

تَکَتَّبَ ــــ کپڑے سمیٹ کر ہوشیار ہونا۔

الْکِتَاب ــــ مصدر. جس میں لکھا جائے۔

وضاحت

اس میں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے چھ راویوں کو عدم ثقہ فرمایا۔

❶ محمد بن عبدالرحمٰن۔

❷ ابوالحویرث۔

❸ شعبہ (قرشی ہاشمی)۔

❹ صالح مولی التوأمہ۔

❺ حرام بن عثمان۔

❻ نامعلوم۔

(۳۲) محمد بن عبدالرحمٰن کے مختصر حالات:

محمد بن عبدالرحمٰن مدنی اس کی کنیت ابوجابر ہے، اس کے ضعف پر سب کا اتفاق ہے مثلاً ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ، دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ، وغیرہ نے ضعف کی تصریح فرمائی ہے۔ ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی احادیث مرسل ہوتی ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے۔[1]

(۳۳) ابوالحویرث رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

پورا نام عبدالرحمٰن بن معاویہ بن حویرث انصاری ہے، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو لیس بثقۃ کہا ہے مگر امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ اور شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان سے روایت نقل کرتے ہیں لیکن امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات کو جاننے کے باوجود ان کو ضعیف کہتے ہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیس بذاک فرمایا ہے۔

ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ جانتے ہیں بایں معنیٰ کہ یہ مدنی ہیں ان سے امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔[2]

(۳۴) شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ان کا نام شعبہ بن یحییٰ دینار ہے، کنیت ابوعبداللہ ہے، قرشی، ہاشمی، مدنی راوی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ تھے۔

---

[1] مزید حالات کیلئے: میزان الاعتدال ٥/٦١٧، لسان المیزان ٥/٢٤٤، الضعفاء للعقیلی ١٠٢/٤، دارقطنی ٣٣٧، التاریخ الکبیر للبخاری ١٤٤/١ وغیرہ کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

[2] مزید حالات کے لئے: تہذیب التہذیب ٦/٢٧٢، تقریب ١/٤٩٨، میزان الاعتدال ٥٩١/٢، الضعفاء للعقیلی ٣٤٤/٢ وغیرہ کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے توثیق کے ادنی الفاظ استعمال کئے ہیں مثلاً لیس بہ بأس وغیرہ مگر امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ان کو لیس بقوی اور لیس بثقۃ کہا ہے۔ نیز ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ضعیف راوی کہا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے حدیث نقل کی ہے۔[1]

(۳۵) صالح مولیٰ التوأمہ کے مختصر حالات:

نام صالح بن نبہان ہے ان کو توأمہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ صالح فامی کی مولاۃ ہے جو امیہ بن خلف کی بیٹی تھی چونکہ وہ اپنی ہمشیرہ کے ساتھ ایک بطن سے پیدا ہوئی تو اس لئے ان کو توأمہ کہتے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ لیس بثقۃ ان کے بارے میں جمہور محدثین کا کہنا یہ ہے کہ ۱۲۵ھ سے پہلے ان کا ذہن اچھا تھا اس وقت کی روایات صحیح ہیں مگر ۱۲۵ھ کے بعد ان کو بڑھاپے کی وجہ سے اختلاط ہو گیا تو ان کی روایات پر سے اعتماد ختم ہو گیا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ صالح رحمہ اللہ تعالیٰ کے قدیم شاگرد ان سے جو روایات نقل کرتے ہیں وہ معتبر ہیں اور جو آخری زمانے کے شاگرد روایات نقل کرتے ہیں ان پر اعتماد نہیں ہے۔[2]

(۳۶) حرام بن عثمان کے مختصر حالات:

یہ حرام بن عثمان انصاری ہے، نہایت ضعیف راوی ہے، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ

---

[1] مزید حالات کے لئے: میزان الاعتدال ۲۷۴/۲، تقریب ۳۵۱/۱، تہذیب التہذیب ۳٤۲/٤ وغیرہ کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

[2] مزید حالات کے لئے: تہذیب التہذیب ٤۰۵/٤، تقریب ۱/ ۳۲۳، میزان الاعتدال ۳۰۲/۲، الضعفاء للعقیلی ۲۰٤/۲ وغیرہ کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

اور یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لیس بثقۃ، ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے غالی شیعہ میں شمار فرمایا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اور یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے روایت کرنے کو حرام تک کہا ہے، **الروایۃ عن حرام حرام.**

ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے حرام، یہ محمد بن جابر اور عبدالرحمٰن بن جابر سے روایت کرتے ہیں، ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ یہ محمد بن جابر اور عبدالرحمٰن اور ابوالمتین (جو عبدالرحمٰن کی کنیت ہے) یہ ایک ہیں یا الگ الگ تو اس پر حرام بن عثمان نے جواب دیا کہ اگر تم چاہو تو میں ان کو دس بنادوں۔[1]

(۳۷) نامعلوم راوی:

جس کا نام بشر بن عمر بھول گئے ان کو بھی امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیس بثقۃ فرمایا تھا۔

وحدثنی الفَضْلُ بنُ سَہلٍ قال حدّثنی یَحیَی بنُ معینٍ قال نا حجَّاجٌ قال نا ابنُ ابی ذئب عن شرحبیل بن سعد وکان مُتَّہَمًا.

ترجمہ

حجاج رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی شرحبیل بن سعد سے روایت کرتے ہوئے اور وہ متہم تھے۔

حل لغات

متہما —— وَہَمَ (ض) اسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا ارادہ نہ ہو۔

وَہِمَ (س) —— غلطی کرنا۔

اِتَّہَمَہٗ —— تہمت لگانا، بدگمانی کرنا۔

اَتْہَمَ —— تہامہ میں داخل ہونا۔

[1] مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں مفید ثابت ہوں گی: میزان الاعتدال ٤٦٨، لسان المیزان ۱۱۲/۲، الضعفاء للعقیلی ۳۲۰/۱، الضعفاء للدارقطنی ۱۸۸ وغیرہ

وضاحت

یہاں پر ابن ابی ذئب شرحبیل بن سعد کو متہم کہا ہے۔

(۳۸) شرحبیل بن سعد کے مختصر حالات:

پورا نام شرحبیل بن سعد مدنی اور کنیت ابوسعد ہے۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مغازی میں ان سے بڑا کوئی بھی عالم نہیں تھا۔

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی توثیق فرمائی ہے۔ نیز ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ اور دار قطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے صدوق فرمایا پھر فرمایا "اختلط"، آخری عمر میں ان کا حافظہ کچھ خراب ہوگیا تھا اس لئے بعض لوگوں نے ان پر جرح کی ہے، ان سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے الادب المفرد میں اور ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی سنن میں روایت نقل کی ہے۔

وفات: ان کا انتقال سو سال میں ۱۲۳ھ میں ہوا۔[1]

وحدثنی محمدُ بنُ عبدِاللّٰه بن قَهْزَاذَ قال سمعتُ ابا اسحاق الطَّالَقَانِیَّ یقولُ سمعتُ ابنَ المبارك یقولُ لو خُیِّرتُ بین اَنْ اَدْخُلَ الجنةَ و بین اَنْ اَلْقیٰ عبدَاللّٰه بنَ محرَّرٍ لاَ خْتَرْتُ اَنْ اَلْقاه ثُم اَدْخُل الجنةَ فلما رایتُه کانت بعرةُ احبَّ الیَّ منه.

ترجمہ

عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ جنت میں جاؤں یا عبداللہ بن محرر سے ملوں تو پہلے میں عبداللہ بن محرر سے ملتا پھر جنت میں

[1] مزید حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں، میزان الاعتدال ۲۶۶/۲، تقریب ۳۴۸/۱، تہذیب التہذیب ۳۳۰/٤، وغیرہ

جاتا مگر جب میں نے اس کو دیکھا تو مینگنی میرے نزدیک اس سے زیادہ اچھی تھی۔

حلِ لغات

بعرة ـــــ مینگی بَعِرَ (س) نو سالہ یا چار سالہ اونٹ ہونا۔ بَعَرَ (ف) مینگنی کرنا۔
بَعَّرَ وَاَبْعَرَ تَبَعَّرَۃً ـــــ ساری مینگنی نکال دینا۔
المَبْعَرو المِبْعَر ـــــ مینگنی نکلنے کا عضو۔

وضاحت

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ میں عبداللہ بن محرر کو بہت ہی اچھا سمجھتا تھا مگر جب ان کے حالات کی جانچ پڑتال کی تو انتہائی درجہ کا ضعیف راوی معلوم ہوا حتیٰ کہ پھر میرے نزدیک اس سے زیادہ قیمتی مینگنی تھی۔

(۳۹) عبداللہ بن محرر رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:[1]

نام عبداللہ بن محرر تھا، ان کو خلیفہ ابو جعفر نے رقہ کا قاضی بنایا تھا۔[2]

ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ بہت زیادہ نیک آدمی تھے مگر ناسمجھی کی وجہ سے سند میں الٹ پلٹ کر دیتے تھے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے ترک پر حفاظ اور متقدمین کا اجماع ہے۔

اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کی احادیث ترک کر دی ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، عمرو بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابو حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ، دار قطنی رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ ان کو ضعیف اور متروک الحدیث کہتے ہیں۔[3]

---

[1] ان کے حالات پہلے گذر چکے ہیں۔ [2] شرح مسلم للنووی ص/۵
[3] مزید حالات کے لئے: میزان ۵۰۰/۲، الضعفاء للعقیلی ۳۰۹/۲، تہذیب التہذیب ۳۸۹/۵

(۱) وحدثني الفضلُ بنُ سهلٍ قال نا وليدُ بنُ صالحٍ قال قال عبيدُاللّٰه بن عمرو قال زيدُ يعني ابن ابي اُنَيسة لا تَأْخُذُوْا عن اَخي.

(۲) وحدثني احمدُ بنُ ابراهيمَ الدَوْرَقِيُّ قال حدثني عبدُالسلام الوابِصِيُّ قال حدثني عبداللّٰه بن جعفر الرَّقِيُّ عن عبيداللّٰه بن عمرو قال كان يحييٰ بن ابي اُنَيسة كذابًا.

ترجمہ

(۱) زید بن ابی انیسہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے بھائی سے روایت نہ نقل کرو۔

(۲) عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی انیسہ بڑا جھوٹا ہے۔

حل لغات

كذابا ـــــ بہت زیادہ جھوٹا۔

وضاحت

ان دونوں میں یحییٰ بن ابی انیسہ کو ضعیف راوی کہا گیا۔

(۴۰) یحییٰ بن ابی انیسہ کے مختصر حالات:

نام یحییٰ تھا۔ یہ زید بن ابی انیسہ کے چھوٹے بھائی تھے۔

زید بالاتفاق ثقہ ہیں مگر ان کے بھائی یحییٰ بن ابی انیسہ یہ باتفاقِ محدثین ضعیف ہیں۔

علامہ فلاس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قداجتمعوا علی ترك حديثه.

عمرو بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ترک حدیث پر اصحاب حدیث کا اجماع نقل کیا ہے اس اجماع کی مخالفت صرف ان لوگوں نے کی جن کو ان کے حالات صحیح

نہیں پہنچے۔[1]

حدثنی احمدُبنُ ابراھیمَ قال حدثنی سلیمانُ بنُ حربٍ عن حماد بنِ زیدٍ قال ذُکر فرقدٌ عند ایّوبَ فقال اِن فرقدًا لیس صاحبَ الحدیث.

ترجمہ

حماد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے فرقد کا ذکر ہوا تو فرمایا فرقد فن حدیث کا آدمی نہیں ہے۔

وضاحت

صاحب الحدیث یعنی اس کا محدثین میں شمار نہیں ہوتا۔

یہاں پر فرقد کو ضعیف راوی کہا جارہا ہے۔

(۴۱) فرقد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

پورا نام فرقد بن یعقوب سبخی۔ ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لیس صاحب حدیث، احمد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ، بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ، حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ، ابواحمد رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے فرمایا کہ ان کی احادیث میں نکارت ہوتی ہے۔ حضرت ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ غفلت اور حافظے کی کمزوری کی وجہ سے موقوف کو مرفوع اور مراسیل کو مسند بنا دیتا ہے۔

وفات: ۱۴۲ھ میں ہوئی۔[2]

وحدثنی عبدُالرحمن بنُ بشر العبدی قال سمعتُ یحییَ بنَ سعید القطّان وذُکر عندہ محمدُ بنُ عبداللّٰہ ابن عبید بن عُمیر

[1] ان کے حالات پہلے بھی صفحہ...... میں گذر چکے ہیں، مزید حالات کے لئے تھذیب التھذیب ۱۸۳/۱۱، میزان الاعتدال ۳۶۴/٤، ضعفاء للعقیلی ۱٤۰/۳

[2] مزید حالات کے لئے: میزان الاعتدال ۳٤٥/۳، تھذیب التھذیب ۲٦۳/۸

اللَّيثِيّ فَضَعَّفه جِدًّا فقيل ليحييٰ اَضْعفُ من يعقوب بن عطاء؟ قال نعم ثم قال ما كنت اُرىٰ اَنّ احدا يَروى عن محمدِ بنِ عبدالله بن عبيد بن عمير.

ترجمۃ

یحییٰ قطان رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے محمد بن عبداللہ لیثی کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے اس کی بہت زیادہ تضعیف کی۔

یحییٰ سے پوچھا گیا کہ آیا وہ یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ کمزور ہے؟ یحییٰ نے فرمایا کہ جی ہاں پھر یحییٰ نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص بھی محمد بن عبداللہ سے روایت کریگا۔

حلِّ لغات

فضعفه ـــــ ضَعَفَ (ن) ضَعُفَ (ك) کمزور ہونا۔

ضَعَفَ (ف) ـــــ زیادہ کرنا، دوچند کرنا۔

تَضَاعَفَ ـــــ دوچند ہونا۔ اَضْعَفَهٗ. کمزور کرنا۔

اَلْمُضَاعَفَةُ ـــــ ایسی زرہ جس کے حلقے دُہرے دُہرے ہوں۔

اری: رأَيْتُهٗ تَرْئِيَةً ـــــ خلافِ حقیقت دکھانا۔

اَرْأى اِرْءَ اءً ـــــ عقل ورائے والا ہونا۔

تَرَأّى و تَرَاءَى ـــــ آئینہ میں دیکھنا۔

الرُّؤْيَا ـــــ خواب (ج) روءً ى.

وضاحت

یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبداللہ لیثی اور یعقوب بن عطاء کو ضعیف بتانے کے لئے یحییٰ قطان رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کو نقل کیا ہے۔

(۴۲) محمد بن عبداللہ لیثی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

پورا نام محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی مکی، نہایت ضعیف راوی ہے، مثلاً یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ ضعیف بتاتے ہیں اور دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ اور نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ ان کو متروک بتاتے ہیں۔ نیز امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو منکر الحدیث بتایا ہے۔[1]

حَدّثَنِي بِشْرُ بنُ الحَكمِ قال سمعتُ يحيىَ بن سعيد القطان ضَعَّفَ حكيمَ بنَ جُبَيْرٍ وعبدَالاعلٰى وَضَعَّفَ يحيىٰ (بن) موسَى بن دينار قال حديثُه ريح وضعّف موسىٰ بن دهقان وعيسىٰ بن ابى عيسىٰ المدنى.

ترجمہ

یحییٰ قطان نے حکیم بن جبیر اور عبدالاعلیٰ کی تضعیف کی اور حضرت یحییٰ قطان نے موسیٰ بن دینار کی تضعیف کی۔

یحییٰ نے فرمایا کہ اس کی حدیث ریح (مراد ہوا یا باد) ہے اور یحییٰ قطان نے موسیٰ بن دھقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کی تضعیف کی ہے۔

حلِّ لغات

ريح —— ہوا۔ الرَّيْحَان. ہر ایک خوشبودار پودہ۔

اَلْاَرْيَحِيّ —— کشادہ اخلاق والا۔

اَلْمَرَاح —— روانہ ہونے یا واپس آنے کی جگہ۔

الْاَرْوَح —— ٹانگوں کے درمیان کشادگی والا۔

---

[1] مزید حالات کے لئے: لسان الميزان ١٢٦/٥، ميزان الاعتدال ٥٩٠/٣، الضعفاء للعقيلى ٩٤/٤، دارقطنى ٣٣٣ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

وضاحت

یحییٰ بن موسیٰ بن دینار، یحییٰ اور موسیٰ کے درمیان بن کا لفظ ہے۔ مسلم کے نسخوں میں مگر حاشیہ میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں پر بن کا لفظ نہیں ہونا چاہئے یہ کسی راوی سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ یحییٰ قائل ہے ضعف کا اور یحییٰ سے مراد یہی یحییٰ بن سعید القطان ہیں جس کا پہلے ذکر ہوا اور موسیٰ بن دینار اس کا مفعول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یحییٰ قطان نے جس طرح اوروں کی تضعیف کی اسی طرح موسیٰ بن دینار کی بھی تضعیف کی ہے۔[۱]

یہاں پر مصنف نے پانچ راویوں پر جرح کی ہے۔

١. حکیم بن جبیر۔
٢. عبدالاعلی (بن عامر ثعلبی)۔
٣. موسیٰ بن دینار۔
٤. موسیٰ بن دھقان۔
٥. عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی۔

(۴۴) حکیم بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

پورا نام حکیم بن جبیر اسدی کوفی ہے۔ سنن اربعہ کے راوی ہیں مگر ان پر ضعف کا حکم ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حکیم بن جبیر کے ضعف پر اتفاق ہے نیز ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا یہ کیسے راوی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ غالی شیعہ ہیں۔

اسی طرح جب ابن مہدی، شعبہ سے لوگوں نے ان کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا ہم جہنم کی آگ سے ڈرتے ہیں۔[۲]

---

[۱] شرح مسلم للنووی ۲۰/۱ [۲] مزید حالات کے لئے: میزان ۵۸۳/۱، تقریب

(۴۵) عبدالاعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ان کا پورا نام عبدالاعلیٰ بن عامر ثعلبی کوفی ہے۔ یہ بھی سنن اربعہ کے راوی ہیں ان کو امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ محدثین نے فرمایا کہ ان کی وہ روایات جو محمد بن الحنفیہ سے مروی ہیں ان میں زیادہ ضعف ہے کیونکہ ان کو محمد بن الحنفیہ سے سماع حاصل نہیں تھا، ان کی کتاب ان کو مل گئی تھی جس سے یہ روایات نقل کرتے تھے اور بعض لوگوں نے ان کو صدوق بھی کہا ہے۔

وفات: ان کا انتقال ۱۲۹ھ میں ہوا۔[1]

(۴۶) موسیٰ بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ان کا پورا نام موسیٰ بن دینار مکی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ ساجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کذاب، اور متروک الحدیث کہا ہے۔ یہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگردوں میں سے ہیں۔[2]

(۴۷) موسیٰ بن دہقان رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

پورا نام موسیٰ بن دہقان کوفی ثم مدنی ہے۔ ان کے ضعف کے اقوال زیادہ مشہور ہیں ان میں یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ، دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ اور نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ بھی ہیں۔ یہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آخری عمر میں ان کا حافظہ خراب ہوگیا تھا۔ ان کا انتقال ۱۵۰ھ میں ہوا۔[3]

۱/۱۹۳، تہذیب التہذیب ۱/٤٦٤

[1] مزید حالات کے لئے: میزان الاعتدال ۲/۵۳۰، تہذیب التہذیب ٦/۹٤، تقریب ۱/٤٦٤ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

[2] مزید حالات کے لئے: لسان المیزان ٦/۱۱۲، میزان الاعتدال ٤/۲۰٤

[3] مسلم شریف

(۴۸) عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کے مختصر حالات:

ان کا پورا نام عیسیٰ بن ابی عیسیٰ میسرہ مدنی ہے۔ پہلے یہ کوفہ میں رہے پھر آخر میں مدینہ منورہ میں منتقل ہوگئے تھے۔ ان کو کبھی حناط (یعنی گندم فروخت کرنے والا) اور کبھی خیاط (درزی) کہتے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کا ضعف بھی محدثین کے نزدیک مشہور ہے۔[۱]

ان کو ضعیف بتانے والوں میں سے عجلی رحمہ اللہ تعالیٰ، عقیلی رحمہ اللہ تعالیٰ، ساجی رحمہ اللہ تعالیٰ، یعقوب بن شیبۃ رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ ہیں۔

نیز عمرو بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے متروک الحدیث کہا ہے۔

وفات: ان کا انتقال ۱۵۱ھ میں ہوا۔[۲]

قال و سمعتُ الحسنَ بنَ عیسٰی یقول قالَ لی ابنُ المبارك اذا قَدِمتَ علٰی جریرٍ فاكتبْ علمَه كلّه الا حدیثَ ثلاثةٍ، لاتكتبْ عنه حدیثَ عبیدةَ بنِ مُعتِّبٍ والسَّرِیّ بنَ اسماعیل و محمدَ بنَ سالمٍ.[۳]

ترجمہ

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے (عبداللہ) بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم جریر رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤ تو ان کی تمام حدیثیں لے لو مگر تین شخصوں کی حدیثیں نہ لکھنا۔ (۱) عبیدہ بن معتب کی حدیثیں نہ لکھو (۲) سری بن اسماعیل کی (۳) محمد بن سالم کی۔

---

[۱] مزید حالات کیلئے تهذیب التهذیب ۸/۲۲۴، تقریب ۲/۲۷۲، میزان الاعتدال ۳/۳۲۰

[۲] شرح مسلم للنووی ۱/۲۰

[۳] تقریب ۲/۴۸۳، میزان الاعتدال ۴/۲۰۴ وغیرہ

حل لغات

قدمت ــــ قَدَمَ (ن) قوم سے سابق ہونا۔

تَقَدَّمَ ــــ بہت پیش قدمی کرنا۔

تَقَادَمَ ــــ پرانا ہونا۔

اَلْقَدَمُ ــــ خاندانی شرافت۔

وضاحت

یہاں پر بھی تین راویوں پر جرح ہے۔

(۱) عبیدہ بن معتب (۲) السری بن اسماعیل (۳) محمد بن سالم۔

(۴۹) عبیدہ بن معتب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ان کا پورا نام عبیدۃ بن معتب ضبی کوفی ہے ان کی کنیت ابوعبدالرحیم ہے۔

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ اور احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو متروک الحدیث بتایا ہے۔ آخری عمر میں ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ بخاری شریف میں کتاب الاضاحی میں ان سے ایک روایت تعلیقاً ہے اور ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں ان سے روایات موجود ہیں مگر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اور نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کوئی روایت نہیں لی۔[1]

(۵۰) السری بن اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

پورا نام السری بن اسماعیل ہمدانی کوفی ہے۔ یہ شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے چچا زاد بھائی تھے۔ جب شعبی قاضی تھے تو یہ ان کے منشی تھے اور جب شعبی کا انتقال ہوگیا تو پھر

---

[1] مزید حالات کے لئے تقریب ۵۴۸/۱، الضعفاء عقیلی ۱۲۹/۳، التاریخ الکبیر للبخاری ۱۳۷/۳ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

قاضی کا عہدہ ان کو مل گیا۔ ان کا ضعف اور ترک الحدیث محدثین کے نزدیک مشہور ہے۔[1]

ابن ماجہ نے ان سے روایت لی ہے۔ صغار تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ کسی صحابی کی ملاقات ثابت نہیں ہے۔[2]

(۵۱) محمد بن سالم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ان کا پورا نام محمد بن سالم ہمدانی کوفی اور کنیت ابوسہل ہے۔ ان کو بعض نے ضعیف اور بعض نے متروک الحدیث کہا ہے۔ ان میں یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ، دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ، نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن سالم کی بعض روایات کو موضوع بھی کہا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صرف ان سے حدیث لی ہے۔ ان کا شمار بھی صغار تابعین میں ہوتا ہے ان کی نہ کسی صحابی سے ملاقات ثابت ہے اور نہ ہی روایت کرنا ثابت ہے۔[3]

قَالَ مُسلم واَشباهُ ما ذكرنا من كلامِ اهلِ العِلم في مُتَّهَمِي رُواةِ الحديثِ و اَخبارهم عن مَعايِبِهِمْ كثيرٌ، يَطُولُ الكتابُ بذكره علىٰ اِسْتِقْصَائهِ و فيما ذَكَرْنا كفايةٌ لِمَن تَفَهَّمَ وَعَقَلَ مَذهَب الْقَوْمِ فِيمَا قَالُوْا من ذلك و بَيَّنُوْا۔[4]

---

[1] شرح مسلم للنووی ۲۰/۱

[2] مزید حالات کے لئے میزان الاعتدال ۱۱۷/۲، تقریب ۲۸۵/۱، تہذیب التہذیب ۴۵۹/۳

[3] مزید حالات کے لئے میزان ۵۵۶/۲، تقریب ۱۶۳/۲، الضعفاء للدارقطنی ۲۴۰، تہذیب التہذیب ۱۷۶۹.

[4] مسلم شریف ۲۰/۱

ترجمہ

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس قسم کی باتیں جو ہم نے ذکر کیں کہ ائمہ حدیث کا کلام متہم رواۃ حدیث کے متعلق اور ائمہ حدیث کا خبر دینا رواۃ کے عیوب کا یہ اتنا زیادہ ہے کہ ان کا احاطہ کرنے سے کتاب بہت لمبی ہو جائے گی اور جتنی باتیں ہم نے بیان کی ہیں وہ ان لوگوں کے لئے بہت کافی شافی ہیں جو محدثین کا نقطہ نظر جاننا اور سمجھنا چاہتے ہیں اس سلسلہ سے جو انہوں نے کہی ہیں اور اس کی تفصیل کی ہے (یعنی جرح رواۃ کے سلسلہ میں ان کا طریقہ سمجھنا چاہتے ہیں)۔

حل لغات

اشباہ ـــــ اَشْبَهَهٗ و شَابَهَهٗ. مشابہ ہونا۔

تَشَبَّهَ ـــــ عمل میں مشابہت کرنا۔

تَشَابَهَ ـــــ ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔

اَلشُّبْهَةُ ـــــ جس میں حق و باطل یا حلال وحرام کا التباس ہو (ج) شُبُهٌ.

مَعَايِبِهِم ـــــ عَابَ (ض) عیب دار بنانا۔

عَيَّبَ وتَعَيَّبَ ـــــ عیب کی نسبت کرنا۔

تَعَايَبَ ـــــ ایک دوسرے کا عیب بیان کرنا۔

اَلْمُعَيِّب ـــــ زنبیل بنانے والا

يطول ـــــ طَالَ (ن) لمبا ہونا۔

تَطَوَّلَ تَطَوُّلاً ـــــ احسان کرنا۔

طَاوَلَهٗ مُطَاوَلَةً ـــــ ٹال مٹول کرنا۔

اَلْمِطْوَل ـــــ جانوروں کا رسہ (ج) مَطَاوِل.

استقصاء ـــــ قَصَا (ن) علیحدگی اختیار کرنا۔

قَصّٰى تَقْصِيَةً ـــــ ناخن تراشنا۔

قَاصٰی مُقَاصَاۃً ـــــ دور کرنا۔

اَلْقَصَا ـــــ مصدر. دور کا نسب۔

وَضَاحَت

یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بتا رہے ہیں کہ ضعیف راویوں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے پھر اس پر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال، ان سب کو جمع کیا جائے تو کتاب بہت بڑی ہوجائے گی یہاں پر چند ضعیف راویوں کا تذکرہ صرف اس وجہ سے کردیا گیا کہ اس سے انداز سمجھ لیا جائے۔ انداز کو سمجھنے کے لئے اتنے ضعیف راویوں کا تذکرہ کافی شافی ہے۔

وَاِنَّمَا الزَمُوا انفسَهم الكشفَ عن معايبِ رواةِ الحديثِ ونا قِلِي الاَخبارِ وَافتُوا بذٰلك حين سُئلوا لما فيه من عظيمِ الخَطّ اِذِ الأَخبارُ فى امرالدين انما تأتى بتحليل او تحريم او امرٍ اونهى او ترغيب او ترهيب فاذا كان الراوى لها ليس بمَعْدِنٍ للصدق والامانة ثم اَقْدَمَ علَى الروايةِ عنه مَن قد عَرفَه ولَم يُبيّنْ مافيه لِغيره مِمَّنْ جَهِلَ معرفَتَهٗ كَان اثما بفِعله ذٰلك غاشًّا لِعوامِ المُسلمين اِذ لَا يُومَنُ علٰى بعضٍ مَنْ سَمِعَ تلك الاَخبَارَ اَن يَستعمِلَها او يستعملَ بعضَها و لعلّها اَو اكثرَها الاكاذيب لا اصل لها مع اَنّ الاَخبارَ الصحاح مِن روايةِ الثقاتِ وأهل القَنَاعة اكثرُ من اَن يَضطَّرَ الىٰ نَقلِ مَنْ ليس بثقةٍ ولا مُقْنعٍ.

تَرجَمَہ

اور ائمہ حدیث نے اسی لئے اپنے اوپر لازم کیا ہوا ہے روات حدیث اور ناقلین اخبار کے عیوب کو کھولنا اور جب ان سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فتویٰ دیا (کہ جرح کرنا صحیح ہے) اس سے بڑا فائدہ ہوگا کیونکہ دینی روایات وارد ہوتی

ہیں جو حلال اور حرام امر و نہی یا ترغیب و ترہیب ہی کے بارے میں ہیں۔

پس جب حدیث کا روایت کرنے والا سچائی اور امانت داری کا (معدن) مرکز نہ ہو پھر اس سے وہ شخص روایت کرنے لگے جو اس کا حال جانتا ہے اور اس (مروی عنہ) میں جو خرابی ہے اس کو بیان نہ کرے ان لوگوں سے جو اس کے حال سے واقف نہیں ہیں تو وہ شخص اپنے اس عمل سے گناہ گار ہوگا۔

اس پر اطمینان نہیں کیا جاسکتا کہ بعض لوگ جو یہ حدیثیں سنیں سب پر یا بعض پر عمل کریں اور ہوسکتا ہے کہ وہ سب یا ان میں سے اکثر جھوٹی اور بے اصل ہوں لہٰذا قابل اعتماد اور اطمینان راویوں کی صحیح روایات اتنی زیادہ ہیں کہ غیر ثقہ، نا قابل اعتماد لوگوں کو قبول کرنے کی کوئی مجبوری نہیں ہے۔

حل لغات

الزموا ــــ لَزِمَ (س) لازم رہنا۔

لا زمَۃً لِزَاماًو مُلاَزَمَۃً ــــ چمٹے رہنا اور جدا نہ ہونا۔

اسْتَلْزَمَ ــــ لازم سمجھنا۔

اَلْمَلْزَم ــــ و الْمِلْزَمَ. لوہے یا لکڑی کا شکنجہ (ج) مَلَازِم.

الکشف ــــ کَشِفَ (س) شکست کھانا۔

اَکْشَفَ ــــ ہنسنے میں مسوڑھوں کو ظاہر کرنا۔

کَشَّفَ ــــ کھولنا، ظاہر کرنا۔

الکَشَف ــــ سر کے اگلے حصہ کے بال گر جانا۔

افتوا ــــ فَتَا (ن) سخاوت و جوانمردی میں غالب ہونا۔

فَتِیَ (س) ــــ جوان ہونا۔ تَفَتّیٰ تَفَتِّیا. پردہ نشینی کرنا۔

اسْتَفْتیٰ اسْتِفْتَاءً ــــ فتویٰ طلب کرنا۔

المُفْتِی ــــ ماہر علم فقہ جو مسائل کا جواب دے۔

الحظ ـــــ حَظَّ (س) نصیب والا ہونا۔

الْحظّ ـــــ حصہ، بہرہ۔ دولت مندی و نیک بختی۔ (ج) حُظُوظ.

وَضَاحَت

معایب رواۃ الحدیث.........

راویوں کے عیوب کو کھولنا۔ راویوں کے بارے میں جرح کرنا یہ کوئی غیبت نہیں ہوگی کیونکہ یہ تو دین کی حفاظت کے لئے ہے۔

ایک مرتبہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی راوی پر جرح کی تو کسی نے کہا کہ آپ غیبت نہ کریں اس پر امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ویحك هذا نصیحة ولیس هذا غیبة.

''تم برباد ہو یہ خیر خواہی ہے غیبت تو نہیں۔''

اسی طرح ایک موقعہ پر کسی نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا تو انہوں نے فرمایا:

اسکت اذا لم نبین کیف یعرف الحق من الباطل.

''چپ ہو جاؤ اگر ہم راویوں کے حالات بیان نہ کریں تو پھر صحیح اور غلط کا پتہ کیسے چلے گا''؟

اس جرح میں ایک طرف راوی کی خیر خواہی ہے تو دوسری طرف عوام الناس کی بھی۔ راوی کی تو اس طرح ہے کہ اس کو اپنی غلطی کا احساس ہو اور وہ توبہ کر لے اور عوام الناس سے خیر خواہی اس طرح ہے کہ وہ غیر دین کو دین نہ سمجھیں۔

علماء فرماتے ہیں مگر اس جرح میں ایک لفظ بھی خلاف واقعہ نہ ہو کہ کسی بے احتیاطی کی وجہ سے کسی غیر ضعیف راوی کو ضعیف کہہ دیا تو اس کی صحیح حدیث سے قیامت تک لوگ محروم ہو جائیں گے۔

وَلَا اَحْسِبُ کثیرا مِمَّن یُعرِّج من الناس علٰی ماوصفنا من هذه

الاحاديثِ الضِّعافِ والاَسانيدِ المجهولة ويَعْتَدُّ بِروَايتها بعدَ معرفَتِه بما فيها مِنَ التَّوَهُّنِ وَالضُّعُفِ اِلا اَن الذى يَحمِلُه علٰى روايتها. والا عتدادِ بها ارادةَ التكثيرِ بذٰلك عند العوام ولِاَن يُّقالَ ما اكثَرَ مَا جَمَعَ فلانٌ من الحديث وَاَلَّفَ مِنَ العَدَدِ وَمَن ذهب فى العلم هٰذا المذهب وسلك هذا الطريق فلا نصيبَ له فيه وكان بِانْ يُسمّٰى جاهلا اولیٰ من اَنْ يُنَسَبَ اِلَى العلمِ.

ترجمہ

میں گمان یہی کرتا ہوں کہ بہت سے وہ لوگ جو اعتماد کرتے ہیں ان ضعیف حدیثوں پر اور مجہول سندوں پر جس کا حال ہم نے پہلے بیان کیا ہے اور ان کو قابل روایت سمجھتے ہیں اس ضعف اور کمزوری کو جانتے ہوئے جو ان روایات میں ہے۔ ان لوگوں کو عام لوگوں کے لئے تکثیر حدیث کا جذبہ ہی ابھارتا ہے ان احادیث کے روایت کرنے پر اور اس کی طرف متوجہ کرنے پر اس لئے کہ یہ بات کہی جائے کہ فلاں محدث نے کس قدر احادیث کو جمع کیا ہے اور ان کی کس قدر تصانیف ہیں۔

اور جو شخص فن حدیث میں یہ نقطہ نظر رکھتا ہے اور یہ راستہ اپناتا ہے تو ایسے شخص کا فن حدیث سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ شخص عالم کہلانے کے بجائے جاہل کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔

حل لغات

احسب —— حَسَبَ (ن) شمار کرنا۔

حَسُبَ (ك) —— شریف الاصل ہونا۔ حَسَّب. تکیہ دینا۔

تَحَاسَبَا —— ایک دوسرے کے حساب کی جانچ کرنا۔

اَلْحُسْبَان —— چھوٹے تیر۔ واحد حُسْبَانة.

وصفنا —— وَاصَفَهٗ. حالت بیان کر کے بیع کرنا۔

اَوْصَفَ اِیْصَافًا ـــــ خدمت کے قابل ہونا۔

اِتَّصَفَ ـــــ قابل بیان ہونا۔

اَلْوَصِیْفُ ـــــ لڑکا جو خدمت کرنے کے قابل ہو گیا ہو (ج) وُصَفَاء.

سلك ـــــ اِنْسَلَكَ. کسی چیز میں داخل ہونا۔

اَلْمَسْلَكُ ـــــ راستہ۔ (ج) مَسَالِكُ.

السُلْكَى ـــــ نیزہ کی سیدھی ضرب۔

السِلْكَة ـــــ سلائی کا دھاگہ (ج) سِلك.

وضاحت

یہاں پر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سوال کر رہے ہیں کہ ضعیف روایتوں کو پھر کیوں بیان کیا جاتا ہے۔ اس سوال کے علماء نے متعدد جوابات دیئے ہیں۔

مثلاً ضعیف روایات اس لئے بیان کی جاتی ہے کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ یہ ضعیف ہے تاکہ لوگ دھوکہ میں نہ آجائیں۔

جواب ②: ضعیف روایات کو بطور متابعت کے لاتے ہیں، ممانعت تو اصول احادیث میں ہے متابعت کے طور پر لانے میں ممانعت نہیں ہے۔

جواب ③: فضائل اعمال میں ضعیف روایت معتبر ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو بیان کر دیتے ہیں (احکام میں ضعیف روایات کا اعتبار نہیں ہوتا)۔

آخر میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں جو ضعیف روایات کو صرف اپنی وجاہت اور اس لئے بیان کرے کہ لوگ سمجھیں کہ میرے پاس بہت زیادہ احادیث کا ذخیرہ ہے تو اس جذبہ والے شخص کو عالم نہیں جاہل کہا جائے گا۔

حدیث معنعن کی بحث کا خلاصہ

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ ایک اہم موضوع شروع فرمارہے ہیں جس کو

بحث معنعن کہتے ہیں پہلے اس کا خلاصہ لکھا جاتا ہے پھر عبارت کا ترجمہ اور وضاحت حسب عادت ہوگی۔

تعریف حدیث معنعن: معنعن اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں براوی عن، عن سے روایت کرے یا کوئی ایسا لفظ استعمال کرے جو سماع، لقاء میں صریح نہ ہو۔

مثال:

حدثنا عثمان بن ابی شيبة ثنا معاوية بن هشام ثنا سفيان عن اسامة عن زيد عن عثمان بن مرة عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله و ملائكته يصلّون على ميامن الصفوف.[1]

حدیث معنعن متصل کے حکم میں ہے یا منقطع کے۔

اس میں محدثین کے مختصر چھ اقوال ہیں:

❶ حدیث معنعن ہر حال میں منقطع کے حکم میں ہے اگرچہ لقاء فی الجملہ ثابت بھی ہو جائے۔

❷ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اور جمہور محدثین کے نزدیک اس میں محض امکان لقاء ہونا کافی ہوگا۔ اس حدیث کو حجت و متصل سند کہیں گے۔

❸ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ، شیخ علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ، (استاذ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ) ابوبکر بن صیرفی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کے نزدیک یہ حدیث معنعن اس وقت تک مقبول نہیں ہوگی جب تک راوی و مروی عنہ میں معاصرت کے ساتھ ساتھ کسی زبانی یا تحریری خط و کتابت بھی نہ ہوئی ہو اور راوی اور مروی عنہ میں لقاء (ملاقات) یا سماع کا ثبوت بھی مل جائے اگرچہ زندگی میں ایک ہی ہوئی ہو۔

❹ امام اقابسی وغیرہ کا ان کے نزدیک لقاء یقینی ثابت ہوگا تو یہ حدیث معنعن قبول

---

[1] ابن ماجه كتاب اقامة الصلواة والسنة فيها ۳۲۱/۱

ورنہ عدم قبول ہوگی۔

۵ لمبی لمبی ملاقات ثابت ہو تو معتبر ورنہ عدم معتبر اس قول کے کہنے والوں میں ابومظفر سمعانی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

۶ اگر وہ راوی اس مروی عنہ سے روایت کرنے میں مشہور ہو تو حدیث معنعن قبول ورنہ عدم قبول ہوگی اس کے کہنے والے ابوعمرو دانی مقری رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

یہاں بحث صرف دوسرے (یعنی امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ) اور تیسرے (یعنی علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ) کے درمیان ہوگی۔

دلائل (دوسرے مذہب والوں کے):

پہلی دلیل: اجماع اہل علم کہ اہل علم کے درمیان یہ بات مشہور و معروف ہے کہ حدیث معنعن میں راوی اور مروی عنہ کا اگر زمانہ ایک ہو اور ان کے درمیان ملاقات یا سماع ممکن ہو تو اس ملاقات اور سماع کو حقیقت میں تصور کر کے حدیث کو صحیح سمجھا جائے گا۔

دوسری دلیل: احادیث تابعین عن الصحابہ، کہ تابعین کی صحابہ سے ننانوے فیصد روایات احادیث معنعن (یعنی عن) سے کتب احادیث میں موجود ہیں (بخاری شریف میں بھی ایسی احادیث موجود ہیں) جن کو ائمہ حدیث (امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ، ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ) معتبر جانتے ہیں اس میں بھی کبھی صرف لقاء اور سماع کا امکان ہوتا ہے، اس کی امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے چودہ مثالیں دی ہیں۔[1]

اگر لقاء یا سماع کی شرط لگا دی جائے گی تو احادیث کے بہت بڑے حصہ سے اعتبار ختم ہو جائے گا۔

---

[1] اس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

تیسری دلیل: استحداث یعنی ثبوت لقاء یا سماع والا قول علماء متقدمین سے ثابت نہیں ہے۔

دلائل تیسرے مذہب والوں کے:

کم از کم ایک مرتبہ لقاء اور سماع کی شرط اس لئے ضروری ہے کہ انقطاع حدیث کا احتمال ختم ہو جائے کیونکہ بسا اوقات ثقہ راوی بھی اس طرح پر روایت نقل کرتے ہیں کہ بظاہر سماع معلوم ہوتا ہے حقیقتاً ایسا نہیں ہوتا اس احتمال (انقطاع حدیث) کو بھی ختم کرنے کے لئے کم از کم ایک مرتبہ لقاء یا سماع کی شرط ضروری ہے۔

دوسری دلیل: لقاء یا سماع کم از کم ایک مرتبہ کے ثبوت سے انقطاع حدیث کا احتمال ضعیف ہو کر اتصال سند کا غلبہ ظن ہو جاتا ہے اور ایک مرتبہ بھی لقاء یا سماع نہ ہو تو انقطاع کا احتمال قوی ہوتا ہے۔

جواب تیسرے مذہب والوں کا:

حدیث معنعن میں ایک مرتبہ لقاء یا سماع ہونے کے باوجود انقطاع کا احتمال باقی رہتا ہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے ایک دو روایت سنی ہو پھر اس کے علاوہ احادیث کو بلا لقاء اور بلا سماع روایت کر دیا ہو؟ (اس کی امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے چار مثالیں بھی دی ہیں)۔

دوسری دلیل کا جواب: آپ کا یہ کہنا کہ کم از کم ایک مرتبہ لقاء یا سماع سے اتصال کا غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے یہی بات ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب راوی ثقہ ہے اور اس نے اتصال حدیث والا صیغہ بھی استعمال کر دیا ہے تو ان دونوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے بھی اتصال کا غلبہ ظن حاصل ہو جاتا ہے۔

دوسرے مذہب کو ترجیح دینے والے محدثین:

تاج الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ، علامہ فرّونی رحمہ اللہ تعالیٰ، (اُستاذ تاج الدین

سبکی) علامہ جمال الدین مزی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ آخری زمانے میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بلکہ جمہور فقہاء ومحدثین کے نزدیک دوسرے مذہب کو ترجیح ہے کیونکہ بقول امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے۔

ان القول الشائع المتفق عليه من اهل العلم بالاخبار والروايات قديما وحديثا.

ترجمہ

مشہور قول جس پر ماضی اور حال کے تمام علماء اخبار وروایات کا اتفاق ہے (وہی ہمارا قول ہے)۔

تیسرے مذہب کو ترجیح دینے والے محدثین:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ، قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ، علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ[1]۔

علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تیسرے مذہب کو ترجیح دی ہے اور کہا ہے جمہور محققین تیسرے مذہب کے ساتھ ہیں۔

لما قال النووی و هذا الذی صار اليه مسلم قد انكره المحققون و قالوا هذا الذی صاراليه ضعيف والذی ردّه هو المختار الصحيح الذی عليه ائمة هذا الفن علی بن المدينی والبخاری وغيرهما.[2]

---

[1] كذا قال امام السيوطی [2] شرح مسلم للنووی

باب صحة الاحتجاج بالحديث المعنعن اذا امكن لقاء المعنعنين ولم يكن فيهم مدلّس

معنعن حدیث سے حجت پکڑنا درست ہے جب کہ معنعنین کی ملاقات کا امکان ہواور ان میں کوئی مدلّس نہ ہو۔

وقد تكلَّمَ بعضُ مُنْتَحِلِي الحديث من اهل عصر نا في تصحيح الاَسانيدِ و سقيمِها بقولٍ[1] لو ضَرَبْنَا عن حكايتِه و ذكرِ فساده صفحًا لكان رَأيا مَتينًا و مذهبا صحيحا اِذ الاِعراضُ عَنِ القولِ المُطَرَّحِ اَحْرىٰ لِاَمَاتَتِهِ وَ اِخْمَال ذِكرِ قائلِه وَاَجْدَرُ اَنْ لّا يكونَ ذلك تَنْبِيُها لِلْجُهّالِ عَلَيْه غيرَ اِنَّا لَمَّا تَخوَّفْنَا مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ وَ اِغْتِرَار الجَهَلَة بمحدثاتِ الامور و اِسْرَاعِهِم الىٰ اِعتقادِ خطأ المخطئين وَالْاَقْوالِ السَاقِطَةِ عند العُلماء رَأَينَا الكَشْفَ عن فسادِ قولِه وردِّ مقالَتِهِ بقدرِ ما يليقُ بها من الردّ اَجْدىٰ عَلَى الانام وَاَحْمَدَ لِلْعاقِبةِ اِن شاء اللّٰه[2]

ترجمہ

اور تحقیق یہ بات کہی گئی ہے کہ ہمارے زمانے کے بعض نام نہاد محدثین نے سندوں کو صحیح وضعیف قرار دینے کے سلسلہ میں ایک ایسی بات کہی ہے کہ اس کے فساد کو ظاہر کرنے سے پہلو تہی کرتے تو یہ پختہ رائے اور مضبوط بات ہوتی کیونکہ غلط بات سے اعراض کرنا زیادہ مناسب ہے اس بات کو ختم کرنے اور قائل کو بے قرار کرنے کے

---

[1] فتح الملہم اور دمشق کے نسخہ میں بقول باء کے ساتھ جو صحیح ہے۔
[2] مسلم شریف

لئے اور جہلاء کو اس سے واقف نہ کرانا ہی بہتر ہے۔ جب ہم نے خطرہ محسوس کیا اس کی انجام کی خرابی کا اور جاہلوں کے دھوکے میں آنے کا نئی نئی باتوں سے اور اس کے جلد معتقد ہو جانے کا غلط کاروں کی غلط اور باطل اقوال کا جو علماء کے نزدیک نا قابل اعتبار ہیں تو ہم نے لوگوں کیلئے مفید سمجھا اس قول کے فساد کو ظاہر کرنا اور اس کی بات کی تردید کرنا اور ہم نے اس کو قابل ستائش جانا انجام کے لئے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

حلِّ لغات

تکلم —— كَلَمَ (ن) زخمی کرنا۔

كَالَمَهُ مُكَالَمَةً —— گفتگو کرنا۔

الْكُلَامِ —— سخت زمین۔

الْمُتَكَلَّم —— گفتگو کی جگہ۔

منتحلی —— نَحَلَ (ن، ف) نَحِلَ (س) نَحُلَ (ك) بیماری یا تھکن سے دُبلا ہونا۔

اَنْحَلَ ونَحَّلَ —— غم یا بیماری کا کسی کو لاغر کرنا۔

النَّحِيل —— دُبلا (ج) نَحْلیٰ۔

متينا —— مَتَنَ (ن) اقامت کرنا۔

مَاتَنَ —— بہت دور کر دینا۔

تَمَاتَنَ —— باہم مقابلہ کرنا۔

الْمِتَان —— دوستونوں کے درمیان کا فاصلہ (ج) مُتُن۔

الساقطة —— سَقَطَ (ن) گرنا۔

تَسَقَّطَه —— لغزشوں کو ڈھونڈنا۔

تَسَاقَطَ واِسَّاقَطَ —— پے بہ پے گرنا۔

السَّقَط —— ناکارہ و بے برکت چیز۔

اخریٰ: حَرَیٰ ـــــ (ض) گھٹنا۔
اَحْریٰ ـــــ گھٹانا۔کم کرنا۔
تَحَرّیٰ ـــــ دو چیزوں میں سے اولیٰ کو طلب کرنا۔
اَلْاَحْریٰ ـــــ زیادہ لائق، زیادہ مناسب، زیادہ بہتر۔

وَضَاحَت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث معنعن کے مسئلہ کو بیان کررہے ہیں۔

وقد تکلم بعض منتحلی الحدیث:

نام نہاد محدثین نے جو کہا ہے اس سے مراد تیسرے مذہب والے ہیں جن کے نزدیک اتصال سند کے لئے ثبوت لقاء یا سماع کی شرط ہے۔

اذالا عراض عن القول المطرح احریٰ لا ماتتہ ......

کیونکہ غلط بات سے اعراض کرنا زیادہ لائق ہے......

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں لقاء یا سماع کی شرط والا مذہب ایسا غلط ہے کہ ہم اس کو چھیڑتے ہی نہیں تاکہ وہ اپنی موت خود مرجاتا کیونکہ تردید کے لئے بھی غلط بات کا نقل کرنا اس کی اشاعت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ غلط نظریات کا تردید کے لئے بھی تذکرہ نہ کیا جائے۔

اسراعھم الی اعتقاد:

(لوگوں کے) اس کے جلدی معتقد ہونے کا خطرہ تھا۔ کیونکہ اس تیسرے مذہب کو بعض اکابر محدثین کی تائید حاصل ہوچکی تھی اس لئے خطرہ محسوس ہورہا تھا کہ یہ نظریہ جلدی پھیل نہ جائے اس خطرے کے پیش نظر ہم نے اس کو ردّ کرنے کے لئے اس کا تذکرہ کردیا۔

سُؤال: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ یہاں پر بعض منتحلی الحدیث اور سوء رویۃ (یعنی ایسا شخص جو علم حدیث کا دعویٰ کرتا ہے مگر وہ علم حدیث کو جانتا نہیں) ایسا شخص کس کے

لئے استعمال کیا کہ اس سے مراد امام بخاری ہے جو کہ امام مسلم کے استاذوں میں سے ہیں، یہ توقع امام مسلم سے نہیں کی جاسکتی۔

جواب: علماء نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یہ دیا کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ یہ قول کسی شخص کا سمجھ رہے ہوں گے جو حدیث کا اہل نہیں ہوتا اگر ان کو معلوم ہوتا کہ یہ قول امام بخاری کا ہے تو ''ایسے شخص'' الفاظ ہرگز استعمال نہ فرماتے۔

تیسرے مذہب سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ مراد نہیں ہیں۔

وَزَعَمَ القائلُ الذی افْتَتَحْنَا الکلامَ عَلَی الحکایَۃ عن قولِہ والاِخبار عن سُوءَ رَوِیَّتِہ اَن کُلَّ اِسنادٍ لحدیثٍ فیہ فلانٌ عن فلانٍ. وقد اَحاطَ العلمُ بِاَنَّھُمَا قَدْ کَانَا فِی عصرٍ واحدٍ وجائزٌ ان یکونَ الحدیثُ الذی رَوَی الراوی عَمَّنْ رویٰ عنہ قد سَمِعَہ مِنہ و شَافَھَہٗ بہ غیرَ اَنّہ لَا نَعْلَم لَہ مِنہ سِماعًا ولَمْ نَجِدْ فِی شَیْئِی مِنَ الرِّوایاتِ اَنّھما اِلْتَقَیَاقَطُّ اَوْ تَشَافَھَا بِحَدِیثٍ۔[1]

ترجمہ

اور گمان کیا اس مذہب کے کہنے والوں نے جس کی بات نقل کرنے کے لئے اور جس کے غلط خیال کی اطلاع دینے کے لئے ہم نے اس کلام کا آغاز کیا ہے کہ حدیث کی وہ سند جس میں فلاں عن فلاں ہو درانحالیکہ یقینی طور پر ہمارے علم میں یہ بات ہو کہ وہ دونوں یعنی راوی اور مروی عنہ ایک زمانے میں تھے اور ممکن ہو کہ راوی نے مروی عنہ سے وہ روایت کی ہو اور اس سے سنی ہو اور اس سے مشافہۃً نقل کی ہو۔

وضاحت

اس عبارت میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تیسرے مذہب والوں کے مذہب کو

---

[1] مسلم شریف

نقل کیا ہے۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث معنعن اس وقت تک قابل اعتماد نہیں ہوگی جب تک راوی اور مروی عنہ میں لقاء (ملاقات) یا سماع کا ثبوت نہ ہو جائے۔

اَن الحُجَّةَ لَا تقُومِ عنده بكلِ خبرٍ جاءَ هذا المَجِيءَ حتّٰى يكونَ عنده العلمُ بانهما قداجْتَمَعَا مِن دهرِهِما مرةً فصاعدا او تَشَا فَهَا بالحديثِ بَينهما اَوْ يَرِدَ خبرٌ فيه بِيانُ اجتماعِهما و تلاقِيْهما مرةً من دهرهما فَمَا فوقَها فان لم يكُن عنده علم ذٰلك ولم تَأتِ روايةُ تُخبرُ اَن هذا الراويَّ عن صاحِبه قد لقيَه مرةً وسَمِعَ منه شيئا لم يكن فى نقله الخبرَ عن من روىٰ عنه علمُ[1] ذلك، والامرُ كما وَصَفْنا حجّةٌ وكان الخبرُ عنده مَوقُوفا حتى يَرِدَ عليه سَماعه منه لشئ من الحديث قَلَّ اوكَثُرَ فى روايةِ مثلِ ما وَرَدَ.[2]

ترجمہ

یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس شخص کے نزدیک ہر اس حدیث سے جو اس طرح آتی ہو تا آنکہ اس کو معلوم ہو کہ وہ زندگی میں ایک بار یا متعدد بار ملاقات کر چکے ہیں یا انہوں نے یہ حدیث بالمشافہہ نقل کی ہے، یا کوئی ایسی روایت ہو جس میں ان دونوں کی زندگی میں ایک بار یا متعدد بار اکٹھا ہونے یا ملاقات کرنے کی وضاحت ہو، پس اگر اس شخص کو اس بات کا علم نہ ہو اور نہ کوئی روایت ایسی آتی ہو جو بتاتی ہو کہ اپنے استاذ سے روایت کرنے والا یہ راوی حدیث یقیناً اس سے ایک مرتبہ ملا ہے اور اس سے کوئی حدیث سنی ہے۔ تو اس راوی کے حدیث نقل کرنے میں اس استاذ سے جس سے وہ

[1] بعض نسخہ میں لفظ علم پیش ہے یعنی اصح ہے اور اگر علم ذلک ہو تو بقول علامہ سندھی کے یہاں پر بھی اضافت بیانیہ ہے ترجمہ یہ ہوگا کہ علم جو کہ خبر ہے۔

[2] مسلم شریف ۲۰/۱، ۲۱

اس حدیث کو نقل کرتا ہے اگر صورت حال وہ ہو جو ہم نے بیان کی تو کوئی دلیل نہ ہوگی اور حدیث اس شخص کے نزدیک موقوف ہوگی یہاں تک کہ اس شخص کو راوی کا مروی عنہ سے حدیث سننا پہنچے خواہ وہ سماع کم ہو یا زیادہ، کسی ایسی روایت کے ذریعہ جو نقل کی جانے والی روایت سے برابر ہو (ضعیف نہ ہو)۔

حل لغات

الحجة ـــ حَجَّه (ن) دلیل میں غالب ہونا۔

اِحْتَجَّ ـــ دعویٰ کرنا اور دلیل پیش کرنا۔

حَجَّجَهُ تَحْجِيْجاً ـــ حج کرنے کے لئے بھیجنا۔

اَلْمِحْجَاج ـــ بڑا جھگڑالو۔

تَشَا فها ـــ شَفَه (ف) ہونٹ پر مارنا۔

الشُفَاهِيّ والْاَشْفَه ـــ بڑے ہونٹوں والا۔

اَلْمَشْفُوْه ـــ مفعول۔ مَاءٌ مَشْفُوْهٌ. ایسا پانی جس پر بہت پینے والے آتے ہوں۔

وضاحت

اس عبارت میں بھی امام مسلم تیسرے مذہب والوں کے مذہب کو قدرے تفصیل سے بیان فرمارہے ہیں کہ تیسرے مذہب والوں کے نزدیک راوی اور مروی عنہ کا کم از کم ایک مرتبہ ملاقات یا سماع کا ثبوت مل جائے اگر ایسا نہیں تو پھر یہ روایت ان کے نزدیک قابل حجت نہ ہوگی۔

وَهٰذَا القولُ يرحمك الله فی الطعنِ فی الاَسانيد قولٌ مخترعٌ مستحدثٌ غيرَ مسبوقٍ صاحبُه اليه ولا مُساعِدَ له من اهلِ العلم عَليه۔[1]

---

[1] مسلم شریف

ترجمہ

اور یہ بات اللہ تعالیٰ آپ پر مہربان ہو سندوں پر اعتراض کے سلسلہ میں گھڑا ہوا اور نیا پیدا کیا ہوا قول ہے اور اس شخص سے پہلے اس بات کا قائل کوئی نہیں گذرا نہ ائمہ حدیث میں سے کوئی اس قول کی تائید کرتا ہے۔

حل لغات

الطعن ـــــ تَطاعَنَ وَ اِطَّعَنَ. ایک دوسرے کو نیزہ مارنا۔

الطَعْنَة ـــــ نیزے کی ضرب کا نشان (ج) طَعْن.

اَلطَعَّا ن. بہت نیزہ مارنے والا (ج) مَطَاعِن.

مخترع ـــــ خَرِعَ (س) ٹوٹنا۔

خَرُعَ (ك) ـــــ ڈھیلے جوڑوں والا ہونا۔

خَرَّعَ ـــــ عصفر سے رنگنا۔

الْخُراع ـــــ اونٹنی کی دیوانگی۔

وضاحت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرمارہے ہیں کہ تیسرے مذہب کا وہ خود ساختہ راوی ہے نہ کوئی اس کا ماضی میں قائل ہوا اور نہ کوئی جدید ائمہ حدیث سے اس قول کی تائید ہوتی۔

وذلك اَنّ القولَ الشائعَ المتفقَ عليه بينَ اهلِ العلمِ بِالاخبار والرواياتِ قديمًا وحديثًا اَنَّ كَلَّ رجلٍ ثقةٍ روى عنِ مثلِه حديثا وجائزٌ مُمْكِنٌ له لقاؤُه والسَماعُ منه لكونهما جميعا كانا فى عصرٍ واحدٍ و اِن لم يأتِ فى خبرٍ قطُّ اَنهما اِجْتَمَعَا ولا تَشَافَهَا بكلامٍ فالروايةُ ثابتةٌ والحجةُ بها لازمةٌ اِلا ان تكونَ هناك دلالةٌ بينةٌ اَنَّ هذا الراوىَ لم يَلْقَ مَن روى عَنه اولَمْ يَسْمعْ مِنهُ شيأ فَامَّا والامرُ

مُبهمٌ علَى الامكان الذى فَسّرنَا فالروايةُ على السَّماعِ ابدا حتى تكونَ الدلالةُ التى بَيَّنَّا.[1]

ترجمہ

اور وہ بات (یعنی دوسرا مذہب) مشہور قول جو متفق علیہ (بھی) ہے اخبار و احادیث کے تمام ائمہ کے نزدیک ماضی میں اور حال میں وہ یہ ہے کہ کوئی بھی ثقہ آدمی جس نے اپنے جیسے ثقہ آدمی سے کوئی حدیث روایت کی ہو اس حال میں اس راوی کی اس مروی عنہ سے ملاقات اور اس سے حدیث سننا ممکن ہو اس سبب سے کہ دونوں ایک ہی زمانے میں تھے، اگرچہ کسی روایت میں کہیں اس کی صراحت موجود نہ ہو کہ ان دونوں کی آپس میں ملاقات ہوئی ہو، اور نہ یہ تصریح ہو کہ ان دونوں نے بالمشافہہ گفتگو کی ہو تو (بھی) روایت ثابت ہے اور اس کے ذریعہ استدلال لازم ہے۔

الا یہ کہ اس بات پر کھلی دلیل موجود ہو کہ اس راوی کی اس شخص سے جس سے وہ روایت کرتا ہے ملاقات نہیں ہوئی یا راوی نے مروی عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا رہی وہ صورت جس میں معاملہ غیر واضح ہو اور وہ امکان موجود ہو جس کی ہم نے وضاحت کی ہے تو ہمیشہ روایت سماع پر محمول ہوگی تا آنکہ وہ دلالت پائی جائے جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔

حلِّ لغات

روی ـــــ (ض) حدیث نقل کرنا۔ رَوِیَ (س) سیراب ہونا۔

رَوَّیٰ تَرْوِیَۃً ـــــ سفر میں پانی ساتھ لیجانا۔

تَرَوَّیٰ تَرَوِّیاً ـــــ غور فکر کرنا۔

الرُّوَاءَ ـــــ خوشنمائی، چہرہ کی رونق۔

الشُّفَاھِیّ والاشفہ ـــــ بڑے ہونٹوں والا۔ الشَافِہ. پیاسا۔

---

[1] مسلم شریف

اَلْمَشْفُوْه ـــــ ایسا پانی جس پر بہت پینے والے آتے ہوں۔
منبھم: بَهَّمَ ـــــ مستقل اقامت کرنا۔
اَبْهَمَ الْبَابَ ـــــ بند کرنا۔
البُهْمَة ـــــ. دلیر جس پر کوئی قابو نہ پاسکے۔
البُهْمٰی ـــــ جو کی مانند ایک قسم کی نباتات۔
فسرنا ـــــ فَسَرَ (ن، ض) طبیب کا قارورہ دیکھنا۔
تَفَسَّرَو اِسْتَفْسَرَ ـــــ واضح کرانا، واضح کرنے کو کہنا۔
التفْسِيرُ ـــــ مصدر. تاویل، کشف، وضاحت بیان شرح (ج) تَفَاسِيْر.

وضاحت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنا مذہب (ترتیب کے اعتبار سے دوسرا مذہب) بیان کررہے ہیں۔

کہ اگر راوی اور مروی عنہ دونوں ثقہ ہوں اور دونوں کا زمانہ ایک ہو اور ایک کی دوسرے سے ملاقات یا حدیث سننا ممکن ہو تو اسناد معنعن متصل سمجھی جائے گی اور اس حدیث سے استدلال صحیح ہوگا اگرچہ ہمیں کسی حدیث میں لقاء وسماع کی صراحت نہ ملی ہو اس کے برعکس اگر راوی اور مروی عنہ کا زمانہ ایک نہ ہو یا دونوں میں ملاقات نہ ہونا یا حدیث نہ سننے کی تصریح ہو تو وہ سند معنعن متصل نہیں سمجھی جائے گی۔

فيقالُ لمُخْتَرِعِ هذا القولِ الّذی وصفنا مقالَتَه او للذَّابِ عَنه قد اعطيتَ فی جملةِ قولك اَنَّ خبَرالواحد الثقةِ عن الواحدِ الثقةِ حجةٌ يلزمر به العملُ ثمر ادخلتَ فيه الشرطَ بعدُ فقلتَ حتى يعلمَ انهما قد كانا الْتَقيا مرةً فصاعدًا وسَمِع منه شيئا.

ترجمہ

پس یہ بات اس قول کے ایجاد کرنے والوں سے کہی جائے گی جس کی بات کی

ہم نے وضاحت کردی ہے یا اس کے ماننے والوں سے آپ نے دوران کلام یہ بات تسلیم کی ہے کہ ایک ثقہ آدمی کی دوسرے ثقہ آدمی سے روایت حجت ہے اس پر عمل لازم ہے پھر آپ نے بعد میں ایک شرط لگائی اور کہا (یہ اس وقت معتبر ہوگی) جب ہمیں معلوم ہوجائے کہ وہ دونوں (راوی اور مروی عنہ) ایک بار یا متعدد بار ملاقات کر چکے ہوں یا کوئی حدیث سنی ہو۔

حلِّ لغات

وصفنا ـــــ وَصُفَ (ك) لڑکے کا خدمت کے قابل ہونا اور اچھی طرح خدمت کرنا۔

وَاصَفَهٗ ـــــ حالت بیان کرکے بیع کرنا۔

اَلْوَصَّاف ـــــ وصف شناس۔

للذاب ـــــ ذَبَّ (ض) گرمی یا پیاس سے خشک ہونا۔ (ن) حمایت کرنا۔

ذَبَّبَ تَذْبِيْبًا ـــــ بہت دفع کرنا۔

اَذَبَّ ـــــ بہت مکھیوں والی ہونا۔

الذَبّ ـــــ مصدر بہت حرکت کرنے والا۔

اعطيت ـــــ عَطَا (ن) لینا۔

عَطّٰى تَعْطِيَةً ـــــ جلدی کرانا۔

تَعَطّٰى و اِسْتَعْطٰى ـــــ عطیہ مانگنا۔

المِعْطَاء ـــــ . بہت زیادہ دینے والا۔ (ج) مَعَاطٍ.

وضاحت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ تیسرے مذہب والوں سے دلیل کا مطالبہ کررہے ہیں کہ آپ اپنے مذہب کے ثبوت کے لئے کوئی دلیل تو دیں جس سے آپ کا مذہب ثابت ہوجائے۔

فَهلُ تَجِدُ هذا الشرطَ الذى اشترطتَه عن احدِ يلزمُ قولُه؟ والا فَهَلُمَّ دليلا علىٰ ما زعمتَ.

فان ادعىٰ قولَ احدٍ من علماء السلف بما زعمَ من اِدخال الشريطَةِ فى تثبيتِ الخبرِ طُولِبَ به ولن يجدَ هُو ولا غيرُه اِلى ايجاده سبيلا.

ترجمہ

آپ نے جو شرط لگائی ہے اس کا ثبوت کسی ایسے شخص سے پاتے ہیں جس کی بات ماننا ضروری ہو اور اگر نہیں پاتے تو اپنے دعویٰ کی کوئی اور دلیل دیں پس اگر وہ شخص علماء متقدمین میں سے کسی کے قول کا دعویٰ کرے اس مذہب کے بارے میں جو اس کا خیال ہے یعنی شرط بڑھانا حدیث کو پکا کرنے کے لئے تو اس (مذہب) کا مطالبہ کیا جائے گا اور ہرگز نہیں پائیں گے وہ اور نہ ان کے حمایتی اس مذہب کی طرف کوئی راستہ (دلیل)۔

حل لغات

فهلم: صیغہ اسم فعل بمعنی لانا۔ اَهْلَمَ ـــــ پکارنا۔

اَلْهُلُم ـــــ پہاڑی ہرنیاں۔

اَلْهَلِيم ـــــ چپکنے والا۔

هَلْمَمَ هَلْمَمَةً ـــــ کسی کو هَلُمَّ کہہ کر پکارنا۔

زعمت ـــــ زَعَمَ (ف) گمان کرنا۔ (س) لالچ کرنا۔

تَزَعَّمَ ـــــ جھوٹی باتیں بیان کرنا۔

تَزَاعَمَ ـــــ ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

الزَعَامَة ـــــ مصدر. عمدہ مال یا اکثر مال۔

وضاحت

اس جملہ میں بھی امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ تیسرے مذہب والوں سے ان کے مذہب کے بارے میں ثبوت اور دلیل مانگ رہے ہیں کہ آپ نے جو شرط لگائی کہ کم از کم ایک مرتبہ ملاقات ہوئی ہو یا سنا ہو، پھر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس مذہب والے متقدمین میں سے کسی کا قول بھی اپنی تائید میں پیش نہیں کر سکتے۔ (کیونکہ یہ ان کا اپنا ہی ایجاد کردہ مذہب ہے)۔

وإن هو ادّعى فيما زَعَم دليلا يَحْتَجُّ به قِيلَ لَهٗ وَمَا ذلك الدليل؟ فَإن قَالَ قلتُه لاني وجدتُّ رواةَ الْاَخبار قديمًا وحديثًا يروى احدُهم عن الآخر الحديثَ ولم يعاينْه ولا سَمع منه شيئا قط فلما رأيتُهم استَجَازُوا روايةَ الحديث بينهم هكذا على الارسال من غير سَماع والمرسل من الروايات فى اصلِ قولِنا و قولِ اهل العلم بالاخبار ليس بحجة احتَجْتُ لما وصفتُ من العلة الى البحث عن سَماع راوى كل خبرٍ عن راويه فاذا انا هجمتُ على سَمَاعَه منه لَاَدْنٰى شئى ثَبتَ عندى بذالك جميعُ ما يروى عنه بعدُ فان عَزَبَ عنى معرفةُ ذلك او قفتُ الخبرَ ولم يكن عندى موضعُ حجةٍ لِامكان الارسالِ فِيه.

ترجمہ

اور اگر وہ شخص دعویٰ کرے اپنی رائے کے بارے میں کسی ایسی دلیل کا، جس سے استدلال کیا جائے تو اس سے پوچھا جائے گا کہ وہ دلیل کیا ہے؟ پس اگر وہ یہ کہے کہ میں نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ میں نے ماضی اور حال کے روات حدیث کو پایا ہے کہ ایک دوسرے سے حدیث روایت کرتے ہیں حالانکہ راوی نے مروی عنہ کو اب تک دیکھا نہیں ہے نہ اس سے کبھی کچھ سنا ہے پس جب دیکھا میں نے کہ لوگ

اس طرح آپس میں بغیر سنے ارسال کے ساتھ حدیث روایت کرنے کو جائز سمجھتے ہیں حالانکہ مرسل (منقطع) روایتیں ہمارے اصلی قول میں اور حدیث شریف کا علم رکھنے والوں کے اصلی قول میں حجت نہیں ہیں تو مجھے ضرورت محسوس ہوئی اس خرابی کی وجہ سے جس کی میں نے وضاحت کی۔

ہر حدیث کے راوی کے سماع کی تحقیق کرنے کی مروی عنہ سے پس اگر مجھے راوی کا مروی عنہ سے سماع کسی ایک جگہ بھی مل گیا، تو میرے نزدیک اتنی بات سے اس راوی کی وہ تمام روایتیں ثابت ہوجائیں گی جو وہ مروی عنہ سے اس کے بعد روایت کرے گا اگر اس کا علم مجھ سے مخفی رہ گیا تو میں حدیث کو موقوف قرار دوں گا اور وہ حدیث میرے نزدیک قابل حجت نہ ہوگی، اس روایت میں ارسال کا احتمال ہونے کی وجہ سے۔

حلِّ لغات

یحتج ـــــ حَجَّہٗ (ن) دلیل میں غالب ہونا۔

اِسْتَحَجَّ ـــــ حجت طلب کرنا۔

تَحَاجًّاتَحَاجًّا ـــــ باہم جھگڑا کرنا۔

اَلْحُجَاج ـــــ ابرو کی ہڈی (ج) حُجج

ادعی ـــــ (افتعال) دعویٰ کرنا دَعَا (ن) پکارنا۔

اَدْعَاہُ اِدْعَاءً ـــــ غیر باپ کی طرف منسوب کرانا۔

دَاعَاہُ مُدَاعَاۃً ـــــ باہم پہیلی کہنا۔

الدَّعَّاء ـــــ بہت دعا کرنے والا۔

اَلْاخبار ـــــ خَبَرَ (ن) تجربہ سے جاننا۔

خَبُرَ (ك) وخَبَرَ (ف) ـــــ حقیقت حال سے واقف ہونا۔

خَابَرَہٗ ـــــ بٹائی پر کھیت جوتنا۔

الْاَخْبَارِي ـــــ تاریخ کی تدوین کرنے والا مورخ۔
عَايَن ـــــ عَانَ (ض) نظر لگانا۔
عَينَ (س) ـــــ آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔
تَعَيَّنَهٗ ـــــ نظر بد لگنا۔
هجمت ـــــ (ن) حالت غفلت میں اچانک حملہ کرنا۔ هَجَّمَهٗ. اچانک لانا۔
هَاجَمَهٗ مُهَاجَمَةً ـــــ ایک دوسرے پر اچانک آنا۔
تَهَجَّمَ ـــــ کسی چیز پر اچانک آنا۔
الهَجْم ـــــ مصدر۔ بڑا پیالہ۔ (ج) اهْجَام.
عزب ـــــ عَزَّبَ. دیر تک غائب رہنا۔
اَعْزَبَ ـــــ دور کرنا۔
تَعَزَّبَ ـــــ مجرد رہنے کے بعد گھر بسانا۔
الْعَزَب ـــــ وہ مرد یا عورت جس کے زوج نہ ہو۔
موضع ـــــ (ف) رکھنا۔ وَضُعَ (ك) لئیم ہونا، خسیس ہونا۔
اَوْضَعَ ـــــ اونٹ کا تیز دوڑنا۔
وَاضَعَهٗ مُوَاضَعَةً ـــــ کسی معاملہ میں موافقت کرنا۔
اَلْوَضِيْعَة ـــــ قیمت کی کمی۔

وضاحت

یہاں سے تیسرے مذہب والوں کی دلیل دی جارہی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے کم از کم ایک مرتبہ ملاقات اور سماع کی شرط اس لئے لگائی ہے تا کہ سند میں انقطاع کا احتمال باقی نہ رہے۔

اس خلاصہ کی تفصیل یہ ہے کہ رواۃ حدیث کے احوال کا جب جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ رواۃ ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں جب کہ راوی نے نہ مروی

عنہ کو دیکھا ہے اور نہ ہی اس سے حدیث سنی ہے تو یہ حدیث منقطع ہوگی جو محدثین کے نزدیک حجت نہیں ہے۔ اس لئے یہ شرط لگانا ضروری ہوئی کہ راوی کا مروی عنہ سے لقاء یا سماع کی تحقیق کی جائے تو اگر ایک مرتبہ بھی اس کا ثبوت مل جائے تو اس راوی کی تمام روایات کو متصل قرار دے دیا جائے گا اور اگر اس کا ثبوت نہ مل سکے تو اب اس کی روایات کو منقطع سمجھ لیا جائے گا۔

المرسل من الروایات فی اصل قولنا وقول اهل العلم بالاخبار لیس بحجة.

مرسل روایات ہمارے اصلی قول میں اور حدیث شریف کا علم رکھنے والوں کے قول میں حجت نہیں ہیں۔

مرسل کی تعریف:

لغوی معنی: چھوڑا ہوا۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جس کی سند کے آخری حصہ سے تابعی کے بعد کا راوی ذکر نہ کیا جائے۔

مثلاً تابعی یہ کہے **قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کذا او فعل کذا او فعل بحضرته کذا.**

مرسل کے حکم میں دس اقوال

حکم مرسل: مرسل کے بارے میں محدثین کے دس اقوال ہیں۔

❶ مرسل مطلقاً حجت نہیں، ممکن ہے کہ ساقط شدہ راوی غیر صحابی ہو اور اس کے ضعف کا احتمال ہے۔

❷ مرسل مطلقاً حجت ہے، کیونکہ مرسل نے راوی کو کمال وثوق واعتماد کی وجہ سے حذف کیا ہے۔

③ مرسل فقط صحابی کی حجت ہے۔

④ صرف قرون ثلثہ کی مرسل حجت ہے۔

⑤ صرف سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ (تابعی) کی مرسل حجت ہے۔

⑥ احناف کے نزدیک مُرسِل اگر ثقہ و عادل راوی سے مرسل بیان کرتا ہے تو حجت ہے اگر وہ مرسل ثقہ اور غیر ثقہ دونوں ہی سے ارسال کرتا ہے تو حجت نہیں۔

⑦ کسی باب میں صرف مرسل ہی روایت ہو مسند و متصل نہ ہو تو صرف اسی باب میں مرسل معتبر ہوگی

⑧ شوافع کے نزدیک مرسل کی تائید میں کوئی اور روایت موجود ہو تو حجت ہوگی ورنہ نہیں۔

⑨ مرسل صرف مندوبات میں حجت ہوگی واجبات میں نہیں۔

⑩ عیسیٰ بن ابان کے نزدیک مرسل حجت ہونے میں مسند سے بھی زیادہ قوی ہے کیونکہ مرسل نے واسطہ کو کمال وثوق واعتماد کی وجہ سے حذف کیا ہے۔[1]

فقہاء کے اعتبار سے مرسل کی دو قسمیں

یہ دس اقوال فقہاء کے اعتبار سے دو قول میں جمع ہو جاتے ہیں۔

پہلا قول: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا مشہور قول، سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ، اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ، جمہور تابعین، فقہاء کے نزدیک اگر مرسل صرف ثقہ سے مرسل بیان کرتا ہے تو حجت ہے کیونکہ ثقہ راوی ثقہ واسطہ کو ہی حذف کرتا ہے اور اگر وہ مرسل ہر ایک سے روایت نقل کرتا ہے ثقہ ہو یا غیر ثقہ تو پھر یہ مرسل حجت نہیں ہوگی۔[2]

[1] تدریب الراوی

[2] مرسل کے قبول کرنے کے بارے میں احناف کے نزدیک کچھ شرائط ہیں دیکھیں التحریر لابن الھمام، فتح الملھم ۹۰ تا ۹۳

دُوسرا قول: امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ و جمہور محدثین اور ایک قول امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر دوسری روایت سے اس مرسل کی تائید ہوتی ہے تو حجت ہوگی ورنہ نہیں۔

فَيُقَالُ لَه فَاِنْ كانتِ العلَّةُ فی تَضْعِيْفِكَ الخَبَرَ و تَرْكِكَ الاحتجاجَ به امكانَ الارسالِ فيه لَزِمَكَ اَنْ لَّا تُثْبِتَ اِسنادًا مُعَنْعنًا حتّٰى تَرىٰ فيه السَّماع، من اوّلِه الىٰ اٰخره وذٰلك اَن الحديثَ الوارد علينا بِاسناد هشامِ بن عروةَ عن ابيه عن عائشةَ فِبَيْقِيْنٍ نَعلمُ اَن هِشامًا قد سَمِع من ابيه وَاَنّ اَباه قَد سَمِعَ مِن عائشةَ كَمَا نعلم اَنّ عائشةَ قد سمعتْ من النبيّ صلى اللّٰه عليه وسلم وقَد يَجُوزُ اذا لم يَقُلْ هشامٌ فی رواية يَروِيها عن ابيه سَمعتُ او اخبرنی ان يكونَ بينه و بينَ ابيه فی تلك الرواية انسانٌ اٰخر اخبره بها عن ابيه ولَم يسمَعْها هُو مِن ابيه لمَّا اَحبَّ اَن يروِيَها مُرْسلا.

ولا يُسندَها الى من سَمِعَها منه وكَمَايمكن ذٰلك فی هشام عن ابيه فهو ايضا ممكن فی ابيه عن عائشة وكذلك كل اسناد لحديث ليس فيه ذكر سَماعِ بعضهم من بعض وان كان قد عرف فی الجُملة اَن كلّ واحد منهم.

قد سمع من صاحبه سماعًا كثيرا فجائزلكل واحدمنهم اَن يَنْزِلَ فی بعضِ الرواية فيسمع من غيره عنه بعض احاديثه ثم يرسله عنه احيانا ولا يسمّی مَنْ سَمِعَ منه.

وَينشط احيانا فيُسمِي الرجلَ الذی حَمل عنه الحديث، ويتَرك الارسال.

وما قلنا من هذا موجودٌ فی الحديث مستفيضٌ من فعلِ ثقاتِ

المحدثین وائمةِ اھلِ العلمِ و سنذکر من روایاتھم علی الجھة التی ذکرنا عَددا یستدلُّ بھا علی اکثر مِنھا ان شاء اللّٰہ تعالیٰ۔[1]

ترجمہ

اس دعویٰ کرنے والے سے کہا جائے گا کہ اگر آپ کے نزدیک حدیث کو ضعیف قرار دینے کی اور اس سے استدلال نہ کرنے کی وجہ اس روایت میں ارسال (یعنی انقطاع) کا احتمال ہے، تو آپ پر لازم ہے کہ کسی بھی معنعن اسناد کو ثابت نہ مانیں جب تک کہ شروع سے آخر تک اس میں سماع کی صراحت کی تحقیق نہ ہو جائے۔

اور یہ بات ثابت ہے کہ ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشۃ (رضی اللہ عنہا) کی سند سے جو حدیث ہمیں پہنچتی ہے اس کے بارے میں ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ ان کے والد عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے، جس طرح ہم کو یہ بات بالیقین معلوم ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب ہشام اپنی روایت میں جیسے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور "سمعت" یا "اخبرنی" نہ کہیں تو اس روایت میں ہشام نے اپنے والد سے اس حدیث کو نہ سنا ہو یہ (اس صرف اس صورت میں ممکن ہے) جب ہشام نے یہ پسند کیا ہو کہ اس روایت کو مرسل بیان کریں اور جس سے انہوں نے وہ روایت سنی ہے اس کی طرف نسبت نہ کریں۔

اور جس طرح یہ بات ہشام اور عروہ کے درمیان ممکن ہے اسی طرح عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بھی ممکن ہے، اسی طرح یہ احتمال حدیث کی ہر ایک سند میں ہوسکتا ہے جس میں رواۃ کا ایک دوسرے سے سماع مذکور نہ ہو اگرچہ فی الجملہ یہ

[1] مسلم شریف

بات معلوم ہو کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے استاذ سے بہت کچھ سنا ہے تاہم ان میں سے ہر ایک کے لئے جائز ہے کہ بعض روایات میں نزول کو اختیار کرے اور اپنے استاذ کی بعض حدیثیں جو بالواسطہ سنے پھر کبھی اس روایت کو استاذ سے مرسل ذکر کرے اور جس واسطہ کے ذریعہ وہ روایت سنی ہے اس کا نام نہ لے اور کبھی نشاط میں ہو تو اس راوی کا نام لے جس سے حدیث سنی ہے اور ارسال نہ کرے یہ بات جو ہم نے کہی ہے معتبر محدثین اور ائمہ حدیث کے عمل سے احادیث میں بکثرت موجود اور مشہور ہے اور ابھی ہم ان کی چند روایتیں اس طرز کی جو ہم نے بیان کیا ذکر کریں گے جس سے اگر اللہ نے چاہا تو بہت سی روایتوں پر استدلال کیا جانا آسان ہو جائے گا۔

حلِ لغات

معنعنا ـــــ عنعن، عنعنة، ہمزہ کو عین کی طرح پڑھنا روایت کو عن فلان عن فلان کہہ کر بیان کرنا۔

ینشط ـــــ نَشَطَ (ن) رسّی میں گرہ دینا۔ اِنْتَشَطَهٗ. چست بنانا۔

اِنْتَشَطَ ـــــ رسی کو کھلنے کے لئے کھینچنا۔

النَشْط ـــــ مصدر. جلدی اور تیزی کے ساتھ ڈنک مارنا۔

یترك ـــــ تَارَكَهٗ مُتَارَكَةً وتِرَاكًا. مصالحت کرنا۔

التَرْكَة والتَرِيْكَة ـــــ شتر مرغ کا چھوڑا ہوا انڈہ۔

التَرَّاك ـــــ بہت چھوڑنے والا۔

مستفیض ـــــ فَاضَ (ض) کثرت سے ہونا اور وادی کے کنارہ سے بہنا۔

اَفَاضَ اِفَاضَةً ـــــ آنسو بہانا۔

الفَيَّاض ـــــ بہت پانی والا۔

الفَيْض ـــــ مصدر. موت۔

وضاحت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ تیسرے مذہب والوں کی دلیل (کہ لقاء یا سماع کی شرط اس لئے لگائی کہ انقطاع کا احتمال ختم ہوجائے) اس کا جواب دے رہے ہیں۔ اگر اس احتمال کو ختم کرنا ہے تو پھر معنعن روایت کو اس صورت میں قبول کیا جائے جب کہ شروع سے آخر تک لقاء یا سماع کی صراحت ہو۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ راوی میں نشاط ہوتا ہے تو وہ تمام واسطوں کو ذکر کرتا ہے اور کبھی نشاط نہ ہو یا ضرورت نہ ہوتو پھر وہ واسطوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

مثلاً ہشام بن عروۃ، عن ابیہ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس میں ہر راوی کا مروی عنہ سے بالیقین سماع ولقاء ہے۔

یہاں ہشام سمعت ابی یا اخبرنی ابی نہ کہے تو اب احتمال آجائے گا کہ ہشام نے اپنے والد سے روایت سنی یا نہیں۔ اسی طرح یہ احتمال ان میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بھی ہوسکتا کہ درمیان میں کوئی واسطہ ہو (کبھی ایسا ہو بھی جاتا ہے جیسے کہ آگے مثالیں آرہی ہیں)۔

فمن ذلك.

❶ اَنَّ ايوبَ السّختيانيّ وابنَ المبارك ووكيعا وابن نمير وجماعة غيرهم رووا عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشةَ رضى اللّٰه عنها (قالت) اُطيبُ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لِحِلّه وحَرمه باَطْيبِ ما اجدُ فروىٰ هذه الرواية بعينها الليثُ بن سعد، وداوُدُ العطار و حميد بن الاسود و وهيبُ بن خالد وابواسامة عن هشام قال اخبرنى عثمانُ بنُ عروةَ عن عروةَ عن عائشة رضى اللّٰه تعالى عنها عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم.

❷ ورویٰ هشام عن ابيه عن عائشة قالت كان النبيُّ صلى اللّٰه

علیه وسلم اذا اعتكف يُدْنى اليّ راسَه فأُرَجِّلُه وانا حائضٌ فرواها بعينها مالكُ بن انس عن الزهريِّ عن عروةَ عن عمرةَ عن عائشةَ عن النبى صلى الله عليه وسلم.

۳ وروى الزهريُّ وصالح بن ابى حسان عن ابى سلمة عن عائشةَ قالت كان النبيُّ صلى الله عليه وسلم يُقَبِّلُ وهو صائم فقال يحيىَ بنُ ابى كثير فى هذا الخبر فى القُبلة اخبرنى ابوسلمة ان عمر بن عبدالعزيز اخبره ان عروة اخبره ان عائشة اخبرته ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يُقَبِّلها وهو صائم.

۴ وروى ابن عيينة وغيره عن عمرو بن دينار عن جابر قال اَطْعَمَنَا رسولُ الله صلى الله عليه وسلم لحومَ الخيل ونهانا عن لحوم الحُمُرِ الاهلية فرواه حمادُ بن زيد عن عمرو عن محمد بن على عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم وهذا النحوُ فى الروايات كثيرٌ يكثرُ تعداده وفيما ذكرنا منها كفايةٌ لذوى الفهم.[1]

ترجمہ

ان روایات میں سے (چند یہ ہیں):

۱ ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ، وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے علاوہ ایک جماعت ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہے وہ اپنے والد اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی، احرام کھولتے وقت اور احرام باندھتے وقت عمدہ سے عمدہ جو خوشبو میں پا لیتی، بعینہ اسی روایت کو لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ، داؤد عطار رحمہ اللہ

[1] مسلم شریف ۲۲

تعالیٰ، حمید رحمہ اللہ تعالیٰ، وہیب رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابواسامہ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں ہشام نے کہا کہ مجھے عثمان نے بتایا روایت کرتے ہوئے عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں (اس سند میں عثمان کا اضافہ دلیل ہے کہ پہلی سند میں انقطاع ہے)۔

❷ اور ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے میں آپ کے سر میں کنگھی کیا کرتی۔ اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی۔

اب بعینہٖ اسی روایت کو مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں وہ عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں (اس سند میں عمرہ کا اضافہ دلیل ہے کہ پہلی سند میں ارسال ہے)۔

❸ اور زہری رحمہ اللہ تعالیٰ اور صالح بن ابی حسان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ اب یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اسی قبلہ والی روایت میں کہتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی، ان کو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ان کو عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے (اس اسناد میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے بڑھے ہوئے ہیں جو اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ پہلی سند میں انقطاع ہے)۔

۴ اور ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے عمرو بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اب اسی حدیث کو حماد ابن زید رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (اس سند میں محمد باقر کا اضافہ ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ پہلی اسناد میں انقطاع ہے)۔

اسی جیسی روایات اتنی زیادہ ہیں کہ جس کا شمار بہت زیادہ ہے اور ان میں سے جتنی مثالیں ہم نے ذکر کی ہیں وہ عقل مندوں کے لئے کافی ہیں۔

حل لغات

اطیب —— الطیب مصدر بمعنی خوشبو جمع اطیاب طَابَ (ض) اچھا اور عمدہ ہونا۔

طَيَّبَ —— خوشبوں لگانا۔ اَطَابَ اِطَابَة. شیریں کلام کرنا۔ طَايَبَهٗ مُطَايَبَةً. ہنسی مذاق کرنا کھیل کود کرنا۔ اَلطَّيَّاب. بہت زیادہ پاکیزہ۔

اعتکف —— بند رہنا۔ عکفه (ن، ض) منع کرنا۔

عَكَّفَ —— تربیت رکھنا۔

عَاكَفَه مُعَاكَفَةً —— لازم رہنا۔

اَلْمُعَكَّفَ —— مغعول۔ مڑا ہو، ٹیڑھا۔

یقبل —— کسی کو چومنا۔ قَبِلَ (س) تصدیق کرنا۔ قَبَلَ (ن) قَبِلَ (س) آنکھوں میں کجی والا ہونا۔

اَقْبَلَ —— دن کا قریب ہونا۔

الْقَبَل ــــ مصدر۔ سامنے کی مرتفع زمین۔
لحوم ــــ گوشت۔ لحم (ن) مضبوط کرنا۔ لَحَمَهٗ (ف) گوشت کھلانا
لَحِمَ ــــ (س، و) لَحُمَ (ك) گوشت کا بہت خواہشمند ہونا۔
تَلَاحَمَ ــــ باہم مقاتلہ کرنا۔
اسْتَلْحَمَ ــــ راستہ کا کشادہ ہونا۔
الخيل ــــ گھوڑوں کا گروہ۔ خَالَ (س) گمان کرنا۔
خَيَّلَ تَخْيِيْلًا ــــ تہمت لگانا۔
خَايَلَهٗ ــــ فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔
الْخَائِل ــــ مغرور (ج) خَالَة.
الحمر ــــ گدھا۔ حَمِرَ (س) بدہضمی والا ہونا۔
حَمَّرَ ــــ بری دباغت دینا۔
اِحْمَارًّا اِحْمِيْرَارًا ــــ بتدریج بہت سرخ ہونا۔
الحَمَارّة ــــ گرمی کی شدت (ج) حمار۔

وضاحت

یہاں پر بھی تیسرے مذہب والوں پر رد کیا جارہا ہے۔

کہ لقاء اور سماع ہونے کے باوجود ارسال کا احتمال باقی رہتا ہے جب تک کہ اول سے آخر تک سماع کی صراحت نہ ہو۔ اس پر چار مثالیں دی ہیں۔

پہلی مثال کی وضاحت: ہشام بن عروہ عن ابیہ، عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پر اسناد کے ہر راوی کا مروی عنہ سے بالیقین سماع ہے۔ اگر کسی روایت میں ہشام سمعت ابی یا اخبرنی ابی نہ کہیں تو سماع ولقاء کے ثبوت کے باوجود اس روایت معنعن میں انقطاع کا احتمال ہوتا ہے، وہ یہ کہ وہ روایت معنعن ہشام نے اپنے والد سے نہ سنی ہو بلکہ درمیان میں کوئی واسطہ ہو پھر روایت کرتے ہوئے طبیعت میں نشاط نہ

ہونے کی وجہ سے یا کسی اور ضرورت کی بناء پر ہشام نے وہ واسطہ چھوڑ کر ''عن عروہ'' کہہ دیا ہو، اس انقطاع کا احتمال جس طرح ہشام اور عروہ کے درمیان ہے اسی طرح عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بھی ہوسکتا ہے۔

مثلاً:

كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لحلّه ولحرمه باطيب ماأجد.

ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ سے دو طرح سے یہ روایت کی گئی ہے۔ ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ، امام وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ حضرات ہشام اور عروہ کے درمیان کوئی واسطہ ذکر نہیں کرتے مگر لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ، داؤد عطار رحمہ اللہ تعالیٰ، حمید بن الاسود رحمہ اللہ تعالیٰ، وہیب بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابواسامہ رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ ہشام کے بھائی عثمان کا واسطہ بیان کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ ایوب، عبداللہ بن مبارک وغیرہ کی روایت میں ارسال یعنی انقطاع ہے۔

دوسری مثال کی وضاحت:

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اعتكف يدني اليَّ راسه.

یہاں پر ہشام عن عروہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مگر اس روایت میں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ عروہ کے بعد عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ہشام کی سند میں ارسال یعنی انقطاع ہے۔

تیسری مثال کی وضاحت:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل وهو صائم.

اس روایت کو امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ اور صالح بن ابی حسان رحمہ اللہ تعالیٰ

وغیرہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پھر وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

مگر اسی روایت میں یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان دو واسطے ذکر کرتے ہیں۔ (۱) عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ اور (۲) دوسرا عروہ تو معلوم ہوا کہ امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ کی روایت میں ارسال یعنی انقطاع ہے۔

چوتھی مثال کی وضاحت:

اطعمنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

اس روایت میں ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ عمرو بن دینار سے اور پھر وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب کہ اسی روایت میں حماد بن زید، عمرو بن دینار کے بعد امام باقر یعنی ابوجعفر محمد بن علی کا واسطہ ذکر کرتے ہیں۔

تو معلوم ہوا کہ ابن عیینہ رحمہ اللہ کی روایت میں ارسال یعنی انقطاع ہے۔

سؤال: پہلی مثال میں ہشام نے دوسری مثال میں عروہ نے تیسری مثال میں ابوسلمہ نے چوتھی مثال میں عمرو بن دینار نے احادیث کو بالواسطہ سنا تھا، جب روایت کیا تو اس واسطہ کو حذف کر کے روایت کیا تو اب یہ حضرات مدلس ہو گئے۔ مگر ان حضرات کو مدلسین میں کسی نے بھی شمار نہیں کیا۔

جواب نمبر (۱): جب کوئی راوی اس طرح واسطہ حذف کر کے حدیث کو روایت کرے پھر کبھی واسطہ کو بھی بیان کردے تو وہ مدلس نہیں رہتا جیسے کہ ان چاروں حضرات نے کیا۔

جواب نمبر (۲): جو ثقہ اور حافظ راوی ہو وہ کبھی واسطہ کو حذف کرتا ہو اور اس راوی کی عادت یہ ہو کہ وہ ہمیشہ ثقہ سے ہی روایت کرتا ہے تو اس صورت میں یہ عمل

مذموم نہیں ہوگا۔[1]

فاذا كانتِ العلةُ عند مَن وصفنا قولَه من قبلُ فی فساد الحديثِ و توهينِه اذا لم يعلمْ اَن الراویَ قد سمع مِمَّنْ رویٰ عنه شيئا لمكان الاِرْسَال فيه لَزِمَه تَرْكُ الاحتجاجِ فی قِيَادِ قَولِه برواية مَن يُّعلَمُ انه قد سمع ممن رُوی عنه الا فی نفس الخبرالذی فيه ذكرُالسَّمَاعِ لِمَا بيَّنا من قبلُ عن الائمةِ الذين نَقَلُوا الاَخبارَ انه كانت لهم تاراتٌ يُرسلون فيها الحديث ارسالا ولا يذكرون من سمعوه منه وتاراتٌ يَنشِطون فيها فيَسندون الخبرَ علی هيئةِ ما سمعوا فيُخبِرون بالنزول فيه اِن نزلوا وبالصُّعودِ فيه اِن صَعِدوا كَمَا شَرَحْنا ذٰلك عَنهُم۔[2]

ترجمہ

پس جب اس شخص کے نزدیک جس کا قول ہم نے پہلے بیان کیا ہے حدیث کو ضعیف اور کمزور قرار دینے کی وجہ سے جب یہ بات معلوم نہ ہو کہ راوی نے مروی عنہ سے کچھ سنا ہے اس روایت میں ارسال (یعنی انقطاع) کا احتمال ہے تو اس کے قول کے مقتضیٰ کے مطابق اس راوی کی روایت کو بھی نا قابل استدلال جاننا ضروری ہے جس کے متعلق معلوم ہے کہ اس نے مروی عنہ سے سنا ہے مستثنیٰ صرف وہ حدیث ہے جس میں سماع صراحۃً مذکور ہو۔ اور اس کی وجہ سے کہ ہم پہلے ان ائمہ کے بارے میں جنہوں نے حدیثیں روایت کی ہیں بیان کر آئے ہیں کہ ان کے احوال مختلف ہوتے تھے۔ بعض حالات میں وہ حدیث کو بالکل ہی مرسل (منقطع) روایت کرتے تھے اور اس شخص کا نام نہیں لیتے تھے جس سے انہوں نے حدیث سنی ہوتی اور بعض حالات

---

[1] درس مسلم، افادات مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

[2] مسلم شریف

میں نشاط میں ہوتے تو وہ حدیث کی اسناد اس طرح بیان کرتے جس طرح انہوں نے حدیث سنی ہوتی چنانچہ وہ حدیث کو نزول[1] کے ساتھ بیان کرتے تھے اگر ان کی سند نازل ہوتی اور علو کے ساتھ بیان کرتے تھے اگر ان کی سند عالی[2] ہوتی جیسا کہ ہم اس کی تشریح (بطور مثال کے ذکر) کر چکے ہیں۔

حل لغات

وصفنا ـــــ بیان کرنا، تعریف کرنا۔ **وَصُفَ** (ك) لڑکے کا خدمت کے قابل ہونا اور اچھی طرح خدمت کرنا۔

وَاصفَهٗ ـــــ حالت بیان کر کے بیع کرنا۔

الصِّفَة. مصدر ـــــ نعت، خوبی۔

توهينه ـــــ **وَهَنَ** (ض) کمزور کرنا۔

تَوَهَّنَ ـــــ پرندہ کا زیادہ کھانے سے اڑ نہ سکنا۔

الْوَاهِن ـــــ کندھے کی ایک رگ کا نام۔

اَلْوَهُون ـــــ (ن) کمزور۔

قياد ـــــ وہ رسی جس سے جانور کو کھینچا جائے۔ **قَادَ** (ن) چوپائے کو آگے سے کھینچنا۔

قَاوَدَهٗ مُقَاوَدَةً ـــــ ساتھ ساتھ چلنا۔

تَقَاوَدَ ـــــ جگہ کا ہموار ہونا۔

---

[1] نازل کے لغوی معنی تو نیچا کے آتے ہیں اور اصطلاح میں دو سندوں میں سے وہ سند جس کے رواۃ دوسرے سے زائد ہوں۔

[2] عالی کے لغوی معنی بلند کے ہیں اصطلاح میں ایک ہی حدیث کی دو سندوں میں سے وہ سند جس کے رواۃ دوسری سند سے کم ہوں کیونکہ رواۃ حدیث کے احوال مختلف ہوتے ہیں کبھی وہ سند کو عالی کرنے کے لئے استاذ سے روایت کرتے ہیں اور کبھی نزول کرنے کے لئے اپنے استاذ بھائی سے روایت کو نقل کرتے ہیں۔

القَادوالقِيد ـــــ اندازہ ومسافت۔

تاراۃ ـــــ تارۃ کی جمع کبھی کبھار۔ تأرَهُ (ف) جھڑکنا۔

اَتْأَرَ اِتْآرًا ـــــ دیکھنا، ٹکٹی لگانا۔

اَلتَّارَۃ ـــــ ایک مرتبہ۔

ینشطون ـــــ نشاط ہشاش بشاس ہونا۔ نَشَطَ (ن) رسی میں گرہ دینا۔

اَنْشَطَهُ ـــــ چست بنانا۔

اِسْتَنْشَطَ ـــــ کھال کا سکڑنا۔

النَشُوط ـــــ ایک قسم کی مچھلی۔

صعود ـــــ (س) سیڑھی پر چڑھنا۔ صَعَّدَ پہاڑ پر چڑھنا۔

اَصْعَدَ ـــــ مکہ کو جانا۔

تَصَعَّدَ ـــــ مشکل سے سانس نکلنا۔

الصَعِيْد ـــــ زمین کا بلند حصہ۔

وضاحت

یہاں سے بھی تیسرے مذہب والوں سے یہ کہنا ہے کہ جس روایت میں عنعن ہے تو اس میں لقاء اور سماع کے ثبوت کے باوجود اس بات کا احتمال باقی رہتا ہے کہ شاید اس راوی نے یہ حدیث استاذ سے بلاواسطہ سننے کے بعد بالواسطہ سنی ہو پھر سند بیان کرتے ہوئے اس سند کو چھوڑ دیا ہو تو اس حالت میں تیسرے مذہب والوں پر لازم ہے کہ کسی بھی روایت معنعن کو قبول نہ کریں سب کو ہی ضعیف اور منقطع قرار دیں مگر اس کے باوجود وہ اس حدیث کو صحیح اور سند کو متصل مانتے ہیں۔

وَمَا عَلِمْنَا احدًا من ائمة السَّلَفِ ممن يستعملُ الاَخبارَ و يتفقدُ صحةَ الاسانيدِ وسَقَمَها مثلَ ايوبَ السختيانى وابن عون و مالك بن انس و شعبة بن الحجاج و يحيى بن سعيد القطان، و

عبدالرحمن بن مهدی و من بعد هم من اهل الحديث فَتَّشُوا عن موضِعِ السَّمَاعِ فِی الاَسانيد كما ادَّعاه الذی وَصَفْنَا قَولَهُ مِن قبلُ.[1]

ترجمہ

اور ہم کسی کو نہیں جانتے ان ائمہ متقدمین میں سے جو حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں اور سندوں کی صحت وضعف کی چھان بین کرتے ہیں جیسے ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن عون رحمہ اللہ تعالیٰ، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ، یحییٰ قطان رحمہ اللہ تعالیٰ، ابن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ اور وہ محدثین جو ان کے بعد ہوئے انہوں نے سندوں میں سماع کے مقامات کی تفتیش کی ہو، جیسا کہ ان لوگوں کا دعویٰ ہے جن کا قول پہلے ہم بیان کر چکے ہیں۔

حلِّ لغات

يستعمل ـــــ استعمال کرنا۔ عَمِلَ (س) کام کرنا۔

عَمَّلَهٗ ـــــ عمل کی اجرت دینا۔

عَامَلَهٗ مُعَامَلَةً ـــــ عمل کی تکلیف دینا۔

العمل. مصدر ـــــ ارادۂ فعل کرنا۔

يتفقد ـــــ تلاش کرنا۔ فَقَدَ (ض) گم کرنا، کھونا۔

اَفْقَدَهٗ ـــــ گم کرانا۔

تَفَاقَدَ ـــــ بعض کا بعض کو کھونا۔

تَفَقَّدَهٗ و اِفْتَقَدَهٗ ـــــ گم شدہ کی تلاش کرنا۔

فتشو ـــــ فَتَشَ (ض) ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔

اَلْفَتَّاش ـــــ بہت تلاش وجستجو کرنے والا۔

---

[1] مسلم شریف

وضاحت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ تیسرے مذہب والوں کو یہ بتانا چاہتے کہ اکابرین محدثین مثلاً ایوب سختیانی رحمہ اللہ تعالیٰ، عبداللہ بن عون رحمہ اللہ تعالیٰ، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے حضرات یہ بھی بلا ضرورت لقاء اور سماع وغیرہ کی تحقیق میں نہیں پڑتے۔ جیسے کہ تیسرے مذہب والے پڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب رواۃ ثقہ ہیں تو یہ ثقاہتِ رواۃ ہی لقاء اور سماع کی دلیل ہے۔

تدلیس والی روایات کی تحقیق کرنا چاہیئے

وانما کان تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ منهم سماعَ رواةِ الحديث ممن رَوى عنهم اذا كان الراوی ممن عُرف بالتدليس فی الحديث و شُهر به فحينئذٍ يَبحثون عن سماعه فی روايته و يتفقدون ذلك منه كی تَنزاح عنهم علةُ التدليسِ فما ابتغی ذلك من غيرِ مدلِّس علَى الوَجه الذی زَعم مَن حَكينا قولَه فما سمعنا ذلك مِن احدٍ ممن سمينا ولم نُسم من الائمة[1]

ترجمہ

اور جن ائمہ حدیث نے مروی عنہم سے رواۃ حدیث کے سماع کی تفتیش کی ہے وہ اسی صورت میں کی ہے جب راوی حدیث بیان کرنے میں تدلیس کے ساتھ مشہور ہو اور تدلیس میں اس کی شہرت ہو تو وہ بیشک اس وقت سماع کی تحقیق کرتے ہیں تا کہ تدلیس کا مرض ان سے دور ہو جائے لیکن محقق سماع غیر مدلس راویوں کے بارے میں اس مدعی نے گمان کیا تو تم ان ائمہ سے جن کا ہم نے ذکر کیا اور اس کے علاوہ بعض وہ

[1] مسلم شریف

ائمہ جن کا ذکر نہیں کیا ان میں سے کسی نے نہیں سنا۔

حلِ لغات

تفقد ـــــ تفتیش کرنا۔ فَقَدَہ (ض) گم کرنا، کھونا۔

اَفْقَدَہ ـــــ گم کرانا۔

تَفَقَّدَہٗ وافْتَقَدَہٗ ـــــ گم شدہ کی تلاش کرنا۔

تفاقَدَ ـــــ بعض کا بعض کو کھونا۔

تنزاح ـــــ نَزَحَ (ف) دور ہونا۔

اِنْتَزَحَ ـــــ اپنے وطن سے دور ہونا۔

النَزْح ـــــ گدلا پانی (ج) انْزَاح.

المِنْزَحَة ـــــ ڈول یا اس کی مانند کوئی چیز جس سے پانی نکالیں (ج) مَنَازِح.

وضاحت

محدثین مروی عنہ سے راوی کے سماع کی تحقیق صرف اسی صورت میں کرتے تھے جب راوی تدلیس میں مشہور ہو۔ مدلس کی حدیث کی تحقیق ضروری ہے تا کہ تدلیس کی خرابی دور ہو جائے۔ مگر جو روات تدلیس نہیں کرتے یا تدلیس میں مشہور نہیں تو ان کی روایت کی سماع کی تحقیق کسی امام کے نزدیک نہیں ہے۔

تدلیس کے لغوی معنی: وہ چیز جس کے عیب کو چھپایا جائے۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جس کی سند کے عیب کو چھپا کر بظاہر سنوار کر پیش کیا جائے۔ اس وصف کو تدلیس کہتے ہیں۔

تدلیس کی اقسام:

تدلیس کی متعدد اقسام ہیں، ان میں سے تین مشہور ہیں۔

(۱) تدلیس الاسناد (۲) تدلیس الشیوخ (۳) تدلیس التسویہ۔

تدلیس اسناد: اس کی تعریف یہ ہے کہ محدث کسی حدیث کو ایسے شیخ سے روایت کرے جو اس کا ہم عصر ہے مگر اس سے ملاقات نہیں ہوئی یا ملاقات تو ہوئی ہو مگر اس سے کوئی حدیث نہیں سنی یا حدیث سنی تو تھی مگر وہ دوسری حدیث بیان کر رہا ہے جو اس شیخ کے کسی ضعیف یا معمولی شاگرد سے سنی ہے پھر اس واسطہ کو حذف کر کے اس شیخ سے اس طرح روایت کرتا ہے کہ سماع کا وہم ہوتا ہے۔

تدلیس الشیوخ: اس کی تعریف یہ ہے کہ محدث اپنے شیخ کا جو ضعیف یا معمولی درجے کا راوی ہے تذکرہ غیر معروف نام سے یا غیر معروف کنیت سے یا غیر معروف نسبت سے یا غیر معروف صفت سے کرے تاکہ لوگ اس کو پہچان نہ سکیں[1]

تدلیس التسویہ: اس کی تعریف یہ ہے کہ محدث اپنے شیخ کو نہ حذف کرے البتہ حدیث کو عمدہ بنانے کے لئے اپنے اوپر کے کسی ضعیف یا معمولی راوی کو حذف کر دے اور وہاں ایسا لفظ رکھ دے جس میں سماع کا احتمال ہو۔

حکم: بعض کے نزدیک یہ مطلقاً مقبول ہے اور بعض کے نزدیک مطلقاً مردود ہے مگر جمہور کے نزدیک اگر راوی خود ثقہ ہے اور وہ صرف ثقہ سے تدلیس کرتا ہے تو اس کی روایت معتبر ہے اور اگر وہ ثقہ اور غیر ثقہ دونوں سے تدلیس کرتا ہے تو پھر اس کی روایت حجت نہیں تا آنکہ وہ سماع کی تصریح نہ کر دے۔

فمن ذلك

اَنَّ عبدَاللّٰه بنَ یزیدَ الانصاری و قد رأی النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم قد روی عن حذیفة و عن ابی مسعود الانصاری او عن کل واحد منهما حدیثا یُسنده الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و لیس فی روایته عنهما ذکرُ السَّماع منهما ولا حفظنا فی شئی من

---

[1] تدریب ١/٢٣٠

الروايات، اَنّ عبدالله بن يزيد شافه حذيفة وابا مسعود بحديث قط ولا وَجَدْنَا ذكرَ رؤيتهِ اياهما في رواية بِعينِها ولم نسمع عن احدٍ من اهلِ العلم ممن مضىٰ ولا ممن اَدْرَكْنا انه طَعَنَ في هٰذين الخبرين الّذين رواهما عبدالله بن يزيد عن حذيفة وابي مسعود بِضُعف فيهما بل هما وما اَشْبَهَهُما عند من لاقَيْنا من اهل العلم بالحديث من صحاح الاسانيد وقَوِيِّها يَرَوْن استعمال مانُقل بها والاحتجاجَ بما اَتَتْ من سننٍ واٰثارٍ وهي في زعمِ مَن حَكينا قوله من قبلُ واهية مهملة حتى يُصيبَ سماع الراوي عمن روىٰ.

ولو ذهبنا نُعدد الاخبارَ الصحاحَ عند اهل العلم ممن يَهِنُ بزعمِ هذا القائل و نحصيها لَعَجَزْنا عن تَقَصّي ذكرِها واِحصاءِ ها كلِّها ولكنا احببنا اَن نَنْصب منها عددا يكون سِمَةً لِمَا سَكَتْنا عنه منها.[1]

ترجمہ

ان روایات میں سے ہے۔

❶ عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے یا ان میں سے ہر ایک سے ایک حدیث، اور اس روایت میں حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود انصاری سے سماع کی صراحت نہیں ہے اور نہ ہمیں کوئی ایسی روایت یاد ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ عبداللہ بن یزید نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالمشافہہ کوئی حدیث لی ہو اور نہ کسی معین روایت میں ہم نے ان دونوں صحابیوں کو عبداللہ کے دیکھنے

[1] مسلم شریف

کا تذکرہ پایا ہے۔ اور ہم نے اہل علم میں سے کسی سے نہیں سنا نہ ان سے جو ہم سے پہلے گذرے اور نہ ان سے جن کو ہم نے پایا کہ اس نے ان دونوں روایتوں پر ضعیف ہونے کا اعتراض کیا ہو، جن کو عبداللہ بن یزید نے حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت کیا ہے بلکہ یہ دونوں روایتیں اور ان جیسی اور روایتیں حدیث شریف کے ان عالموں کے نزدیک جن سے ہماری ملاقات ہوئی ہے صحیح اور قوی سندوں میں سے ہیں وہ سب حضرات ان سندوں سے جو روایتیں نقل ہوتی ہیں ان کو کارآمد سمجھتے ہیں اور جو آثار وسنن ان سندوں سے آتے ہیں ان سے استدلال کے قائل ہیں، درآنحالیکہ یہ روایتیں اس شخص کے خیال میں جس کا قول ہم نے پہلے ذکر کیا ہے ضعیف اور بیکار ہیں تا آنکہ وہ شخص راوی کا مروی عنہ سے سماع پائے۔

اور اگر ہم ان سب حدیثوں کو جو ائمہ فن کے نزدیک صحیح ہیں اور شخص مذدر کے نزدیک ضعیف ہیں شمار کرنے لگیں اور احاطہ کرنے کی کوشش کریں تو ان سب کو شمار کرتے کرتے تھک جائیں گے البتہ ہم چاہتے ہیں کہ ان میں سے چند روایتیں ایسی کھڑی کردیں جو علامت بن جائیں ان روایات کے لئے جن کے بیان سے ہم خاموش رہے ہیں۔

حل لغات

وهن —— وَهَّنَهُ. کمزور کرنا۔

تَوَهَّنَ —— پرندہ کا زیادہ کھانے سے اڑ نہ سکنا۔

الوَاهِن —— کندھے کی ایک رگ کا نام۔

المُوْهِن —— آدھی رات یا اس کے کچھ بعد۔

تقصى —— قصا (ن) علیحدگی اختیار کرنا۔

قَصّٰى تَقْصِيَةً —— ناخن تراشنا۔

استقصىٰ —— مسئلہ کی تہہ کو پہنچنا۔

اَلْقَصَا ـــــ مصدر. دور کا نسب۔
نصب ـــــ **نَصِبَ** (س) کوشش کرنا۔
اَنْصَبَهٗ ـــــ حصہ مقرر کرنا۔
نَاصَبَهٗ مُنَاصَبَةً ـــــ مقابلہ کرنا۔
تَنَاصَبُوْا ـــــ باہم تقسیم کرنا۔
وسم ـــــ **وَسَمَ** (ض) داغ لگانا۔
وَسُمَ ـــــ (ك) خوبصورت چہرے والا ہونا۔
تَوَسَّمَ ـــــ فراست سے معلوم کرنا۔
السِمَة ـــــ مصدر. علامت (ج) سِمَات.

وضاحت

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دعویٰ کے لئے سولہ مثالیں پیش کررہے ہیں۔

کہ بے ضرورت ثقہ راویوں کے سماع ولقاء کی تحقیق نہیں کرتے بلکہ معاصرت اور امکان لقاء اور سماع کافی ہے۔ ان تمام مثالوں میں راوی کا مروی عنہ سے لقاء اور سماع معلوم نہیں ہے مگر محدثین ان روایات کو صحیح کہتے آئے ہیں۔

پہلی مثال کی وضاحت: عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

اخبرنی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لما ھو کائن۔[1]

❶ یہاں پر عبداللہ بن یزید اور حضرت حذیفہ کا سماع یا لقاء معلوم نہیں مگر اس کے باوجود یہ حدیث قابل قبول ہے۔

---

[1] کتاب الفتن باب اخبار النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیما یکون الیٰ قیام الساعة.

❷ دوسری مثال کی وضاحت: حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

نفقة الرجل علی اهله و هو يحتسبها كانت له صدقة۔[۱]

مگر یہاں پر بھی ان دونوں کے درمیان لقاء یا سماع کا علم نہیں مگر ان کی روایت قبول ہے۔

❸، ❹ و هٰذا أبوعثمانَ النهْديُّ و ابورافع الصائغ وهما ممن اَدرك الجاهليةَ و صَحِبا اصحابَ رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم و هُما مِن البدريين هَلُمّ جرا و نَقَلَا عنهم الاَخبار حتی نزلا الی مثلِ ابی هريرة وابنِ عمر و ذَوِيْهما قد اَسند كُلّ واحد منهما عن ابی بن كعب عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم حديثا و لم نَسمع فی رواية بِعينها انهما عَايَنا اُبيًّا او سمعا منه شيئا.

❺، ❻ واسند ابوعمرو الشيبانی و هو مِمَّنْ اَدْرك الجاهليةَ وكان فی زَمَنِ النبی صلی اللّٰه عليه وسلم رجلا و ابومعمر عبداللّٰه بن سخبرة كل واحد منهما عن ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم خبرين.

ترجمہ

اور یہ ابوعثمان نہدی اور ابورافع صائغ ہیں جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجل صحابہ اور بدریوں سے ملے ہیں اور ان سے روایات سنیں۔ ایک یہ ہے:

ان النبی صلی اللّٰه عليه وسلم كان يعتكف العشرالاواخر من رمضان فلم يعتكف عامًا فلما كان فی العام المقبل

[۱] بخاری ۱۱۳/۱، كتاب النفقات و مسلم و ترمذی و نسائی

اعتکف عشرین لیلۃ[1] نقل کی ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان جیسے دوسرے صحابہ تک نیچے اتر کر روایتیں کی ہیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ایک مرفوع حدیث روایت کی ہے مگر کسی روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ ان دونوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے یا ان سے کچھ سنا ہے۔ ابوعمرو شیبانی اور وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت کا پایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ جوان تھے اور ابومعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر ایک نے دو دو حدیثیں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہیں۔

حل لغات

ذوی —— جمع ہے ذو کی ذوی اصل میں ذوین ہے اضافت کی وجہ سے نون جمع حذف ہو گیا۔

وضاحت

تیسری مثال کی وضاحت: ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ تعالیٰ جو تابعی ہیں یہ بدری صحابہ کے ساتھ ساتھ دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں، یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

ابوعثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لقاء وسماع کا علم نہیں مگر محدثین کے نزدیک قابل قبول ہے۔

چوتھی مثال کی وضاحت: ابورافع الصائغ یہ بھی تابعی ہیں یہ بھی بدری صحابہ سے لے کر دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں یہ بھی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

---

[1] ابوداؤد ۳۳٤/۱ کتاب الصوم باب الاعتکاف و هکذا فی النسائی و ابن ماجه

ابورافع کا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لقاء یا سماع معلوم بھی نہیں اس کے باوجود محدثین کے نزدیک ان کی روایات قابل قبول ہیں۔

پانچویں مثال کی وضاحت: ابوعمرو رحمہ اللہ (سعد بن ایاس) شیبانی کوفی تابعی ہیں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو حدیثیں روایت کرتے ہیں۔

❶ قال جاء رجلٌ الی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال یا رسول اللّٰہ اِنّی ابدع بی فاحملنی قال لا اجد ما احملك علیه ولکن ائت فلانا فلعله ان یحملك فاتاه فحمله فاتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فاخبره فَقَالَ رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیهٖ وسلم مَنْ دل علی خیر فله مثل اجر فاعله۔[1]

❷ جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل اللّٰہ فقال رسولُ اللّٰہ لَكَ بها یومَ القیامة سبعُ مائة ناقة کلُّها مخطومة۔[2]

مگر ابوعمرو اور ابومسعود انصاری کا ایک دوسرے سے لقاء یا سماع معلوم نہ ہونے کے باوجود محدثین کے نزدیک روایت قابل قبول ہے۔

چھٹی مثال کی وضاحت: عبداللہ بن سمرہ (کوفی) حضرت ابومسعود انصاری سے دو روایتیں نقل کرتے ہیں۔

❶ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یَمْسحُ منا کِبنَا فی الصلوٰة و یقول اِستوِوا ولا تختلِفُوا فتختلف قلوبکم و لیلنی منکم اولو الاحلام والنُّهیٰ ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم قال ابومسعود فانتم الیوم اشد اختلافا۔[3]

---

[1] ابوداؤد ۶۹۹/۲ کتاب الادب باب فی الدال علی الخیر و هکذا فی الترمذی

[2] مسلم شریف ۱۳۷/۱

[3] مسلم شریف ۱۸۱/۱ کتاب الصلوٰة باب تسویه الصفوف و هکذا فی ابی داؤد و نسائی و ابن ماجه

مگران کا آپس میں لقاء اور سماع کا علم نہیں ہے مگر یہ روایات قابل قبول ہیں۔

حدیث:

❻ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تُجزئ صلوةُ الرجل حتی یقیمَ ظهرَه فی الرکوع والسجود۔[1]

❼ وأسندَ عبیدُ ابنُ عمیر عن ام سلمة زوج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم حدیثا و عبید ولد فی زمن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم.

❽ وأسند قیسُ بنُ ابی حازم و قد ادرك زمن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن ابی مسعود هوالانصاری عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ثلاثة اخبار.

❾ وأسند عبدُالرحمن بنُ ابی لیلیٰ وقد حفظ عن عمر بن الخطاب و صحب علیا عن انس بن مالك عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم حدیثا.

❿ وأسند ربعیٌّ بنُ حراش عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم حدیثین.

⓫ و عن ابی بکرة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم حدیثا و قد سمع ربعی من علی بن ابی طالب و رویٰ عنه.

⓬ وأسند نافعُ بنُ جبیر بن مطعم عن ابی شریح الخزاعی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم حدیثا

⓭ وأسند النعمانُ بن ابی عیاش عن ابی سعید الخدری ثلاثة

[1] ابوداؤد ۱/۱۲٤ کتاب الصلوٰة باب صلوة من لا یقیم صلبه وهکذافی ابن ماجه و نسائی

احادیث عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

⑭ واسندَ عطاءُ بن یزید اللیثی عن تمیم الداری عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حدیثا.

⑮ وأسند سلیمانُ بنُ یسار عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حدیثا.

⑯ واسند حمید بن عبدالرحمن الحمیری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم احادیث.[1]

ترجمہ

⑦ اور عبید بن عمیر نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے اور عبید دور نبوی میں پیدا ہوئے تھے۔

⑧ اور قیس بن ابی حازم نے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے تین مرفوع حدیثیں روایت کی ہیں۔

⑨ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صحبت اٹھائی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے۔

⑩ اور ربعی بن حراش نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے دو مرفوع حدیثیں نقل کی ہیں۔

⑪ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت کی ہے اور ربعی نے حضرت علی سے حدیث سنی ہے اور ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔

⑫ اور نافع نے حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

[1] مسلم شریف

⑬ اورنعمان بن ابی عیاش نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تین حدیثیں نقل کی ہیں۔

⑭ اور عطاء بن یزید اللیثی نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے۔

⑮ سلیمان بن یسار نے حضرات رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

⑯ اور حمید بن عبدالرحمٰن الحمیر ی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی مرفوع روایات نقل کی ہیں۔

وضاحت

ساتویں مثال کی وضاحت: عبید بن عمیر بن قتادہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت نقل کرتے ہیں وہ روایت یہ ہے:

قالت اُمِ سلمة لما مات ابوسلمة قُلتُ غریب و فی ارض غربة لابکینه بکاء یتحدث عنه فکنتُ قد تهیأتُ للبکاء علیه اذ اقبلت امرأة من الصعید ترید ان تسعدنی فاستقبلها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال اتریدین ان تد خلی الشیطان بیتا اخرجه اللّٰه منه مرتین فکففتُ عن البکاء فلم اَبكِ[1]

یہاں پر عبید بن عمیر کا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے لقاء یا سماع کا علم نہیں مگر یہ روایت قابل قبول ہے۔

آٹھویں مثال کی وضاحت: قیس بن ابی حازم تابعی ہیں یہ تمام عشرہ مبشرہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین روایات نقل کی

[1] مسلم شریف کتاب الجنائز ۳۰۱/۱

ہیں۔

❶ عن ابی بکرۃ قال خسفت الشمسُ علی عهد النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فخرج یجرردائهٗ حتی انتهی الی المسجد و ثاب الناس الیه فصلی بهم رکعتین فانجلت الشمس فقال اِن الشمسَ والقمرَ اٰیتان من اٰیت اللّٰہ وانهما لا یخسفان لموت احدفاذا کان ذالك فصلوا وادعواحتی ینکشف مابکم و ذالك اِن ابناً للنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم مات یقال له ابراهیم فقال الناس فی ذالك۔[1]

❷ عن قیسٍ بنِ ابی حازم عن ابی مسعود الانصاری قال قال رجل یا رسول اللّٰہ لا اکاد اُدرکُ الصلوٰۃَ مما یطول بنا فلان فما رأیتُ النبیَّ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی موعظة اشدّ غضبًامنه یومئذٍ فقال یاایها الناس اِنکم مُنفّرون فمن صلیٰ بالناس فلیخفف فاِن فیهم المریض والضعیف وذاالحاجة۔[2]

❸ عن قیس عن عقبة بن عمر وابی مسعود قال اَشار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بیده نحوالیمن فقال الایمان یمان هاهنا الا ان القسوۃ و غلظ القلوب فی الفدادین عند اصول اذناب الابل حیث تطلع قرنا الشیطان فی ربیعة و مضر۔[3]

مگر قیس بن ابی حازم اور ابومسعود کے لقاء یا سماع کا علم نہ ہونے کے باوجود احادیث قابل قبول ہیں۔

[1] بخاری ۱/۱٤٦ کتاب الکسوف و مسلم و نسائی و ابن ماجه

[2] بخاری ۱/۱۹ کتاب العلم باب الغضب فی الموعظه و هکذا فی المسلم و نسائی و ابن ماجه

[3] بخاری ۱/٤٦٦، بدء الخلق. باب خیرمال المسلم

نوویں مثال کی وضاحت: ابوعیسیٰ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت سنی ہے اور حضرت علی کی صحبت اٹھائی ہے۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں وہ یہ ہے:

عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن انس بن مالك قال امر ابوطلحة ام سلیم ان تصنع للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم طعاما لنفسه خاصه ثم ارسلنی الیه و ساق الحدیث و قال فیه فَوَضَعَ النبیُ صلی اللّٰه علیه وسلم یدَه وسمّی علیه ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فدخلوا فقال کلوا و سموا اللّٰه فأکلوا حتی فعل ذالك بثمانین رجلا.

ثم اکل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بعد ذالك و اهل البیت و ترکوا سؤرًا.[1]

باوجودیکہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان لقاء یا سماع کا ہم کو علم نہیں ہے۔

دسویں مثال کی وضاحت: ربعی بن حراش تابعی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد بھی ہیں یہ عمران بن حصین سے دو حدیثیں نقل کرتے ہیں:

1. **لا عطین الرایة.**[2]
2. **اتی حصین رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قبل ان یسلم.**[3]

باوجودیکہ ربعی اور حضرت عمران بن حصین کے درمیان لقاء یا سماع کا ہمیں علم نہیں ہے۔

گیارہویں مثال کی وضاحت: ربعی بن حراش حضرت ابوبکرہ نفیع بن الحارث

---

[1] مسلم ۱۷۹/۲ کتاب الاشربة. باب جواز استتباعه غیرهٔ الخ

[2] سنن کبری باب المناقب [3] سنن کبری و عمل الیوم واللیله

سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں، وہ روایت یہ ہے:

خرجتُ بسلاحی لیا لی الفتنة فاستقبلنی ابوبکرة فقال این ترید قلت ارید نصرة ابن عم رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا توَاجَه المسلمان بسفیهما فکِلا هُما من اهل النار قیل فهذا القاتل فما بال المقتول قال انه اراد قَتْلَ صاحبه۔[1]

باوجود اس کے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ ربعی بن حراش اور نفیع بن الحارث کے درمیان لقاء یا سماع ہوا ہے یا نہیں۔

بارہویں مثال کی وضاحت: نافع بن جبیر یہ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔ وہ حدیث یہ ہے:

من کان یؤمن باللّٰه والیوم الاخر فلیحسن الیٰ جاره۔[2]

باوجود اس کے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ نافع بن جبیر اور حضرت ابوشریح کے درمیان لقاء یا سماع ہوا ہے یا نہیں۔

تیرہویں مثال کی وضاحت: نعمان بن ابی عیاش (تابعی) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تین احادیث نقل کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

(۱) نعمان ابن ابی عیاش عن ابی سعید الخدری قال سمعتُ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول من صام یوما فی سبیل اللّٰه بَعَّدَ اللّٰهُ وجهَه عن النار سبعین خریفا۔[3]

---

[1] بخاری ۱۰۴۹/۲ کتاب الفتن اذا التقی المسلمان الخ و مسلم ۳۸۹/۲ و هکذا نسائی و ابن ماجه

[2] مسلم شریف کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار ۵۰/۱

[3] بخاری ۳۹۸/۱ کتاب الجهاد باب فضل الصوم و هکذا مسلم و نسائی و ابن ماجه

❷ ان فی الجنة شجرة یسیر الراکبُ فی ظلّها مائةَ عام لا یقطعها قال ابوحازم فحدثتُ به النعمان بن ابی عیاش فقال اخبرنی ابوسعید عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال ان فی الجنة لشجرة یسیرالراکب الجواد اَوالمضمرالسریع مائة عام ما یقطعها.[1]

❸ عن النعمان بن ابی عیاش عن ابی سعید الخدری ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اِن ادنَی اهلِ الجنة منزِلةً رجلٌ صرف اللّٰه (تعالیٰ) وجہَه عن النار قبل الجنة و مثل له شجرة ذات ظل فقال ای رب قدمنی الی هٰذه الشجرة اکون فی ظلها و ساق الحدیث بنحو حدیث ابن مسعود و لم یذکر فیقول یا ابن اٰدم ما یصرینی منك الی اٰخرالحدیث.[2]

باوجود اس کے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ نعمان اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ملاقات یا سماع ہوا ہے یا نہیں۔

چودہویں مثال کی وضاحت: عطاء بن یزید لیثی حضرت تمیم بن اوس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے:

الدینُ النصیحةُ قلنا لمن قال للّٰه و لکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین و عامتهم.[3]

باوجود اس کے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ ان دونوں کے درمیان لقاء یا سماع ہوا ہے یا نہیں۔

پندرہویں مثال کی وضاحت: حضرت سلیمان بن یسار۔ حضرت رافع بن خدیج

[1] بخاری ۹۷۰/۲، کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار و هکذا مسلم
[2] کتاب الایمان مسلم شریف ۱۰۶/۱
[3] کتاب الایمان مسلم ۴۵/۱ و هکذا ابوداؤد و نسائی

رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے:

عن رافع بن خديج قال كنا نُحاقل الارضَ علٰى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فنكريها بالثلث والربع والطعام المسمّٰى فجاء نا ذات يوم رجل من عمومتى فقال نهانا رسولُ الله صلى الله عليه وسلم عن امركان لنا نافعا وطواعية الله ورسوله انفع لنا نهانا ان نحاقل بالارض فنكَرِيها علَى الثلث والربع والطعام المسمّٰى وامر رب الارض ان يَزرعَها اويُزرعَها وكره كراء ها وما سوىٰ ذالك۔[1]

باوجود اس کے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ حضرت یسار اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے درمیان لقاء یا سماع ہوا ہے یا نہیں۔

سولہویں مثال کی وضاحت: حمید بن عبدالرحمٰن (تابعی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد احادیث نقل کرتے ہیں۔ مثلاً:

حميد بن عبدالرحمٰن عن ابى هريرة يرفعه قال سئل اىّ الصلوٰةِ افضلُ بعد المكتوبة واىُّ الصيام افضلُ بعد شهر رمضان قال افضلُ الصلوٰة بعدَ الصلوٰة المكتوبة الصلوٰةُ فى جوف الليل و افضلُ الصيام بعدَ شهر رمضانَ صيامُ شهر الله المحرم۔[2]

باوجود اس کے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان لقاء یا سماع ہوا بھی ہے یا نہیں۔

ان سولہ (۱۶) مثالوں میں سے آٹھ روایتوں کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی

[1] مسلم شريف كتاب الصوم باب فضل صوم المحرم ۳۶۸/۱ وهكذا ابوداؤد و نسائى و ابن ماجه

[2] مسلم شريف ۱۳/۲ كتاب البيوع باب كراء الارض بالطعام وهكذا ابوداؤد، نسائى و ابن ماجه

صحیح میں بھی نقل کیا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ثبوت لقاء ولومرۃ کہ لقاء یا سماع کا ثبوت کا ہونا یہ ان کے مذہب میں نہیں ہے ورنہ ان روایات کو اپنی صحیح میں نقل نہ کرتے۔

فکلُّ هٰؤلاء من التابعين الذين نَصَبْنَا روايَتهم عن الصحابةِ الذين سَمَّينا هم لم يَحْفَظ عنهم سماع عَلِمناه منهم في رواية بعينها ولا انهم لَقَوْهم في نفس خبر بعينهٖ و هي اسانيد.

عندذوي المعرفة بالاخبار والروايات من صحاح الاسانيد لا نَعْلُمهم وَهَنوا منها شيئا قط ولا التَمَسُوا فيها سَماع بعضهم من بعض اذ السماعُ لكل واحد منهم ممكنٌ عن صاحبه غيرُ مستنكرٍ لكونهم جميعا كانوافي العصر الذي اتفقُوا فيه.

ترجمہ

پس یہ سب تابعین جنہوں نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جن کا ہم نے بطور مثال ذکر کیا اور ان کے بارے میں ایسا لقاء یا سماع مروی نہیں ہے جیسے ہم کسی معین حدیث کو جانتے ہوں اور نہ معین حدیث میں یہ بات مروی ہے کہ ان تابعین نے ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملاقات کی ہے اس سب کے باوجود یہ سب احادیث اہل معرفت فی الحدیث کے نزدیک صحیح ومسند ہیں اور ہم کسی محدث کو نہیں جانتے کہ جس نے ان روایتوں میں سے کسی کو بھی ضعیف کہا ہو، یا سماع کے ثبوت کی جستجو کی ہو کیونکہ ہر ایک کا سماع مروی عنہ سے ممکن ہے غیر معروف نہیں ہے ان سب حضرات کا زمانہ ایک ہونے کی وجہ سے۔

حل لغات

نصبنا ـــــ (ض. ف) کھڑا کرنا گاڑنا۔ **نَصِبَ** (س) تھکنا۔

اَنْصَبَهٗ ـــــ حصہ مقرر کرنا۔

نَاصَبہٗ مُنَاصَبَۃً ـــ دشمنی کرنا۔

النَّصَب ـــ مصدر. کھڑا کیا ہوا جھنڈا۔

سمینا ـــ سمّٰی نام رکھا۔ سَمَا (ن) بلند ہونا۔

اسمیٰ الشیئَ ـــ بلند کرنا۔

سَامیٰ مُسَامَاۃً ـــ فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔

المِسْمَات ـــ شکاری کی اونی جراب۔

وھنوا ـــ وَھِنَ (س) (ض) کمزور کرنا۔ وَھُنَ (ك) کام میں سست ہونا۔

تَوَھَّنَ ـــ پرندہ کا زیادہ کھانے سے نہ اڑسکنا۔

الْواھن ـــ کندھے کی ایک رگ کا نام۔

الموہون ـــ کمزور۔ مؤنث۔ موھونۃٌ۔

وَضَاحَتْ

یہاں سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ان سولہ (۱۶) مثالوں میں غور کریں کہ یہاں پر راوی کے مروی عنہ سے لقاء یا سماع کی تصریح نہیں ہے اس کے باوجود علماء و محدثین نے ان سب روایات کو قبول کیا ہے آج تک کسی نے بھی ان روایات کو ضعیف نہیں کہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ روایت کے قبول کے لئے صرف امکانی لقاء یا سماع کافی ہے ثبوت ضروری نہیں ہے۔

وکان ھذا القولُ الذی اَحدَثَہ القائلُ الذی حَکیناہ فی توھین الحدیثِ بالعلۃِ الّتی وصفَ اقلَّ من ان یُّعَرَّج علیہ و یثارَ ذکرُہ اذ کان قولا مُحْدثا وکلاما خَلْفا لم یقلہ احدمن اھل العلم سَلَفٌ و یَستنکِرُہ من بعدھم خَلَفٌ فلا حاجۃَ لنا فی ردہ باکثر مما شَرَحنا اذ کان قدر المقالۃِ وقائلِھا القدر الذی وَصَفْناہ واللّٰہُ المستعان علی دفعِ ماخالف مذھبَ العلماء وعلیہ التکلان والحمد للّٰہ

وَحْدہ وصلی اللّٰہ علٰی سیدنا محمدٍ واٰلہٖ وصحبہ وسلَّمَ.

ترجمہ

اور یہ مذکورہ قول جس کو اس شخص نے ایجاد کیا ہے اس لائق نہیں کہ اس کی طرف التفات کیا جائے یا اس کا ذکر کیا جائے اس لئے کہ یہ قول نیا ایجاد ہے غلط اور فاسد ہے اسلاف اہل علم میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے۔ اور جو لوگ بعد میں آئے وہ بھی اس قول کو غیر معروف سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ہم نے جتنی تشریح کردی اس سے زیادہ اس کی رد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بات کی اور اس کے قائل کی وقعت اتنی ہی ہے جتنی ہم نے بیان کی۔ اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور تمام تعریفیں تنہا اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور رحمتیں نازل فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل پر اور ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔

حلِّ لغات

یعرج ـــــ عَرَّجَ. ایک جانب سے دوسری جانب جھکنا۔ عَرَجَ (ض، ن) سیڑھی پر چڑھنا۔

عَرِج ـــــ (س) عَرُج (ك) آفتاب کا غروب ہونے کی طرف مائل ہونا۔

تَعَارَج. بتکلّف لنگڑا بننا۔

العُرَيْجَاء ـــــ دن میں ایک مرتبہ کھانا۔

یثار ـــــ (ن) جوش میں آنا۔ ثَاوَرَهٗ مُثَاوَرَةً. ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

ثَوَّرهٗ وَاَثَارَهٗ، واِسْتَثَارَهٗ ـــــ جوش دلانا۔

الثَّائِرَہ ـــــ شور، چیخ (ج) ثوائر.

المَثْوَرَة ـــــ بہت بیلوں والی زمین۔

وضاحت

آخر میں پھر امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ تیسرے مذہب والوں پر ردّ کر رہے ہیں کہ

روایت کے قبول کے لئے راوی اور مروی عنہ کے درمیان ثبوت لقاء یا سماع ضروری نہیں ہے۔ یہ قول غلط ہے، متقدمین اور متاخرین میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہوا ہے اور اس مذہب کی زیادہ تردید کی ضرورت نہیں زیادہ تردید سے بھی اس مذہب کی اہمیت ظاہر ہو جائے گی اس لئے اس کو اسی پر ختم کر دیا جائے، زیادہ ذکر ہی نہ کیا جائے۔

والحمد للّٰہ وحدہ وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد واٰلہٖ وصحبہ وسلم.

مولانا محمد عالم فرماتے ہیں:

کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مسلم شریف کے مقدمہ کو حمد وصلوٰۃ سے شروع فرمایا اور پھر ختم بھی حمد وصلوٰۃ پر کر رہے ہیں۔

اور بقول یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے ؎

نَطَقَ النبیُّ لَنَا بِہٖ عَنْ رَبِّہٖ
فعلی النبی صلوٰتہ وسلامہ

یہ باتیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی جانب سے اس میں فرمائیں درود وسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہے۔ (آمین)
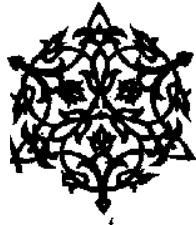
تاریخ الفقہ والفقہاء

چاروں ائمہ کے حالات اور ان کی فقہی خدمات برصغیر میں اسلام
کی آمد اور یہاں کے فقہاء کی خدمات تخصص فی الفقہ کے علماء
کے لئے نہایت مفید کتاب۔

— تالیف —

حضرت مولانا مفتی حماد اللہ وحید صاحب دامت برکاتہم العالیہ
رئیس دارالافتاء جامعہ انوار القرآن، کراچی

زمزم پبلشرز
نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

حلال وحرام

جس میں ،عقیدہ و ایمان ،معاشرت و معاملات، لباس و غذا ،ازدواجی
زندگی ،شعروادب ،کسب معاش اور صفائی وغیرہ سے متعلق حلال وحرام
احکام کے علاوہ آداب واخلاق اور زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق
سنتِ نبوی ﷺ پر مستند ومدلّل طریقہ پر عام فہم اور دلچسپ زبان میں روشنی
ڈالی گئی ہے، نیز حلال وحرام سے متعلق شریعت کے بنیادی اصول وقواعد
بھی واضح کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ''اسلامی زندگی'' کے
صحیح خط و خال سامنے آتے ہیں اور ''مومنانہ کردار'' کے ساتھ زندگی
گزارنے کا سبق اور پیغام ملتا ہے۔

زمزم پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا﴾ (القرآن)

حیاتِ ابن مریم علیہ السلام

اردو ترجمہ

عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

تالیف

امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ

ترجمانی

مولانا ابوطلہ محمد صغیر پرتاپ گڑھی استاذ معہد الانور دیوبند

زیر نگرانی

حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ
شیخ الحدیث دارالعلوم وقف دیوبند

ناشر

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی